اعلان کا مقصد یہ ہے کہ وہ اس فریب سے افغان مہاجرین کو افغانستان واپس بلا لیں گے۔ اور اس طریقے سے وہ ملحد حکومت کی خواہش پوری کر دیں گے۔ لیکن ملت کے مجاہدین کے ہر فرد نے اس خواہش پر پانی پھیر دیا ہے۔

(۲) افغانستان میں روسی حکومت نے جنگ بندی کی پیش کش کے ساتھ محبوس کمیونسٹوں کے مخالفین کے لئے درِ زندان اس شرط پر کھولنے کا بھی اعلان کیا ہے کہ آزادی کے بعد وہ کمیونسٹ حکومت سے تعاون کریں گے۔ لیکن روسی افواج اور اشتراکی حکومت کی موجودگی میں سارا افغانستان خود ایک بڑا زندان ہے۔ جب کہ محکوم مضافات اور شہر چھوٹے چھوٹے زندانوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جہاں قدم قدم پر تلاشیوں کے بعد لوگوں کو اپنے گھروں کو جانے کی اجازت دی جاتی ہے مضافات کو محاصرہ کئے جا رہے ہیں۔ جوان، بوڑھوں اور بچوں تک کو قیدی بنائے جا رہے ہیں۔ لوگوں کو بزورِ شمشیر فوجی بارکوں میں بھیجا جا رہا ہے اور خود اپنے عوام کے خلاف جنگ لڑتے ہیں فوجی چوکیوں کے اِرد گرد بارودی سرنگیں بچھائی گئی ہیں۔ تاکہ لوگوں کے بچ نکل جانے کے راستے بند ہوں۔ جنگ میں افغان سپاہیوں کو جنگ کا ایندھن بنانے کے لئے ان سے ہراول دستے کا کام لیا جا رہا ہے۔ جب کہ روسی افواج ان کی پشت پناہی میں ہوتی ہیں۔

خود روسیوں اور کابل رژیم کا کیا خیال ہے؟ کہ وہ فدا کار جنہوں نے اُن کے خلاف تلوار اُٹھائی ہے اور انہیں نیست و نابود کرنے کی قسم کھائی ہے کیا وہ اُن کی پُر فریبی میں آجائیں گے؟ حاشا و کلا۔ ہم سمجھتے ہیں۔ بلکہ ہمارا ایمان ہے کہ صرف اور صرف روسی افواج کے انخلا اور اور افغانستان کی کمیونسٹ نظام کا شکست اور اسلامی نظام کے قیام ہی سے آزادی کا سورج طلوع ہوگا۔ تب ملتِ افاغنہ غیروں کی اسارت اور محکومیت سے نجات پائے گی۔

اسلامی اتحاد میں شامل تنظیموں کا دشمن کے خلاف اتحاد کا مقصد جہاد کا دوام، ایک ملک بدر حکومت کا قیام اور منتخب اسلامی حکومت کی تشکیل ہے۔

(۵) (۱) ایسے حالات میں روسی افواج کا بلاشرط افغانستان سے نکل جانے اور ایک اسلامی حکومت کے قیام کے لئے دشمن کے خلاف جہاد کو تا حصول مقصد جاری رکھنے کا ہمارے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے

(۲) اشتراکی حکومت کی شکست اور روسی افواج کے انخلاء کے بعد افغانستان کا انتظامی کنٹرول مجاہدین کی ملک بدر حکومت کے دائرہ اختیار میں ہوگا

(۳) ملک بدر حکومت کے زیرِ انتظام آزاد اور غیر جانبدار انتخابات کی تکمیل کے بعد شوریٰ اور منتخب اسلامی حکومت تشکیل کی جائے گی۔

(۴) اسلامی اتحاد کے فیصلے کے مطابق ملک بدر حکومت کے طریقۂ کار، صلاحیتوں اور دستورِ عمل کے طور طریقوں کے لئے ایک کمیشن مقرر کی جائے گی۔ جو یکم فروری ۱۹۸۷ سے اپنا کام شروع کرے گی۔ کمیشن ایک ماہ کے بعد اتحاد کی عالی شوریٰ کو اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

(۵) ایک عدلیہ ہیئت کے قیام کے بارے میں فیصلہ ہوا۔ جو جہاد کی سطح پر اختلافات کو رفع کرنے، اور مسلح مجاہد فریقوں کے درمیان اختلافات کی اصلاح اور صلح صفائی کے بارے میں شرعی فتویٰ دینے میں خودمختار ہوگی۔ ان کے فیصلوں کا اطلاق تمام مجاہد فریقوں پر واجب التنفیذ ہوگا۔

(۶) شوریٰ کے انتخاب کے بعد قانونِ اساسی تسوید ہوگا۔ جو ملت کی فردی اور اجتماعی زندگی میں مکمل اسلام کا آئینہ دار ہوگا۔

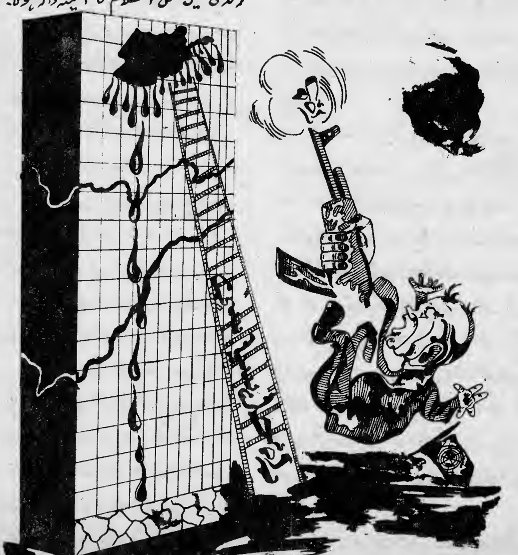

شہید غلام حسن کی محفلِ عزا میں

جمعیت اسلامی افغانستان کے عالیمقام رہبر پروفیسر برہان الدین ربانی نے حاضرینِ مجلس سے خطاب کرتے ہوئے روسیوں کے پلید منصوبوں سے پاکستانی انصار بھائیوں کو یوں آگاہ کیا:

عزیز بھائیو! آج ہمارے اسلامی انقلاب کو سنگین مشکلات کا سامنا ہے مشکل صرف یہی نہیں کہ دشمن اپنے جدید اور مہلک ہتھیاروں سے ہمارے محاذوں اور نہتے باشندوں کی شہری آبادیوں پر لگاتار وحشیانہ بمباری کر رہا ہے۔ دشمن تو ملک سے باہر بھی ہمارے خلاف دوہرے حربوں اور ہتھکنڈوں سے کام لے رہا ہے۔ دشمن چاہتا ہے کہ وہ ہمارے مورچوں کی پیرو مندی اور قوت کو کمزور کر کے ہمارے مومن مجاہد، مسلمان عوام کے لئے مورچوں میں اور مورچوں سے باہر اس حساس اور اہم موقع پر گوناگوں مسائل پیدا کر کے انہیں مشکلات میں گھیرے رکھے۔

ہم دیکھ رہے ہیں کہ روسی ہمارے دارالہجرت (پاکستان) میں ہمارے لئے طرح طرح کی مشکلات ایجاد کر رہا ہے، دشمن کی یہ دسائس اب تو بین الاقوامی سطح پر بھی پہنچ چکے ہیں۔ روسی حکمران گورباچوف کا حالیہ سفر ہند کوئی معمولی اور عادی سفر نہ تھا۔

تاریخ شاہد اور گواہ ہے۔ مثال کے طور پر ۱۹۷۰ء میں جب روسی حکمرانوں نے ہندوستان کا سفر کیا تو جہاں میں خطرے کی ایک گھنٹی گونج اُٹھی اور وہاں ایک افسوسناک واقعہ رونما ہوا۔ وہ واقعہ یہ تھا، ہندوستان نے مشرقی پاکستان پر حملہ کر دیا۔ مشرقی پاکستان پاکستان کے ایک پیکر سے علیحدہ کر دیا گیا ہم نے دیکھا کہ وہاں کس نوع کے دلخراش واقعات پیش آتے تھے۔ آج ایک بار پھر ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ ہندوستان کی محاذ آرائی اور لشکر کشی ہمارے دارالہجرت پاکستان کی سرحدوں پر شروع ہو چکی ہے۔ دنیا کے معتبر ذرائع ابلاغ نے اس امر کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہندوستان نے اپنے تیس ہزار تازہ دم فوجیوں کو صوبہ پنجاب میں پاکستان کی سرحدوں پر متعین کر دیا ہے۔

دوسری جانب یہ دیکھنے میں آ رہا ہے کہ روسی لڑاکا جہاز باجوڑ، تری منگل میرانشاہ وغیرہ پاکستانی سرحدی مناطق پر بے رحمانہ طور پر بمباری کر رہے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ پاکستانی انصار بھائیوں اور افغان مہاجرین کے درمیان اختلاف پیدا کر کے یہاں کی پرسکون فضا کو مکدر کر دیں۔ وہ ہمیشہ ہمارے انصار بھائیوں کو ہمارے خلاف اکسانے اور بھڑکانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ گویا (اگر افغان جہاد کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا افغان مہاجر یہاں سے نہیں چلے جاتے) افغانستان میں روسیوں کی قائم کردہ حکومت کو تسلیم نہیں کیا جاتا تو پاکستان کو چاروں طرف سے خطرہ لاحق ہو سکتا ہے، اس لئے حکومت کو چاہئے کہ وہ فیصلہ کرے اور بیش ازیں افغان مہاجرین کو یہاں گزر بسر کرنے کی اجازت نہ دے۔ مہاجرین یہاں سے نکل جائیں)

(کبھی کبھار تو ایسی ناروا افواہات سننے میں آتی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر افغانستان ختم ہو گیا تو افغان مہاجرین کو یہاں رہنے کی اجازت نہ دی جائے کیونکہ اُن کے یہاں ٹھہرنے سے پاکستان کو خطرہ ہو سکتا ہے) لیکن ہمارے متدین، خدا پرست پاکستانی انصار بھائی اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ یہ سب لادین دشمن کی ایک چال ہے، دھوکہ ہے اور فریب۔

بھائیو! روسیوں کا یہ طرح کیا ہوا ڈرامہ صرف افغانستان میں خلاصہ نہیں ہوتا۔ اس ڈرامے کا انجام نہیں، دشمن کی پلید ہوس یہاں پوری نہیں ہوتی کہ وہ اسلامی انقلاب کو صرف افغانستان میں کچل دے اور پھر وہاں سے روسی فوجیں نکل جائے۔ یا افغانستان میں خلق اور پرچم دھڑوں کے ڈگمگاتے اور کانپتے ہوئے پاؤں کو سہارا دے کر انہیں مضبوط کر کے حکومت کی باگ ڈور انہیں سونپ کر خود وہاں سے نکل جائے۔ یا اُن کے ناتواں دم و خیال سے یہ بھی خلاصہ نہیں ہوتا کہ روس افغانستان میں سوشلزم دھڑوں کی حمایت اور انہیں تقویت پہنچا کر وہاں سے پھر اپنی فوجیں بلا لیں۔ بلکہ دشمن ایک گھناؤنی اور خطرناک سازش کے منصوبوں کو اپنانے کی کوشش کر رہا ہے۔

ہم دیکھ چکے ہیں کہ روسیوں کا اصل مقصد خلق اور پرچم پارٹیوں کو صرف مدد دینا نہیں، خلق اور پرچم پارٹیوں کے درمیان موجودہ اختلافات اور کشیدگی کا اصل منشا بھی روسی ہیں یہ انہیں آپس میں اُلجھا کر آئے دن مختلف نئے چہرے بروئے کار لا رہے ہیں۔

اگر واقعاً روسی چاہتے کہ وہ خلقی اور پرچمیوں کو تقویت پہنچا کر انہیں سہارا دیتے تو خیر د اگرچہ وہ بدنام اور رسوا تھے تو انہیں اس سے کہیں زیادہ تر بدنام اور رسوا نہ کرتے جیسا کہ ہم نے دیکھا۔

ببرک ایک پلید اور ناپاک انسان تھا روسی افغانستان کے (داخان) نامی علاقے کی دستاویز اور حجت پر ببرک سے دستخط نہ لیتے اور پھر اس پلید انسان کو افغان عوام اور دنیا والوں کے سامنے ایک وطن فروش، خاک فروش کے نام سے روشناس نہ کرواتے اور پھر اپنے سے الگ نہ کرتے جب کہ ببرک آج کل سیاسی حلقوں سے باہر نکالا جا چکا ہے)

ہاں! اسی طرح اگر وہ چاہتے کہ نجیب نا نجیب بحیثیت مزدور رئیس افغانستان کام کرتا تو اسے ایک جلاد اور خون آشام کا کام نہ سونپا جاتا۔ جس نے ہزاروں بے گناہ انسانوں کو قتل کر دیا اور پھر اسے اس مسند (خاد) سے ہٹا دیا گیا۔

ہم دیکھ چکے ہیں کہ روسی اسی قسم کے ہتھکنڈے استعمال کر کے حتیٰ اپنے مزدوروں اور حلقہ بگوش غلاموں کو بھی یکے بعد دیگرے صفحۂ ہستی سے مٹاتے چلے آرہے ہیں۔

افغان مجاہدین اور عوام کی قربانیاں سرخرو ہوں گی اور آخری فتح یقیناً ہماری ہوگی۔ - پروفیسر برہان الدین "ربانی"

کل ترہ کی اور امین کو قتل کر دیا گیا۔ ترہ کی کے قتل پر امین کو مبارکباد دی گئی۔ امین کو مردار کر کے ببرک کو بروئے کار لایا گیا۔ پھر ببرک کو بدنام کر کے ایک رسوائی کے عالم میں مسند اقتدار سے ہٹایا گیا۔ کل نجیب کی بھی باری ہے کہ اسے بھی بدنام و رسوا کر کے صفحۂ ہستی سے مٹا دے روسیوں کے ان کاموں سے یوں پتہ چلتا ہے کہ وہ افغانستان پر اپنا قبضہ جمانا چاہتے ہیں روسیوں کی نظروں میں انسان کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ جب تک ان سے کام لیا جا سکتا ہے ان سے کام لیتے ہیں پھر انہیں ایک فالتو و بیکار چیز سمجھ کر اپنوں سے دور کر دیتے ہیں یہی عمل وہ آج کل افغانستان میں اپنا رہے ہیں۔ ببرک کارمل کو بدنام و رسوا کر کے اسے اقتدار سے ہٹایا اور اب وہ تازہ دم پلید جلاد نجیب کے ذریعے چاہتے ہیں کہ ایک اور دستاویز حاصل کرے۔

ابھی ابھی کچھ ہی دنوں کی بات ہے جب نجیب نے روس کا دورہ کیا تو اس نے فیض آباد کے ہوائی اڈے پر یہ اعلان کیا کہ: بدخشان کا صوبہ جلد ہی انٹرناسیونالیٹ کی شکل اختیار کرے گا، گویا روسی چاہتے ہیں کہ نجیب پلید کے ذریعے صوبہ بدخشان کی سند حاصل کر کے اسے تاجکستان کے ساتھ ضم کرے۔ روسیوں کا یہ منصوبہ ہے کہ وہ افغانستان کو مرحلہ وار اپنا جزو قلمرو بنا لے۔ یہ بھی سنتا جا رہا ہے کہ روس شمالی افغانستان پر اپنا مکمل قبضہ جمانا چاہتا ہے۔ اس طرح آزاد قبائلی علاقہ اور وسطی افغانستان ایک افغانستان کی حیثیت اختیار کرے گا۔ پھر بلوچستان کو افغانستان، ایران اور پاکستان کے پیکر سے جدا کر کے اسے بھی ہڑپ کر جائے' یہ ہے روسیوں کے پلید منصوبے جو وہ اس خطے میں عملی کرنا چاہتے ہیں۔

پس اگر ہم افغان مہاجرین پاکستان میں رہیں یا نہ رہیں۔ اگر ہم یہاں سے چلے بھی جائیں تو پھر بھی پاکستان روسیوں کے دوسرے مرحلے میں شامل ہے کہ کرۂ ارض کے سیاسی نقشے پر سے پاکستان کا نام و نشان مٹا دے۔

روسی چاہتے ہیں کہ وہ داخان، چترال اور کشمیر کے راستے ہندوستان سے ہم سرحد ہو جائیں۔ خدا ناخواستہ اگر سندھ اور پنجاب کے بعض علاقے ہندوستان کے ضم ہو گئے تو پھر یہ اسلامی خطہ تجزیہ ہو کر پاش

پاشی ہو جائے گا۔ اس لئے ہندوستان یہ دھمکیاں دے رہا ہے اور دوسرے جانب روس بے رحمانہ طور پر پاکستان کے سرحدی علاقوں میں پیہم بمباری کر رہا ہے۔ یہ روسیوں کی کوئی تازہ چال نہیں وہ اس گھناؤنی سازش کو ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت عملی جامہ پہنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ اُن کی دیرینہ آرزو تھی کہ وہ اپنے آس پاس کے اسلامی ملکوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مٹا دے۔

یہی وجہ ہے کہ وہ مدت سے یہ دعوہ کرتا چلا آرہا ہے کہ ہمیں جنوب کی طرف سے خطرہ متصور ہے۔ اگر روس افغانستان پر قبضہ جمانے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو پھر وہ مشرق کی جانب سے خطرے کا دعویٰ کرے گا اور اگر وہ پاکستان پر بھی قبضہ جمالے تو پھر اُن کا یہی دعویٰ مغرب کی جانب یعنی جمہوری اسلامی ایران سے ہوگا۔ اگر ایران کو بھی لے لے تو پھر وہ خلیج کی جانب سے خطرے کا دعویٰ کرے گا۔ اس طرح روس اپنے خود سازی دعوے کرتا رہے گا۔

یہی وجہ ہے کہ روس اپنے توسیع پسندانہ عزائم کے تحت پہلے مرحلے میں افغانستان کو اپنا جزو قلمرو بنالے۔ پھر پاکستان کو محو کر کے ایران پر بھی قبضہ جمالے اور اس طرح خلیج کی ریاستوں پر بھی اپنا تسلط جمالے۔ یہ روسیوں کی ایک پرانی سازش تھی اور ہے۔

اگر آج روس ہمارے پاکستانی بھائیوں کے سرحدی علاقوں اور مسکونی محلات پر بمباری کر رہا ہے تو اب انہیں ملتفت ہونا چاہیئے کہ یہ بمباری اُن پر افغان مہاجرین اور افغان مجاہدین کی خاطر نہیں کی جارہی ہے۔ روس تو چاہتے ہیں کہ وہ قبائیلی عوام سے اُن کا اسلامی عقیدہ اور جذبہ حریت ختم کر کے ان کی اسلامی حیثیت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مٹا ڈالیں۔

ہمیں یقین ہے کہ ہمارے قبائلی بھائی سچے مسلمان، اسلام کے پروانے اور عاشق رسول ہیں۔ وہ اسلام کی خاطر کئی بار کفر کے خلاف جہاد کر چکے ہیں۔ وہ دشمن کے ایسے حربوں اور ہتھکنڈوں سے ہرگز فریب نہیں کھائیں گے۔ وہ دشمن کی ان پلید چالوں سے بخوبی واقف ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ اب ہم پہلے سے کہیں زیادہ ہوشیار رہیں۔

ہندوستان کی لشکر کشی اور محاذ آرائی کوئی تازہ اور نئی بات نہیں۔ روس پاکستان پر اس لئے دباؤ نہیں ڈال رہا کہ وہ افغان مہاجرین کو پاکستان سے نکال دینے میں کامیاب ہو جائے۔ بلکہ یہ روسیوں کا ایک شرمناک منصوبہ ہے۔ ہمارے مخلص اور مومن پاکستانی بھائی اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ افغان عوام کی سرنوشت اور اُن کا مستقبل، پاکستان کے مسلمان بھائیوں سے جدا نہیں۔ ہم ایک دوسرے کے جزو لاینفک ہیں۔

اگر افغانستان اسیر ہو گیا تو پاکستان آزاد نہیں رہ سکتا۔ خدا نخواستہ اگر افغانستان کمیونسٹ ہو گیا تو یہاں آزاد اور مسلمان پاکستان کا موجود ہونا ممکن نہ ہوگا۔ پاکستان اُس وقت تک آزاد اور مسلمان زندہ رہ سکتا ہے۔ جب تک افغانستان آزاد اور افغان عوام زندہ ہیں۔ لہٰذا ہمارا مستقبل، ہماری آزادی، ہماری اسلامی روایات کا دار و مدار تنہا ہم پر مربوط نہیں بلکہ اس کی اسلامی ذمہ داری پنجاب۔ سندھ۔ بلوچستان، اور سرحد کے قبائلی بھائیوں پر بھی عائد ہوتی ہے۔

لہٰذا اس حقیقت سے باخبر رہیں کہ جب تک افغان عوام اشغالگروں کے مقابلے میں اپنے جہادی مشن میں سرخ رو اور کامیاب نہیں ہو جاتے۔ خطرہ پاکستان کے سر سے نہیں ٹل سکتا۔ لہٰذا کوئی بھی پاکستانی روسیوں کے پھندے میں نہ آئے۔ پاکستان کے سیاسی پارٹیاں کسی ایک ایسے دھوکے کا مرتکب نہ بنے۔ جس سے اسلام اور پاکستان کو کوئی دھچکا لگے۔

ہمارے پاکستانی بھائی اس فکر و گمان میں نہ رہے کہ یہ موجودہ گڑبڑ تنہا و تنہا یہاں افغان مہاجرین کی آمد اور اُن کی موجودیت کی بنا پر رونما ہوئی ہے، کوئی یہ نہ کہے کہ اگر یہ افغان مہاجر یہاں نہیں آتے تو یہ دردسری ہمارے لئے ایجاد نہ ہوتی۔ ایسی سوچ بہ ذات خود ایک غلط فہمی اور اشتباہ ہے۔

کیا آپ کو نہیں معلوم کہ ظاہر شاہ اور داؤد خان کے آخری دور زمام داری میں کتنی کشیدگی، کشمکش اور اغوار کے واقعات صوبہ سرحد، بلوچستان وغیرہ سرحدی علاقوں میں رونما ہوا کرتے تھے۔ ان سبھی فتنہ اور کشیدگی کے ریشوں کو روس اور اُن کے حلقہ بگوش غلام آبیاری کیا کرتے تھے۔ وہ واقعات آج بھی تاریخ کے حافظے میں درج ہیں۔ اور اُن سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل و احسان ہے کہ ان اختلافات کے ریشے ہمارے اسلامی جہاد کے آغاز اور یہاں افغان مہاجرین کی آمد سے خشک ہو چکے ہیں دشمن کے عزائم خاک میں مل گئے اور یہاں پائیدار امن بحال ہو گیا ہے۔

آج کل یہ بھی سننے میں آرہا ہے کہ روسی چاہتے ہیں کہ وہ پاکستان کو دوسرا ویٹ نام

تبا دے۔ ہمیں یقین ہے کہ پاکستان ہرگز ویٹنام نہیں بن سکتا۔ ہم سب مسلمان اور بھائی بھائی ہیں۔ اور ایک ہی صف میں کھڑے ہیں، ہمارے درمیان تو لبنان کی طرح کمیونسٹ، سوشلسٹ اور غیر اسلامی احزاب موجود نہیں کہ وہ لبنان کی تمامیت ارضی اور اس کی امنیت کو تاراج کرنے کے لئے یہودیوں کے مفاد میں اسلحہ اٹھائیں۔

ہمارا قضیہ اور ہمارا مسئلہ اس کے برعکس ہے۔ ہمارے مقاصد روشن ہیں ہمارا مشن بھی روشن اور واضح ہے۔ اس حساس اور اہم موقع پر ہمارے انصار مسلمان بھائی اور افغان مہاجرین کسی بھی صورت میں ایک دوسرے کے مخالف نہیں بنیں گے۔ ہم سب دشمن کے مقابلے میں صف آرا ہو کر لڑیں گے۔

پاکستان کے نامور علماً کرام نے بھی اس بارے میں اپنا شرعی فتویٰ جاری کر دیا ہے (جہاد افغانستان عالم اسلام کا جہاد ہے۔ افغان مہاجر اور مجاہد ہمارے اسلامی بھائی ہیں۔ جو کوئی ان کی مخالفت کرے اس کے خلاف بھی جہاد فرض ہے۔ جیسا کہ روسیوں کے خلاف جہاد فرض ہے) یہ شرعی فتویٰ ۷۰ ملیون پاکستانی مسلمان بھائیوں کی امنگوں کا آئینہ ثابت ہو چکا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ ہمارے پاکستانی بھائی دشمن کی موجودہ محاذ آرائی اور روسیوں کے چال و فریب سے آگاہ ہیں، دشمن کے عزائم نہایت ناپاک ہیں۔ ہمیں ہر حال میں ان کی چالوں سے باخبر رہنا چاہیئے۔ کہ وہ ہمارے درمیان پھوٹ نہ ڈال سکیں

اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ آج ہمارا دلیر مجاہد شہید قاضی احمد بالکل روسی سرحد کے قریب دشمن کے مدمقابل لڑتے لڑتے اور داد شجاعت دیتے ہوئے کام آیا لہٰذا ہم کیسے اپنے پاکستانی بھائیوں کے خلاف محاذ آرا ہو سکتے ہیں۔ ہماری بندوق کی نالیاں روسی دشمن کی طرف ہیں اور ہوں گی۔

ہم نے یہاں اپنے پاکستانی انصار بھائیوں کے لئے کوئی دردسری ایجاد نہیں کی ہے۔ خواہ ہم یہاں رہیں یا نہ رہیں روس اس خطے میں اپنے مذموم عزائم کو کامیاب بنانے کی بھرپور کوشش کریگا۔

آپ دیکھیئے اور ذرا سوچیئے افغانستان میں تو کوئی مہاجر موجود نہ تھا ۱۹۷۹ء میں ایک بھی تاجکستانی مہاجر بن کر افغانستان نہیں آیا۔ پھر کیوں ایک لاکھ پچاس ہزار روسی فوج اپنے کون سے مہاجر کا پیچھا کر کے افغانستان میں داخل ہو گئی۔ روسیوں کے لئے تو کوئی بہانہ موجود نہ تھا۔ مشہور کہاوت ہے۔ خوی بد را بہانہ بسیار۔ ان درندہ صفت بھیڑیوں کو کسی عقل و منطق کی ضرورت نہیں۔ ان وحشی درندوں کا کام تو آدم کشی اور تسلط جوئی کے سوا اور کچھ نہیں۔

میں اپنے پاکستانی بھائیوں کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم کسی کو یہ اجازت نہ دیں گے کہ وہ آپ کی پاک سرزمین کو خطرے میں ڈالے اور اس پر امن ماحول کی پاک فضا کو مکدر کر دے۔ ہمارے دلیر اور غیور قبائلی بھائیوں کو بھی یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ ہمارے جہادی مورچے ہمارے دلیر جیالے قبائلی بھائیوں کے ہی مورچے ہیں۔ ہماری کامیابی آپ کی کامیابی ہے میدانِ کارزار میں کمائے گئے افتخارات بھی آپ ہی کے ہیں۔ ہم شاہد ہیں کہ ہمارے سرحدی قبائلی نوجوانوں نے ماضی میں بقائے اسلام اور آزادی وطن کے لئے بے شمار قربانیاں دی ہیں۔

آج کل ہر روز ہمارے وزیر، مسعود آفریدی اور مہمند وغیرہ قبائلی بھائی جوق در جوق میری ملاقات کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ انہوں نے ہمیں اپنے بھرپور تعاون کا اطمینان دلایا ہے۔ وزیر قبائل کے ایک جرگے نے ہمیں بتایا کہ انہوں نے اپنے علاقے میں یہ اعلان کر دیا ہے کہ جو کوئی کابل انتظامیہ

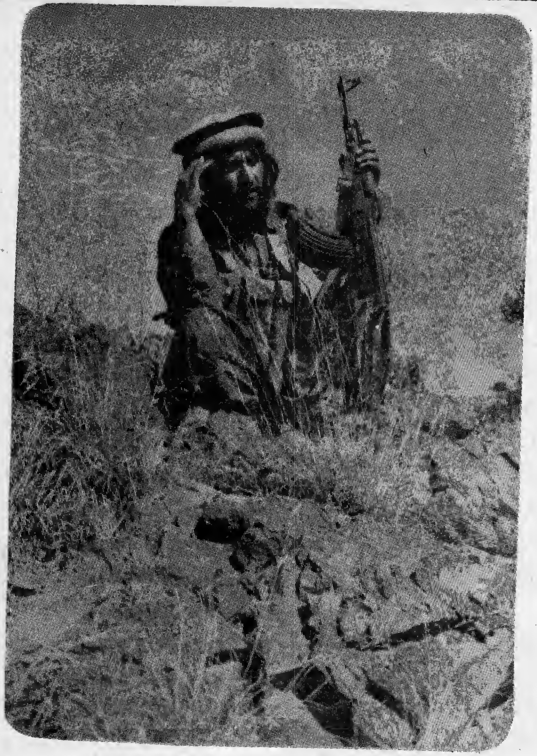

اور روسیوں سے کوئی امداد وصول کرے تو اسے شرعی عدالت میں پیش کیا جائے گا اور اس کے گھر کو بھی نذر آتش کر دیا جائیگا

اسی طرح ہمارے دیگر قبائلی بھائی نے بھی ہمیں اپنے تعاون کا یقین دلایا ہے شاید ہمارے اکثر قبائلی بھائی یہ سوچے کہ بعض قبائلی افراد کے کابل جانے سے اُن کے علاقوں میں کچھ گڑبڑ مچ جائے اور خدا نہ کرے قبائلی بھائیوں اور افغان مجاہد کے درمیان کوئی اختلاف رونما ہو جائے مجھے یقین ہے کہ ہمارے قبائلی بھائی ہرگز دشمن کے پھندے نہیں آئیں گے۔ انشاء اللہ ہمارے قبائلی بھائیوں کی حمایت اور اُن کا بھرپور تعاون اور اُن کی نیک تمنائیں ہمیشہ ہمارے شامل حال رہے گی۔

میرے عزیز بھائیو! ہمارے اسلامی انقلاب کے سامنے دشمن نے بے شمار وسائس کا جال پھیلا رکھا ہے، دشمن نشر و اشاعت کے ذریعے بھی ہمارے خلاف زہریلے پروپیگنڈے کر رہا ہے لیکن ہمیں یقین ہے کہ ان کے یہ حربے کبھی بھی کارگر ثابت نہ ہو سکیں گے۔

دشمن کا جیسا بھی جی چاہے وہ ہمارے خلاف وسائس کا جال پھیلا سکتے ہیں۔ لیکن وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اللہ تعالےٰ کا احسان ہمارے شامل حال ہے۔ آئے دِن ہمارے جیالے مجاہدوں کی کامیابی کی خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ ہم اپنے بارگاہ رب العزت میں ہاتھ اٹھائے دعا مانگتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے فضل و کرم سے اس عظیم اور اسلامی مشن میں کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔

میری آرزو ہے کہ ہمارے جیالے اور غیور مجاہد بھائی اپنے درمیان وحدت اخوت اور یکجہتی کی فضا کو برقرار رکھیں اور ایک دوسرے کے ممد و مددگار ثابت ہوں،

مجھے یقین ہے کہ ہمارے مجاہدین کی وحدت و ہم آہنگی روسیوں کو ذلیل و رسوا کر کے وطن سے باہر نکالے گی۔ اور روسیوں کے مذموم عزائم خاک میں مل جائیں گے۔

ایک بار پھر میں اپنے خداوند برتر سے جناب شہید غلام حسن، غازی محمود جان شہید اور دوسرے شہداءِ راہِ آزادی جنہوں نے بقائے اسلام اور آزادی وطن کے لئے اپنی قیمتی جانوں کا نذرانہ پیش کیا ہے اُن کے لئے دُعائے مغفرت طلب کرتا ہوں،

میری دُعا ہے کہ خداوند تعالیٰ بڑے خون پاک شہداء راہِ حق ہمارے انقلابی مجاہد مسلمان عوام کو سرخرو اور کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔ (والسلام)

تحریر : میرزا خیل

قازقستان جاگ اُٹھا ہے

اِنسانی تاریخ کا یہ ایک بڑا المیہ ہے کہ بعض بڑی قومیں چھوٹی قوموں یا بڑی سلطنتیں چھوٹی سلطنتوں کو محض اپنی طاقت کے بل بوتے پر ہڑپ کرتی چلی آتی ہیں۔ اور انہیں غلام بنا کر ان کے تشخص کو پامال کرتی چلی جاتی ہیں۔ بڑی طاقتیں اپنی انسانیت کو بالائے طاق رکھ کر چھوٹی قومیتوں کے ساتھ حیوانات سے بدتر جس سلوک کے مرتکب ہوتی ہیں۔ انسانی تاریخ اس پر خون کے آنسو رو رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بڑی طاقتوں کی یہ ذلیل حرکت انسانیت کے دامن پر کسی طرح بھی کلنگ کے ٹیکے سے کم نہیں۔ کیونکہ بڑی طاقتوں کا یہ کردار کسی بھی صورت میں جنگلی اور وحشی جانوروں کی وحشت اور بربریت سے کم نہیں۔

چنانچہ گذشتہ نصف صدی سے چھوٹی قومیتوں کو غلام اور اپنی جغرافیائی سرحدوں کی توسیع کے ہوس میں آج روس جس راستے پر گامزن ہے دنیا اس کی مذمت کر چکی ہے۔ جس کے نتیجے میں روس مخلوقِ خدا کی اس بھری دنیا میں بالکل الگ تھلگ رہ گیا ہے۔ جو خود روسی حکومت اور نظریہ کمیونزم کی تباہی کا پیش خیمہ ہے۔

سویٹ یونین نے جس مکاری اور فریب سے وسطِ ایشیا کی جن مسلم ریاستوں پر یلغار کر کے انہیں اپنے قلمرو میں شامل کر دیا ہے اُن میں ایک قازقستان کی ریاست بھی ہے جہاں مسلمانوں کی اکثریت تھی اور جسے بعد میں آہستہ آہستہ اقلیت میں بدل ڈالا لیکن اپنی قوت ایمانی سے وہاں کے مسلمانوں نے اپنی انفرادیت برقرار رکھی۔ اگرچہ ظلم و ستم کی راکھ میں ابھی تک اُن کی جذبہ ایمانی کی جو چنگاریاں دبی ہوئی تھیں وہ اس راکھ کے اندر سلگ رہی تھیں جو ایک مناسب وقت پر بھڑک اٹھنے کے لئے بیتاب تھیں،

اب جب کہ دنیا بھر میں اسلامی تحریکیں شعلہ جوالہ بنا کر اشتراکیوں کے ظلم و بربریت کو نیست و نابود کرنے کے لئے ابھر رہی ہیں۔ ان سے سویٹ یونین کی دوسری ریاستوں کے علاوہ قازقستان بھی متاثر ہوا۔ اور گذشتہ نصف صدی سے مذہب اسلام کے خلاف پروپیگنڈے کے باوجود وہاں کے مسلمانوں کے دلوں میں مذہب سے رغبت و محبت کی قندیلیں روشن ہیں اور وہ دن دور نہیں جب قازقستان اور دوسری مسلم ریاستیں ایک بار پھر روسی چنگل سے آزاد ہو جائیں گے۔ جہاں مسجدیں آباد ہو جائے گی اور اللہ اکبر کا نعرۂ ایمان افروز وسطِ ایشیا کی فضاؤں میں گونج اُٹھیگا

قازقستان کی کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری جنرل دین محمدؐ کنائف کو گذشتہ دنوں محض اس گناہ پر برطرف کیا گیا اور اس کی جگہ ایک روسی نژاد کو سیکرٹری جنرل مقرر کیا گیا کہ دین محمد کنائف مسلمانوں کو اپنے مذہب سے برگشتہ نہ کر سکے

قازقستان میں اس تبدیلی کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں حکومت کے خلاف مظاہروں کا ایک طوفان اُمنڈ آیا۔ جو اس حقیقت کا بین ثبوت ہے کہ قازقستان کے مسلمانوں میں اشتراکیوں کے خلاف جو چنگاریاں سلگ رہی تھیں اس واقعہ نے اس پر جلتی پر تیل کا کام کیا۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے مظاہروں کی اس آگ نے سارے قازقستان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اور قازقستان کی ایک انچ زمین بھی ایسی نہیں تھی۔ جہاں مظاہروں کی اس آگ کی حرارت نہ پہنچی ہو۔

ان مظاہروں میں عام مسلمانوں کے علاوہ طلباؑ نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مظاہروں کے دوران کاریں جلائی گئیں سرکاری املاک نذرِ آتش کئے گئے اور اسلام زندہ باد کے فلک شگاف نعرے بلند ہوئے۔ یہاں تک کہ افغانستان پر روسی جارحیت اور یہاں کے مسلمانوں پر ظلم و ستم کے خلاف بھی احتجاج کیا گیا۔ مذہب اسلام کے حق میں اور اشتراکیت کے خلاف یہ مظاہرے کئی روز تک جاری تھے۔ جس کی تحقیقات کے لئے حکمران پولٹ بیورو کے ایک رکن کو قازقستان بھیجا گیا۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ اتنے سخت گیر نظام میں لوگوں کو مظاہروں کی جرأت کیسے ہوئی۔ گذشتہ ستر سال سے ایک نہایت سخت گیر نظام کی موجودگی میں آخر ان مظاہروں کا پس منظر کیا ہے؟ ایک ایسے نظام کے خلاف جس کے بارے میں یہ پروپگنڈہ

کیا جاتا ہے کہ وہاں لوگوں کے تمام معاشی مسائل حل کر دیئے گئے ہیں آخر اس احتجاج کا مقصد کیا ہے ؟ ظاہر ہے کہ قازقستان کے مسلمان سوشلزم سے تنگ آچکے ہیں روٹی، کپڑا اور مکان کے عوض اپنے مذہب سے لا تعلقی۔ ثقافت، تاریخ اور تشخص سے بیزاری کو برداشت نہیں کر سکتے، وہ اسلام کی بالادستی چاہتے ہیں اپنی آزادی چاہتے ہیں جس میں وہ اپنی خواہش سے آزاد اور اسلامی اصولوں کے تحت زندگی بسر کرنے کے قابل ہو سکیں۔ وہ روسیوں کے زیر تسلط رہنے سے موت کو ترجیح دیتے ہیں۔ اُن کی تاریخ اور اُن کا ماضی انہیں پکار پکار کر طوقِ لعنت سے نجات کا درس دیتا ہے۔ قازقستان جاگ اُٹھا ہے اور مسلمانوں کا یہ طرہ امتیاز رہا ہے کہ جب اور جہاں بھی مسلمانوں نے احیائے اسلام اور اپنی آزادی کے لئے تلوار اُٹھائی ہے فتح و نصرت نے اُن کے قدم چومے ہیں حق جب بھی باطل کے خلاف نبرد آزما ہوا ہے باطل کو شکست کی ذلت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

چنانچہ قازقستان کی آزادی اور وہاں کے مسلمانوں کے دینِ اسلام پر آج سے ستر سال قبل آزادی اور مذہب کے جن ڈاکوؤں اور قزاقوں نے ڈاکہ ڈالا تھا۔ اب وہ بیدار ہو گئے ہیں اُن کے دِلوں میں اسلام کی تڑپ اور آزادی کے احساس نے کروٹ بدلی ہے۔ مجاہدین افغانستان کی قوتِ ایمانی اور شہداء اسلام کے چراغِ خوں نے انہیں اپنی منزل کا احساس دلایا ہے وہ اپنے ماضی کی طرف اپنے قدم بڑھا چکے ہیں سرخ افواج کی بے بنیاد دیواروں کے ڈھانے اور گرانے کا عزم کر چکے ہیں وہ اپنے ہاتھوں میں اسلام کا مقدس پرچم تھامے ہوئے اپنی منزل کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ سرخ استعمار خوفزدہ ہے۔ ایمان صداقت اور آرزوئے شہادت نے اس کے تمام ایٹمی ہتھیاروں کو زنگ آلود کر دیئے ہیں۔ کمیونزم کے چاروں طرف ایک آگ سی لگی ہے اور یہ آگ دِن بدن پھیلتی جا رہی ہے۔ تیز ہوتی جا رہی ہے۔ اور بڑھتی جا رہی ہے اور یہ آگ اس وقت جلتی جائے گی۔ جب تک وسطِ ایشیا کی تمام مُسلم ریاستیں سوویٹ یونین کی غلامی سے آزاد نہ ہو جائیں اور وہاں اسلامی پرچم لہرایا نہ جائے۔ عنقریب افغانستان کی آزادی اور خود مختاری کے بعد قازقستان میں ایسے آثار نظر آرہے ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ وہاں کے مسلمان بھی اشتراکیت کے خلاف ایک جہاد کے آغاز کے لئے پر تول رہتے ہیں۔

آشتی

شنیدم باعقابی کرگسی گفت
مرا با تو امید آشنائی است
جوابش داد عقاب دلاور
وفای سفلہ گان آخیر ریائی است
امید دوستی برکن زجاھل
محالست از زمین شورہ حاصل
محوز افسون عہد ناکسان را
نہ بد عہدے زبون گردید عزازیل
(پیغام)

جہادِ افغانستان اور عالمِ اسلام

محمد صادق کاکڑ

تاریخ گواہ ہے کہ دنیا میں ہر وقت ہمیشہ ازل سے اتار چڑھاؤ چلا آرہا ہے۔ ایک قوم اپنی قوت کے بل بوتے پر اٹھتی ہے اور دوسری کمزور قوم کو تہہ دست کر لیتی ہے۔ اس معرکہ میں جہاں ایک طرف اگر مظلوم اور کمزور کو مزید کمزور کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے تو دوسری طرف اپنے اقتدار کو تسلسل دینے کے لئے آس پاس کے ملکوں پر بھی اپنا اثر کسی نہ کسی طرح ڈالنے کی جدوجہد جاری رہتی ہے۔ اس طرح کے واقعات ہمیشہ مشاہدہ میں آئے ہیں لیکن ایک استعماری قوت روس جب جابر بن کر جب بخارا اور سمرقند وغیرہ پر اپنا قبضہ جما لیتا ہے تو اگلا قدم افغانستان کو تہہ دست کرنے کے لئے اٹھاتا ہے بیس سال سے زیر زمین تحریک چلاتا ہے یہاں تک کہ جب اسے اطمینان ہو جاتا ہے کہ پھل پک کر اس کی جھولی ہی میں گرے گا۔ تو تجرباتی طور پر اپنے ایجنٹوں کو آگے کر کے تخت اقتدار پر بٹھاتا ہے۔ لوگوں میں اضطراب پیدا ہو جاتا ہے اور جب ہر طرف سے لوگ اٹھ کر جب بیدار ہو جاتے ہیں تو ان غداروں کے ساتھ دست و گریبان ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ لاکھوں انسان حق و باطل کی اس جنگ میں جام شہادت نوش کر لیتے ہیں۔ لاکھوں عورتیں بیوہ۔ لاکھوں بچے یتیم اور لاکھوں لوگ بے گھر ہو جاتے ہیں جو مجبوراً ایک اسلامی ملک کی طرف سنت محمدیؐ کو زندہ کرتے ہوئے ہجرت کرتے ہیں۔ ہجرت کر کے آرام کرنے نہیں ٹھہرتے بلکہ اپنے مکار دشمن سے نبرد آزما ہو جاتے ہیں۔ ان غیور مجاہدوں کے پیچھے لاکھوں ضعیفوں کی دعائیں اور یتیموں کی آہیں ہوتی ہیں۔ اور مجاہدین یہ عہد کرتے ہوئے رخصت ہو جاتے ہیں کہ ان بے گھر ضعیف یتیموں اور بیواؤں کے آہوں کی قسم کہ اس وقت تک آرام سے نہیں بیٹھیں گے۔ جب تک دشمن کی ذلت کی موت سے واصل نہ کریں اور اپنی دھرتی کو واپس اسلام کا گھر نہ بنا لیں۔

یقیناً افغانوں کا عہد مسمم ہے۔ افغان کبھی نہیں جھکتے بلکہ دشمن کو جھکانے پر مجبور کرتا ہے۔ لیکن سمرقند و بخارا کو تاراج کرنے کے بعد جب روس نے افغانستان پر حملہ کیا تو سات سال کی طویل جنگ کے بعد اسے منہ کی کھانی پڑی اور اب راہ نجات کا راستہ ڈھونڈ رہا ہے۔ روس کو معلوم نہیں کہ افغانستان کے عوام پر حملہ آور اور ہر جارح کے لئے موت کا پیغام ہے افغانستان کی تاریخ کی ورق گردانی افغانستان پر حملہ آوروں کی حقیقت بتاتی ہے۔ عالم اسلام میں افغانستان کو جو اہمیت حاصل ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ خدانخواستہ اگر افغانستان نہ ہو تو باقی اسلامی دنیا کا حشر بھی سمرقند و بخارا جیسے ہوتا یہ کہہ کر مبالغہ نہ ہوگا کہ افغانستان اسلام کا قلعہ ہے اس قلعہ کی حفاظت خدا نے اپنے ذمے لیا ہے اور افغانوں کو ہی روسی شکست اور صفایا پر عزت بخشش کے لئے منتخب کر لیا ہے اور یہی وہ قوم ہے جو اللہ تعالیٰ کی مدد سے تمام دنیا میں ایک اسلامی انقلاب لانے میں کامیاب و کامران ہو جائے گی۔ اور مشعل اسلام سے کفر و الحاد کی تاریکیوں کو منور کرے گی۔

سلام اے سرفروشان سلام
سلام اے عاشقان شہادت سلام

* * *

سلام اے پیامبر غیرت سلام
سلام اے جیالے تیرے عظمت کو سلام

والسلام

وسط ایشیا میں روسی مظالم کی داستان

ایک محتاط اندازے کے مطابق دنیا کے مختلف ممالک میں مسلمانوں کی آبادی ایک ارب سے بھی زیادہ ہے۔ مسلم ممالک کے علاوہ غیر مسلم ممالک میں بھی مسلمان بڑی تعداد میں آباد ہیں۔ خود روس میں مسلمانوں کی تعداد پانچ کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے۔ روس میں ان آباد مسلمانوں پر کیا گزرتی ہے اس بارے میں دنیا کے لوگوں کو جو تھوڑے بہت معلومات ہیں وہ نہ ہونے کے برابر ہیں۔ کیونکہ وہ کمیونزم کی جس آہنی دیوار کے اس طرف جس قسم کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں لیکن کمیونسٹی جبر و استبداد کے باوجود بھی روسی حکومت انہیں راہِ حق سے منحرف نہ کر سکی۔ وجہ یہ ہے کہ اسلام کی فطرت میں جو لچک ہے وہ دبانے سے اور بھی ابھرتی ہے

کمیونسٹ ملک گیری کی ہوس میں اسلام کو سب سے بڑی رکاوٹ سمجھتے ہیں اسی وجہ سے روس کے اندر اسلامی ریاستوں میں اسلام کو طرح طرح سے نقصان پہنچانے میں اشتراکی جو کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ اور وہ روزِ اول سے ان ریاستوں میں اسلامی تہذیب و ثقافت کے آثار کو نیست و نابود کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ چنانچہ اس مطلب براری کے لئے انہوں نے ہزاروں مسجدوں کو شہید اور تمام دینی مدارس کو بند کیا۔ مسلمانوں کا اسلام سے تعلق اور وابستگی کو ختم کرنے کے لئے ترغیب و تحریص کے ذریعے مذہب کی تبدیلی پر زور دیا جا رہا ہے۔ اور روسی زبان و ثقافت کو اختیار کرنے پر مسلمانوں کو مجبور کرنے کی سعی کی جا رہی ہے۔

ایک زمانہ تھا کہ ان مسلم ریاستوں میں روسیوں کی حیثیت ایک رعایا سے کم نہ تھی لیکن چنگیز خان کے بعد روسی حکمرانوں نے جب مسلمانوں کی ریاستوں کو تخت و تاراج کیا تو صرف قازان میں مسلمانوں کی سینکڑوں مساجد شہید کر دی گئیں۔ تمام مذہبی اوقاف کی املاک ضبط کر لی گئیں، مسلمانوں پر تبلیغ کے دروازے بند کر دیئے گئے اور مبلغینِ اسلام کے لئے تبلیغ کے جرم میں سزائے موت مقرر کی جس کے نتیجے میں دس لاکھ مسلمان اپنے وطن کو خیرباد کہنے پر مجبور ہوئے اس کے بعد ایک سوچی سمجھی سکیم اور خود آوردہ قحط کے ذریعے تقریباً پانچ لاکھ مسلمان ہلاک کر دیئے گئے اور مسلمان تمام ریاستوں میں جبراً روسی زبان رائج کر دی گئی۔ سٹالن کے دورِ اقتدار میں مسلمانی کو جرم قرار دیا گیا۔ اور تمام مسلمانوں کو غیر آباد اور یخ بستہ علاقوں میں آباد کیا گیا۔ تاکہ ان کی مالی حالت کمزور ہو۔ روسیوں کے دست نگر ہوں اور اقتصادی بدحالی سے تباہ و برباد ہوں ان مظالم اور زیادتیوں کے علاوہ مسلمان ریاستوں کے ہر اہم شہر میں حکومت کے مخالفین کی فہرستیں بنائی گئیں اور جگہ جگہ خفیہ پولیس کے خفیہ مراکز قائم کئے گئے تاکہ خفیہ پولیس کی رپورٹوں پر مسلمانوں کو مزید مشقِ ستم بنایا جائے۔

۱۹۲۰ء میں لینن نے بخارا اور خوارزم کو وفاق میں شامل کر کے اسلام پر کاری ضرب لگانے کی ایک اور کوشش کی۔ مسلمان جو بخارا اور خوارزم میں صدیوں سے اسلامی تہذیب و تمدن میں پھیلتے پھولتے رہے وفاق میں شمولیت کے بعد وہاں ایسے تعلیمی ادارے کھولے گئے۔ جہاں قرآن اور سنت کی تدریس کے بجائے کفر و الحاد کی تعلیم کو رواج دیا۔ ایسی تعلیم کا آغاز کیا۔ جس میں ہستی رب العالمین کی حقیقت اور آخرت کے تصور کو باطل قرار دیا۔ مادیت کی تبلیغ کی اور معیشت کو زندگی کا مقصد قرار دیا ضروریاتِ زندگی کو مذہب پر فوقیت دی اور ذہنوں کو مذہبی نفرت سے پراگندہ کیا،

ان تمام کوششوں کے ساتھ ساتھ ذہنوں کو تبدیل کرنے کے لئے ازبکستان تاجکستان اور ترکمانستان میں صنعتوں اور زرعی شعبوں میں اس خیال سے فروغ اور ترقی لانے کی کوشش کی گئی تاکہ لوگوں کو سوشلزم کے جادو سے فریب دیا جا سکے مذہب اور مقامی رسم و رواج کو یکسر ختم کرنے کے لئے نت نئے ہتھکنڈوں سے کام لیا۔ تاشقند کی قدیم لائبریریوں سے بیش قیمت مذہبی اور تاریخی کتب کو نکال

ماہنامہ

مشعل

افغانستان سے ہمارے دشمن روس کو مکمل طور پر نکلنا ہوگا۔ کیوں کہ اس کے لیے ہمارے لاکھوں بھائیوں نے قربانیاں دی ہیں۔ (پروفیسر برہان الدین ربّانی)

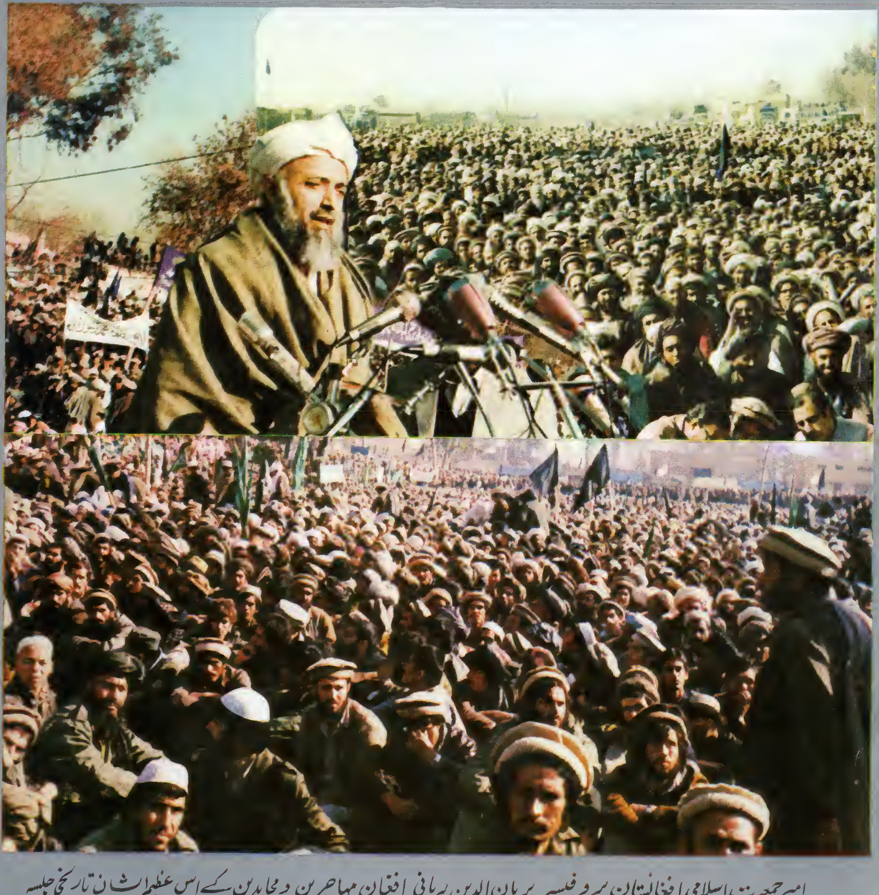

امیر جمعیت اسلامی افغانستان پروفیسر برہان الدین ربانی افغان مہاجرین و مجاہدین کے اس عظیم الشان تاریخی جلسہ سے خطاب فرما رہے ہیں جو کابل کی کٹھ پتلی حکومت کی نام نہاد جنگ بندی کے اعلان کے بعد چارسدہ روڈ پشاور میں ۱۷ر جنوری ۱۹۸۷ء کو منعقد ہوا تھا

کر نذرِ آتش کر دی گئیں اور ان کی جگہ سوشلزم کی تعلیمات پر مبنی لاکھوں کتب ان لائبریریوں کی زینت بنیں۔ تمام مسلم ریاستوں میں جاسوسی کے دفاتر قائم کئے گئے جہاں راسخ العقیدہ مسلمانوں کی زندگی کے متعلق رپورٹیں جمع کی جاتی تھیں تاکہ بوقتِ ضرورت آہستہ آہستہ ان مسلمانوں کو ختم کرنے میں مددگار ثابت ہوں، زیرِ تسلط مسلمان علاقوں میں ایسی دہشت گردی پھیلا دی۔ جس سے اُن کی تمام خوشیاں اور مسرتیں کافور ہو گئیں۔ اس میں شک نہیں کہ کیمونسٹوں کی ان دراز دستیوں سے ایک طرف تو انہیں سخت نقصانات اُٹھانے پڑے لیکن دوسری طرف اشتراکیوں کے اس عمل کا ردِ عمل یہ ہوا کہ مسلمان اپنے اجتماعی فکر پر مجبور ہوئے اور اپنے مذہب کے خلاف یکطرفہ پروپیگنڈے سے مذہب کی طرف ان کا ذہنی میلان و محبت اور زیادہ بڑھ گیا یہ دیکھتے ہوئے اشتراکیوں نے تاتار کے مسلمانوں کو بالکل ختم کرنے کی غرض سے ان پر ایک ایسا حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں تمام تاتاری مسلمانوں کو سائبیریا کے یخ بستہ علاقہ میں بھیجا گیا۔ جبکہ جارجیا کے مسلمانوں کو وسطیٰ ایشیا میں جلاوطن کر دیا گیا جن میں تقریباً پچاس ہزار مسلمان بھوک اور سخت سردی کا شکار ہوئے۔ چنانچہ ہر طرف سے مسلمانوں پر دنیا تنگ کرنے کی روسی کوشش کے باوجود مذہب اسلام کے شیدائی نہ دب سکے۔ بلکہ کفر کی تاریکیوں میں اپنے نورِ ایمانی کی قندیلیں روشن کئے ہوئے تھے اور وہ اسلام کی خاطر ہر ظلم اور جبر کے سہنے کے لئے سینہ سپر تھے۔

پھر وسطیٰ ایشیا پر قبضہ کرنے کے بعد مسلم علاقوں پر روسی درندوں نے مسلمانوں کے خلاف ایک نئے سازش کا جال پھیلایا۔ اس سازش کے تحت مسلمانوں کے عقائد کے خلاف جس مقصد کو زیرِ نظر رکھا گیا۔ اس میں سرفہرست مسلمان نوجوانوں کو اپنے مذہب سے روگردان اور برگشتہ کرنا تھا۔ چنانچہ نوجوانوں پر روزگار کے تمام دروازے بند کر کے انہیں روزگار سے محروم کیا گیا دوسری جانب عام مسلمانوں کو بنیادی حقوق سے بھی محروم کر کے قتل و غارت کا بازار گرم کیا۔ سرکردہ مسلمانوں پر مختلف الزامات لگا کر انہیں ملک دشمن اور عوام دشمن ثابت کرنے کی کوشش کیں۔ کئی سرکردہ مسلمان شخصیتوں پر بغاوت۔ کا الزام لگا کر موت تک کی سزائیں دی گئیں۔ لیکن ان تمام وحشت اور بربریت کے باوجود وہ مذہب اسلام کا کچھ بھی نہ کر سکے اور اس ضمن میں روسی کیمونسٹوں کی حکمتِ عملی اُن کے کچھ بھی کام نہ آیا بلکہ ہر طرف اُن کے لئے حالات پریشان کن ثابت ہوئے۔

تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ روس کے گرد و نواح حالات کے گھپ اندھیرے

(باقی ص۲۵ پر)

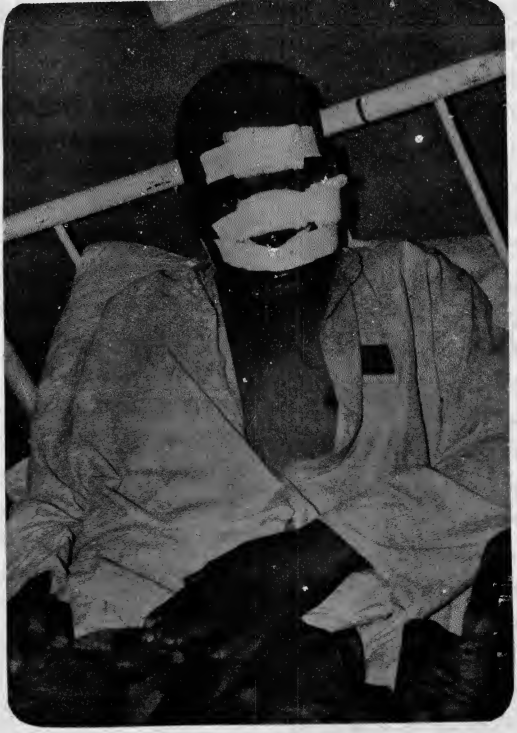

تحریر: مولوی ذاهدی احمدزئی

نظام اسلامی کی خصوصیات

اسلام کا مقدس دین وہ نظام حیات ہے جو اللہ سبحانہ نے تمام انسانیت کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور یہ وہ منہاج زندگی ہے جس پر پوری انسانیت کو گامزن ہونا چاہیئے اور اللہ سبحانہ ہی حقدار ہے کہ وہ انسانیت کو منہاج زندگی عطا کرے اس لئے کہ دین کا مفہوم یہ ہے کہ زندگی کے ہر معاملے میں اللہ سبحانہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جائے اور اسی کے سامنے سرنگوں کیا جائے۔

مسلم معاشرہ کا جس طرح ایک مخصوص عقیدہ اور ایک جداگانہ تصور حیات ہے اسی طرح اسلامی معاشرہ کی قیادت بھی دیگر معاشروں سے مختلف اور منفرد ہے جو اولاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت شخصیت کی صورت میں جلوہ گر ہوئی۔ اور آپؐ نے بنی نوع انسان کو احکام الٰہی پہنچائے اور آپؐ کی یہی شریعت اور سنت آنے والے تمام مسلم معاشروں کی قائد ہے اور اس شریعت و سنت کی مطلق اتباع ہی ایک معاشرہ کو مسلم معاشرہ بناتی ہے۔ اس اتباع کے اور تمام معاملات اور مسائل کو اللہ اور رسولؐ کی جانب لوٹائے بغیر کوئی معاشرہ مسلم نہیں ہو سکتا۔ نظام اسلامی کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ نظام زندگی اس اللہ رب العزت کا وضع کردہ ہے جو ساری کائنات کا بنانے والا اور حکیم و علیم ذات ہے، بصیر و خبیر ہے۔ اور اسی وجہ یہ نظام حیات انسانی خامیوں سے محفوظ ہے۔ کیونکہ اس میں انسان کے ضعف و ہویٰ کو دخل نہیں ہے اس میں کسی طبقے اور گروہ یا جماعت کی حمایت نہیں ہے کسی خاص نسل اور کسی مخصوص علاقے کے لئے نہیں ہے بلکہ تمام انسانوں کے لئے ہے۔

اس نظام حیات کا صانع وہ ہے جس نے انسان کو پیدا کیا ہے اور وہ انسان کی فطرت، اس کی کمزوریوں، خامیوں، اس کی حاجتوں اور ضروریات سے بخوبی واقف ہے۔ اسے معلوم ہے کہ انسان کے نفس اور اس کے وجود میں کیسی صلاحیتیں پنہاں ہیں اس لئے لامحالہ اس کا وضع کردہ نظام ہی ایسا نظام ہوگا جس میں انسان کی فلاح پنہاں ہوگی اور اس نظام میں انسان کو خود تجربات کی بھٹیوں سے نہیں گزرنا پڑے گا۔ بلکہ وہ ایک الٰہی نظام میں اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو وسیع طریقے پر کام میں لا سکتے ہیں اور اجتہاد اور قیاس کے مواقع پر اجتہاد اور قیاس بھی کر سکتے ہیں۔

اسلامی نظام کی ایک اور خصوصیت کہ اس کا خالق بھی وہی ہے جو تمام کائنات کا خالق ہے اور جو انسان کے لئے ایسے منہاج کی ضمانت دیتا ہے جو نوامیس کائنات سے ہم آہنگ اور مطابق ہے جس کی وجہ سے انسان کا کائنات کی قوتوں سے ٹکراؤ نہیں ہوتا۔ بلکہ تمام کائنات کی قوتیں اس کی مددگار بن جاتی ہیں۔

اس نظام کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ یہ انسان کی ہدایت، حمایت، احترام اور تکریم کا حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی عقل کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے کہ یہ اپنی فہم و بصیرت سے شریعت کی خصوصی کو سمجھے اور جن امور میں خصوصی وارد نہیں ہے ان میں تمام اصولی وضوابط کے مدنظر اجتہاد کرے اور علمی و فکری میدان میں سبقت کر کے مادی ایجادات میں بھی کارہائے نمایاں انجام دے اسی طرح اسلامی نظام کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ یہ نظام محض چند افکار تصورات اور چند رسوم و عبادات کا نام نہیں ہے بلکہ اسلام ایک محکم نظام ہے۔ ایک مضبوط منہاج، ایک قیادت ہے جس کی اتباع کی جانی چاہیئے۔ ایک ضابطہ حیات ہے جس پر عمل ہونا چاہیئے اور ایک مکمل دستور زندگی ہے جس کے مطابق زندگی کی ہر ہر گھڑی گزرنی چاہیئے۔ ان سب امور کے بغیر نہ ایمان حقیقی ایمان ہے اور نہ اسلام حقیقی اسلام ہے اور نہ ایسا معاشرہ اسلامی معاشرہ ہے۔

اس اصول پر کئی حقائق مرتب ہوتی ہیں۔

۱۔ پہلی حقیقت یہ کہ دین کے مذکورہ بالا مفہوم کے اعتبار سے ہر عمل حیات اور زندگی کا ہر اقدام عبادت ہے اور تمام اسلامی احکام چونکہ تقاضائے ایمان کے تحت ان پر عمل پیرا ہیں اس لئے وہ سب عبادات ہیں خواہ وہ زندگی کے کسی بھی پہلو سے متعلق ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر قانون اور ہر ضابطہ کے بعد ایمان باللہ کی تاکید اور وضاحت کی جاتی ہے۔

دوسری حقیقت یہ۔ کہ تمام مومنین کی دوستی اپنی قیادت اور اپنی مومن جماعت کے لئے ہے ہر مومن کا وہی ایمان ہے۔ ہر مومن اسی منہاج کا متبع ہے اور ان کے درمیان رنگ و نسل کے خواہ کتنے ہی امتیاز موجود ہوں۔ وہ اس رشتہ سے بھائی ہیں۔ اور اگر باہمی اخوت اور محبت کی یہ کیفیت نہیں ہے تو وہ کفر اور نفاق ہے۔

تیسری حقیقت یہ۔ کہ مذکورہ بالا اصول سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے۔ کہ مسلمان پر دارُالحربُ سے ہجرت لازم ہے اور دارالحرب ہر وہ جگہ ہے جس میں نہ تو شریعت اسلامی قائم ہو اور نہ وہاں دین اسلام جاری ہو۔ تو اس جگہ کے مسلمانوں کو غیر اسلامی قیادت کی تابعداری کرنے کے بجائے کسی ایسے مقام کی جانب ہجرت کر جانی چاہیئے جہاں اسلامی نظام جاری ہو اور اسلام کا نظام حکمرانی قائم ہو۔ اگر مسلمان ہجرت کرنے کے بجائے نظام طاغوت اور نظام کفر کی اتباع کرتے رہیں گے تو وہ کافر اور منافق متصور ہوں گے

چوتھی حقیقت یہ۔ کہ جو کمزور و ناتواں مسلمان کافروں کے تسلط سے اور دارالحرب سے نکل کر ہجرت نہ کر سکیں ان کو نظام کفر سے نجات دلانے کے لئے مسلمان جہاد کریں تاکہ وہ کفر کے غلبہ سے نجات پاکر اسلامی نظام کے تحت اسلامی معاشرے میں پاکیزہ اور رفیع زندگی گزاریں جو کہ ہر مسلمان کا حق ہے اور جس سے محرومی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت سے محرومی ہے۔ انہی حقائق کی بناء پر افغانستان میں اسلامی جہاد ہو رہا ہے اور روس جیسے بڑے طاغوت کے مقابلے میں ہماری مجاہد اور مسلمان ملت نے حکم الہٰی کے مطابق کفر اور الحاد کو مٹانے کے لئے اور اسلامی نظام قائم کرنے کی خاطر اپنی جان و مال پر بازی لگا کر اور ڈٹ کر مقابلہ کر رہا ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ افغانستان میں اللہ تعالیٰ ہمارے جہاد کو فتح اور نصرت سے ضرور نوازیگا۔ کمیونیزم اور الحاد کو شکست دیگا ہم نے جو جہاد شروع کیا ہے۔ وہ اسی نظام اسلامی کے حکم کے مطابق ہے اور اس نظام جہاد کا حکم اس لئے دیا ہے تاکہ انسانی معاشرہ میں نہ ظلم رہے اور نہ ظلم کرنے والا ہے۔ انسان اور حیوان میں یہی تو فرق ہے کہ حیوان ہمیشہ کے لئے ظلم سہتا رہتا ہے اور اس کے خلاف زبان نہیں کھول سکتا۔ لیکن انسان آخر انسان ہے۔ جب اس کا پیمانہ صبر و قرار لبریز ہو جاتا ہے تو وہ نتائج سے بے نیاز ہو کر جو کچھ چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔ دوسرے سیلابوں اور طوفانوں کو روکا جا سکتا ہے لیکن جب انسانوں کی بستیاں سیلابوں کی شکل اختیار کر لیں تو ان کے آگے بند باندھنا آسان نہیں ہوتا

ہم نے اس لئے روسیوں کے خلاف جہاد شروع کیا ہے۔ کہ وہ ہمارا اسلامی نظام قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے کیونکہ وہ صرف مادہ کو مانتا ہے اور معنی کو قبول نہیں کرتا۔ وہ ساری کائنات کو سوشلزم اور اشتراکیت کی عینک سے دیکھتا ہے اور کمیونیزم اللہ کو نہیں مانتا۔ آخرت۔ جنت۔ دوزخ۔ ثواب و عذاب۔ فرشتے اور دیگر غیوب پر عقیدہ نہیں رکھتا۔ اشتراکیت۔ انسان اور اس دنیا کے بارے میں عقیدہ رکھتا ہے۔ کہ اس کائنات میں دنیا کی حیثیت ایک حقیر ذرہ سے کچھ زیادہ نہیں۔ اور انسان حیوان کی ایک ترقی یافتہ شکل ہے۔ بھیڑیئے کتے اور بندر سب اس کے افراد خاندان ہیں۔ وہ آزاد اور خود مختار بھی نہیں۔ بلکہ معاشرہ کے ہاتھوں مجبور محض ہے۔ نہ وہ زمین پر خدا کا خلیفہ ہے۔ نہ ہی اس کی کوئی ذمہ دارانہ حیثیت ہے تمام حیوانات کی طرح اس کی کچھ خواہشات ہیں۔ جنہیں بہر حال پورا ہونا چاہیئے۔ اس کے میلانات، حسیات، جذبات۔ ذوقیات اور مشاغل پر پابندی لگانا اس کی حیوانی فطرت کے خلاف ہے۔ اسے مادر پدر آزاد چھوڑ دینا ہی معقول اور منصفانہ بات ہو سکتی ہے۔ معاشرہ دباؤ ڈال کر اسے جس راستے پر ڈال دے وہی اس کا حق ہے۔ انسانی معاشرہ کے بارے میں کہتا ہے۔ زندگی کی یہ بھی کوئی مستقل قدر نہیں ہے۔ معاشرہ کی قدریں، اس کے اخلاق، معیار حسن و قبح جرم و سزا، ثواب و جزا۔ پسند و ناپسند۔ خیر و شر۔ خوب و زشت۔ سیاست و حکومت۔ انصاف و مساوات۔ سچائی اور محبت۔ حق و ناحق غرض سب اقدار تغیر پذیر ہیں۔ وقت کی معاشی ہیئت کے تابع ہیں۔ مستقل اور اعلیٰ اقدار کا وجود نہ کبھی تھا اور نہ اب ہو سکتا ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ ادھر معاشی ہیئت بدلی ادھر پورے معاشرہ میں تبدیلی کا عمل شروع ہوا۔ البتہ اشتراکی انقلاب کے بعد مزدوروں کی آمریت قائم ہوگی جو سرمایہ دارانہ نظام کے بچے کھچے آثار کا خاتمہ کر دے گی اور پھر اس ابدی نظام یعنی اشتراکیت کی صبح طلوع ہوگی۔ جس کے بعد سورج کبھی غروب نہیں ہوگا جہاں نہ کوئی حاکم ہوگا۔ نہ کوئی محکوم۔ ہر طرف کامریڈ ہی کامریڈ ہوں گے۔ جہاں کا کاروبار اس مثالی اشتراکی نظام میں خود بخود چلے گا۔

مگر اسلام کی نگاہ میں کائنات کی سب سے اہم اور بنیادی حقیقت توحید ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وجود۔ اسکی وحدت اور اس کی حاکمیت و ربوبیّت اس کا ذات ازلی و ابدی ہے۔

اسلام کی نگاہ میں انسان روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کا خلیفہ بن کر آیا ہے اسلام کا پورا نظام۔ انفرادی زندگی سے لے کر اجتماعی معاملات تک اللہ تعالیٰ کی بندگی سے عبادت ہے۔ اور اس کی حاکمیت کے تابع ہے اسلام کا بنیادی نقطہ نظر اخلاقی ہے وہ ہر قول و فعل کو خیر و شر کی اس میزان پر پرکھتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی شریعت میں بیان کیا ہے اور جسے انسانیت کے اجتماعی ضمیر نے بحیثیت مجموعی اپنا لیا ہے۔

(باقی صفحہ ۲۵ پر)

بشکریہ "قلم"

پل چرخی کے زندان سے قتل گاہ تک

سال ۱۳۵۸ش کے ماہِ جوزا کی دسویں رات کو جب پل چرخی کے زندان میں اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں نے سکوتِ شب کی مہر توڑ ڈالی تو دردبھری اس رات کی تاریکیوں میں درندہ صفت حکومت نے ایک سو سترہ ۱۱۷ اُن قیدیوں کو جو مرحوم داؤد خان کے دورِ اقتدار میں محبوس ہوئے تھے اور جن کی میعادِ قید ختم ہونے والی تھی۔ کو قتل گاہ لے جانے کے لئے بسوں میں سوار کیا۔ قیدیوں کو جب قتل گاہ لے جانے کی حقیقت معلوم ہوئی۔ تو انہوں نے اللہ اکبر کے روح افروز نعرے بلند کئے۔ بارکوں میں دوسرے قیدیوں کو جب اپنے ساتھیوں کے حسرت ناک انجام کا علم ہوا تو وہ بھی اللہ اکبر کے نعروں میں ان کے ساتھ شریک ہوئے۔ ان ملکوتی نعروں کے دوران ایک قیدی نے ایک محافظِ زندان سے کلاشنکوف چھین کر وہاں موجود دو محافظوں کو واصلِ جہنم کیا۔

اس کے بعد تمام قیدی بسوں سے اُتر کر خالی ہاتھ محافظوں سے لڑنے لگے۔ چونکہ بسیں ابھی جیل کی چاردیواری میں تھیں اور عملاً تمام قیدی محصور تھے۔ اور چونکہ زندان میں رات کی وجہ سے باقی قیدیوں کی تمام بارکیں مُقفل تھیں۔ اس لئے ان زیرِ غضب قیدیوں کے لئے پناہ لینے کی کوئی جگہ نہیں تھی یہی وجہ تھی کہ وہ تمام گولیوں کا نشانہ بننے کے لئے خالی ہاتھ زندان کے آنگن میں دشمن کے خلاف سینہ سپر تھے اگرچہ قیدیوں نے وحشی جیلر عبداللہ اور اس کے ساتھیوں کو زیر کرنے کی بھی کوشش کی۔ لیکن قیدیوں کی گرفت میں آنے سے قبل جیلر اپنے تمام ساتھیوں سمیت دفتر کے ایک کمرے میں گھس کر دروازے کو پیچھے سے بند کیا۔ گولیوں کے باڑ سے بچنے کے لئے اگرچہ اتفاقاً کچھ قیدیوں کو بھی پناہ لینے کے لئے ایک خالی کمرہ ملا۔ جہاں سے وہ جیل کے تمام قیدیوں کو پکار پکار کر مخاطب ہوئے

کہ "اے افغانو! اسلام اور وطن کے دشمنوں کے خلاف جہاد کے لئے اٹھو۔ کفر کی غلامی میں زندگی سے عزت کی موت ہزار بار بہتر ہے۔"

ابھی یہ کشمکش جاری تھی کہ جیل کے آنگن میں کھڑے تمام نہتے قیدیوں کے سینے دشمن کے کلاشنکوفوں سے چھلنی ہو کر یکے بعد دیگرے جامِ شہادت نوش کرتے گئے۔ وہ قیدی جو اپنی اپنی بارکوں میں بند تھے اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود اپنے ساتھیوں کی مدد نہ کر سکے وہ چند قیدی جنہوں نے ایک کمرے میں پناہ لی تھی۔ اُن پر دستی بم پھینکا گیا اور وہ وہاں شہید ہوگئے۔ مجاہدوں کے اس کردار نے واضح کر دیا۔ کہ مذہب اور آزادیٔ وطن کے پروانے خالی ہاتھ تو اپنے دشمنوں سے ٹھکرا سکتے ہیں۔ لیکن اس کی غلامی کو کسی بھی صورت میں قبول نہیں کر سکتے۔

زندان کے دوسرے قیدیوں نے جب اپنے ساتھیوں کا یہ حسرت ناک انجام دیکھا۔ تو اُن کے جذبۂ انتقام نے جوش مارا اور انہوں نے زندان کے درندہ صفت جیلر سے انتقام لینے کا مصمم ارادہ کیا اس واقعہ کے بعد حکومت کے مخالف قیدیوں کو بجائے شب مقتل گاہ لے جانے کے دِن کا وقت مقرر کیا گیا۔ کیونکہ رات کے وقت ایسا کرنے سے جیل کے باقی قیدی بھی مشتعل ہو جاتے اور اِن کے دِلوں میں حکومت کے

خلاف نفرت کا ایک طوفان برپا ہوتا۔

پھر اس واقعہ کے تیسرے روز دن کے دو بجے پل چرخی کے زندان میں حکومت کے مخالف قیدیوں کو قتل کرنے کی غرض سے چند سرکاری بسیں جن میں چند مسلح سپاہی بھی بیٹھے ہوئے تھے بھیج دی گئیں۔ جونہی بسیں جیل میں داخل ہوئیں قیدی سمجھ گئے کہ آج پھر ان کے کچھ ساتھیوں کو قتل کرنے کی غرض سے لے جایا جا رہا ہے، بسوں میں جو فوجی افسر بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے جیلر سے تنہائی میں تقریباً آدھ گھنٹہ کچھ رازدارانہ انداز میں باتیں کیں باتیں جن لوگوں سے ہو رہی تھیں ان کا سرغنہ اسداللہ سروری تھا جو افغانستان میں ایک خون کار کے نام سے شہرت رکھتا ہے

صلاح و مشورہ کے بعد اسداللہ سروری نے جیلر کو ناپسندیدہ قیدیوں کو اکٹھا کرنے کی غرض سے بارکوں کو بھیجا، جب کہ خود اپنی ہیئت کے ہمراہ کرسیوں پر بیٹھ کر انتظار کرنے لگا۔

جیلر نے وہ تمام قیدی ایک ایک کر کے ہیئت کے سامنے پیش کیا جو اُسے قتل کرنے کے لئے مطلوب تھے۔ اگرچہ ہیئت منافقانہ انداز میں ان کو یقین دہانی کرا رہی تھی۔ کہ انہیں رہائی کے لئے لے جایا جا رہا ہے۔ لیکن اس نوع کے سابقہ واقعات کی روشنی میں وہ درونِ پردہ سب کچھ سمجھ رہے تھے۔ اس بار تقریباً ستر (۷۰) قیدیوں کو اکٹھا کیا گیا۔ پھر ان کی آنکھوں پر پٹیاں باندھنے کے بعد انہیں بسوں پر سوار کیا۔ عین اسی دوران بارک نمبر ۲ میں ایک فائر نے تمام لوگوں کی توجہ اُس طرف مبذول کرائی۔ فائر کی آواز سنتے ہی سپاہی اِدھر اُدھر بھاگنے لگے۔ اسی بھگدڑ میں ایک باڑ چلائی گئی پھر کچھ دیر کے بعد بارک نمبر ۲ سے ایک ایمبولینس نکلی۔ قیدی ایمبولینس کے دیکھتے ہی سمجھ گئے۔ کہ ہو نہ ہو جیلر کو کچھ ہو گیا ہے۔

دراصل بات یہ تھی کہ جس وقت جیلر نے ایک لسٹ کے مطابق ناپسندیدہ قیدیوں کو اکٹھا کیا۔ تو لسٹ کی رو سے اس میں دو تین قیدیوں کی کمی تھی اُن کو بلانے کے لئے جب ایک آدمی کو بھیجا گیا تو اُن میں سید اکبر نامی ایک قیدی نے اصرار کیا۔ کہ جیلر خود اُسے لینے کے لئے آئے۔ جب جیلر کو سید اکبر کے پیغام کا علم ہوا۔ تو وہ بڑے غصے میں پستول ہاتھ میں تھامے ہوئے اُس کے پاس پہنچا، اور پہنچتے ہی سید اکبر پر برس پڑا۔ کہ کیوں اس نے حکم کی تعمیل نہیں کی۔ جیلر غرور اور غصے میں بولتا جا رہا تھا۔ کہ اتنے میں سید اکبر نے جراب میں سے چھپائی ہوئی خنجر کو اس پھرتی سے نکالا کہ دیکھتے ہی دیکھتے اس نے جیلر پر پے در

پے دار کئے۔ اس واقعہ سے جیل میں ایک ہنگامہ برپا ہوا۔ سید اکبر نے اقدامِ قتل کر کے جیلر کو ہلاک کرنے کی کوشش کا اپنے ساتھیوں سے کیا ہوا وعدہ پورا کیا۔

تھوڑی دیر کے بعد سید اکبر کو وزیرِ داخلہ اسد اللہ سروری نے زندان ہی میں گولی مار کر شہید کیا۔ اور شدید زخمی جیلر کو ہسپتال پہنچایا گیا۔ لیکن وہ ایسے زخم نہیں تھے۔ جو مندمل ہونے کے بعد وہ پہلے کی طرح زندگی گزار سکے۔ وہ ایسے زخم تھے جس سے نہ تو وہ مر سکتا تھا اور نہ زندہ۔

سید اکبر نے تو شہادت کا جام نوش کیا لیکن پلِ چرخی کے زندانیوں کو ایک وحشی صفت جیلر سے نجات دلائی۔ زندان میں قیدیوں کے ایسے متواتر واقعات سے ایک طرف تو افغانستان کی کمیونسٹ حکومت بوکھلا گئی اور دوسری طرف جہاد کے سلسلے میں مجاہدین اور افغان عوام کے حوصلے بلند ہوئے۔

بقیہ:۔ نظام اسلامی ....

اسلام کی نگاہ میں زندگی گزارنے کا راستہ پیدا کرنے والے نے طے کر دیا ہے۔ مذہب وہ راستہ ہے اس راستہ کی تفاصیل کو محض عقل اور تجربہ کے ذریعہ دریافت نہیں کیا جا سکتا اس راستہ کی نشاندہی اللہ تعالیٰ کی شریعت میں کی جاتی ہے اور شریعت ہی خیر و شر اور حسن قبح کا اصل معیار ہے۔ اس لئے کامیاب زندگی وہ ہے جو مذہب کے مطابق گزاری جائے اور زندگی کے سارے معاملات خواہ ان کا تعلق انفرادی امور سے ہو یا اجتماعی معاملات سے، معاشرت سے ہو یا سیاست سے معیشت سے ہو یا عدالت سے۔ امن سے ہو یا جنگ سے۔ ملکی معاملات ہو یا خارجہ سب کو سب اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت اور قانون کے مطابق کیا جائے۔ اس سے ہٹ کر جو راستہ بھی اختیار کیا جائے گا وہ دنیا میں گمراہی اور آخرت میں خسارہ کا راستہ ہوگا۔

اسلام فرد کی انفرادی حیثیت کو تسلیم کرتا ہے، اس کے بنیادی حقوق کی حفاظت کرتا ہے اور فرد کی نفی ذریعہ اجتماعی نظام کو مستحکم نہیں کرتا۔ بلکہ فرد کی شخصیت کو نشو و نما کا پورا موقع دیتا ہے اور پھر اس سے اجتماعی نظام کو مستحکم بناتا ہے۔

بقیہ:۔ وسطی ایشیاء ....

یہی عین ممکن ہے کہ وسطی ایشیا کی تمام مسلم ریاستیں آپس میں ایک ہو کر اپنا ایک امیر تیمور پیدا کرے اور اس خطے میں ایک اسلامی مملکت کی بنیاد کا باعث ہو جائے کیونکہ دنیا بھر میں اسلام کی حیات جاودانی کے لئے مختلف ملکوں میں اسلامی تحریکیں کروٹیں بدل رہی ہیں۔ جن کی وجہ سے دنیا بھر کے مسلمانوں میں مذہبی بیداری کا آغاز ہو چکا ہے۔ اور مسلمانوں کی بیداری کا یہ احساس ایک ایسا طوفان ہے جس کے سامنے کمیونزم کی بندشیں ایک خس کی حیثیت بھی نہیں رکھتی۔

افغانستان میں روسی فوجی مداخلت نے مسلمانانِ دہر کو جھنجھوڑ دیا ہے دنیا میں تمام اسلامی تحریکیں افغانستان کے حالیہ واقعات سے بے تعلق نہیں ہیں۔ دُنیائے اسلام کی عظیم طاقت سے روسی حکمران بوکھلا گئے ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ بظاہر دُنیائے اسلام کو اس کہنے پر مجبور ہے کہ ان کے ہاں اسلامی روایات پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ وہ اسلام کا دشمن نہیں اور یہ کہ روس میں مسلمانوں کو اپنے مذہب اور عقیدے کے تحت زندگی گزارنے کی کھلی آزادی ہے۔ لیکن یہ ایک فریب ہے دھوکہ ہے۔ کیونکہ روس سمجھ گیا ہے۔ کہ جب اس سپر طاقت نے باوجود جدید اسلحہ سے لیس ہو کر افغانستان کے نہتے مسلمانوں کو گذشتہ سات سالوں میں زیر نہ کر سکا۔ تو وہ تمام دنیا کے مسلمانوں کا کس طرح مقابلہ کرے گا۔ اس لئے موجودہ روسی حکومت تشدد کی پالیسی سے بیزار ہو کر خصوصاً اسلامی مملکتوں کے ساتھ ایک ایسی پالیسی پر سوچ رہا ہے۔ جس سے وہ بدنام بھی نہ ہو اور مقصد بھی حاصل کرے لیکن بغل میں چھری اور منہ میں رام رام کی یہ پالیسی بھی عنقریب طشت از بام ہو جائے گی اور انشاء اللہ وہ دِن آنے والا ہے جس میں کمیونزم کے لئے نہ پائے رفتن و نہ جائے ماندن کے مصداق موت کا پیغام لائے گا۔ کیونکہ اب مسلمانوں کے ہاتھوں شکست کمیونزم کا مقدر بنا چکا ہے۔

تحریر: انجنیئر محمد کبیر (نئی دہلی)

مجاہدین اپنے خون سے
جرأت و شجاعت کی تاریخ مرتب کر رہے ہیں

۲۷ر دسمبر کو افغانستان میں روسی جارحیت اور ظالمانہ قبضہ کے سات سال مکمل ہو گئے ہیں۔ سرخ آندھیوں کا یہ ہیبتناک طوفان جو اپنی تمام تر ہلاکت خیز تباہیوں کے ساتھ افغانستان کے چپے چپے پر مسلط ہے۔ آگے بڑھنے کی کوششوں میں اپنی طاقت اور قوت کا استعمال کرتے کرتے ہانپنے لگا ہے۔ لیکن افغانستان کے سنگلاخ پہاڑ اور حریت پسند جیالے افغان جن کا عزم و حوصلہ ناقابل تسخیر رہا ہے اسے راہ نہیں دے رہے ہیں انہوں نے اپنی بے نظیر عزیمت اور بے مثال قربانیوں سے ایک بار پھر اس حقیقت کو سچ کر دکھایا ہے کہ وہ ناقابل تسخیر ہیں اور ناقابلِ تسخیر رہیں گے۔ ان کے پاس ایمان اور جذبہ جہاد کی جو غیر معمولی قوت ہے اس کا روس کوئی توڑ نہیں کر سکتا ۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ کیمیائی ہتھیاروں اور جدید ترین جنگی ساز و سامان کے استعمال اور دو لاکھ سے زیادہ سرخ فوجوں کی مدد سے افغان حریت پسندوں کو زیر کرنے کا خواب دیکھنے والی یہ "سپر طاقت" افغانستان پر فوج کشی کے اول دن سے ہی مسلسل شکست و پسپائی کے عمل سے دوچار ہے۔ شکست نامرادی اور ذلت کے جو داغ اس کی پیشانی پر چمک رہے ہیں انہیں چھپانے کی ناکام کوشش میں روسی ذرائع ابلاغ نے اب اپنا سارا زور "سیاسی حل" کے پروپیگنڈے پر لگا رکھا ہے ۔

مسئلہ افغانستان کے "سیاسی حل" کا یہ ڈھونگ نیک نیتی ۔ ایمانداری ۔ سنجیدگی اور معاملہ فہمی سے کتنا قریب ہے یہ جاننے کے لئے ہمیں تحقیق و جستجو کے طویل سفر کی ضرورت نہیں بلکہ اگر صرف گذشتہ مئی کے بعد سے روسی سامراج کے ذریعہ افغانستان کی سیاست میں لائی جانے والی تبدیلیوں کا بہ نظر غائر جائزہ لیا جائے تو یہ بات نمایاں طور پر سامنے آتی ہے کہ روسی سامراج "سیاسی حل" کے پروپیگنڈہ کی آڑ میں افغانستان پر اپنے قبضہ و تسلط کو دوام دینے کی سازشی مختلف حیلوں اور بہانوں سے آگے بڑھا رہا ہے ۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جو لوگ دشمن کے آلہ کار بن کر وطن اور قوم کے ساتھ غداری کا مرتکب ہوتے ہیں اور سازشوں اور جوڑ توڑ کے ذریعہ ایوان اقتدار تک پہنچتے ہیں انہیں دیر یا سویر اسی راہ سے رخصت بھی ہونا پڑتا ہے ۔ علاوہ ازیں اشتراکی نظریے کے غیر فطری ہتھیار سے لیس روسی سامراج کے یہاں اپنے مفاد کے لئے استعمال ہونے والوں سے گلو خاصی اختیار کرنے کا جو طریقہ رائج ہے اس میں جب کوئی اس کی مرضی اور توقعات کو پورا کرنے میں ناکام رہتا ہے تو وہ اسے اس کی حسن خدمات کا انعام موت یا برطرفی کی شکل میں دے کر رخصت کر دیتا ہے چنانچہ پچھلے دنوں کارمل کو بھی جسے روسی سامراج نے اپنے فوجی ٹینکوں پر بٹھا کر افغانستان میں پہنچایا تھا کسی قسم کی چوں و چرا کئے بغیر خاموشی سے اقتدار کی محرومی کی کڑوی و کسیلی گولی نگلنی پڑی اور روسیوں نے اس اعلان کے ساتھ کہ یہ قدم خود کارمل کی درخواست پر اس کی خرابی صحت کی بنا پر اٹھایا جا رہا ہے۔ اسے صدر مملکت کے نمائشی عہدے اور پارٹی کی دیگر تمام ذمہ داریوں سے سبکدوش کر دیا۔

اس سے قبل گذشتہ مئی میں جب کارمل کو خرابی صحت کی ہی آڑ میں جنرل سیکرٹری کے عہدے سے ہٹا کر اس کی جگہ نئے کٹھ پتلی ڈاکٹر نجیب کو لایا گیا تھا تب ہی یہ بات واضح ہو چکی تھی کہ روس کے نزدیک ببرک کارمل کی افادیت اب ختم ہو چکی ہے لہٰذا کارمل کے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا۔ کہ لینن کے اعلیٰ ترین انعام سے

بچنے کے لئے روسی حکمرانوں کی مرضی کے مطابق خرابی صحت کے عذر کے ساتھ مسند اقتدار روس کی نئی منتخب کردہ کٹھ پتلی کو سونپ دے ورنہ لینن کا اعلیٰ ترین انعام یعنی "موت" پانے والوں میں داؤد، ترہ کئی اور حفیظ اللہ امین کے بعد اب اس کا ہی نمبر تھا۔ یہاں اس بات کا ذکر بے محل نہ ہوگا کہ کمیونسٹ اصطلاح میں "خرابی صحت" کی بنا پر جب کسی کو مسند اقتدار سے ہٹایا جاتا ہے تو اس کا مطلب اس کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا کہ اسے بندوق کی نالی پر مسند اقتدار سے رخصت ہونے پر مجبور کیا گیا ہے۔

فلسفہ اشتراکیت جس کا خمیر ہی سازش آمریت۔ استبداد اور دہشت گردی سے اٹھایا گیا ہے۔ نفرت عداوت اور حسد پر مبنی ایک منتقمانہ نظام ہے۔ جن ہاتھوں کے ذریعہ یہ نظام پروان چڑھتا ہے اور جن ہاتھوں یہ عوام پر مسلط کیا جاتا ہے وہ ہاتھ تاریخ کے ہر دور میں آپ کو انسانوں کے خون سے لت پت دکھائی دینگے

کارمل روسی فوجوں اور ٹینکوں کی مدد سے ساڑھے چھ سال ایوان اقتدار میں رہا۔ اس دوران اس نے روس کی اس خواہش کی تکمیل کے لئے کہ عوام کو بزور قوت کمیونسٹ بناؤ اور روس اور کمیونزم کے خلاف اٹھنے والی ہر آواز کو کچل دو۔ ۱۲ لاکھ افغان عوام کے خون سے اپنے ہاتھ رنگے۔ حریت پسند افغان عوام سے حق حکمرانی منوانے کے لئے اس نے ظلم و بربریت کا ہر حربہ استعمال کیا۔ معصوم نہتے شہریوں، دیہاتیوں، عورتوں اور بچوں پر انتہائی سنگدلی سے وحشیانہ مظالم توڑے شہروں، قصبوں، گاؤں اور دیہاتوں پر کئی کئی گھنٹے مسلسل گولہ بارود کی بارش کر کے انہیں کھنڈرات اور ملبے کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا۔ بچوں کی ہلاکت کے لئے سینکڑوں قسم کے تباہ کن بم کھلونوں کی صورت میں پھینکے۔ جیٹ طیاروں، جنگی ہیلی کاپٹروں، نیپام بموں کے علاوہ ایسے ایسے جدید ہتھیاروں کا عام استعمال کیا گیا۔ جنہیں اس سے قبل کہیں نہیں آزمایا گیا۔ سچ تو یہ ہے کہ روس نے اپنے خوفناک اور تباہ کن ہتھیاروں کی آزمائش کے لئے افغانستان کے نہتے عوام کو مسلسل تختۂ مشق بنایا ہوا ہے۔ کل تک کارمل کے ذریعہ سرخ سامراج افغانستان میں ان گھناؤنے اور انسانیت سوز جرائم کا ارتکاب کر رہا تھا۔ آج یہی سب کچھ نئی کٹھ پتلی ڈاکٹر نجیب کے توسط سے کیا جا رہا ہے۔ افغانستان کی سرزمین کل بھی لہو رنگ تھی آج بھی ہر لحظ ہر لمحہ اس خون میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ہزاروں ٹینک اور سینکڑوں دیو ہیکل طیارے آج بھی گھروں کو کھنڈرات اور آبادیوں کو ویرانے میں تبدیل کرنے کے کام پر

(باقی صفحہ ۵۴ پر)

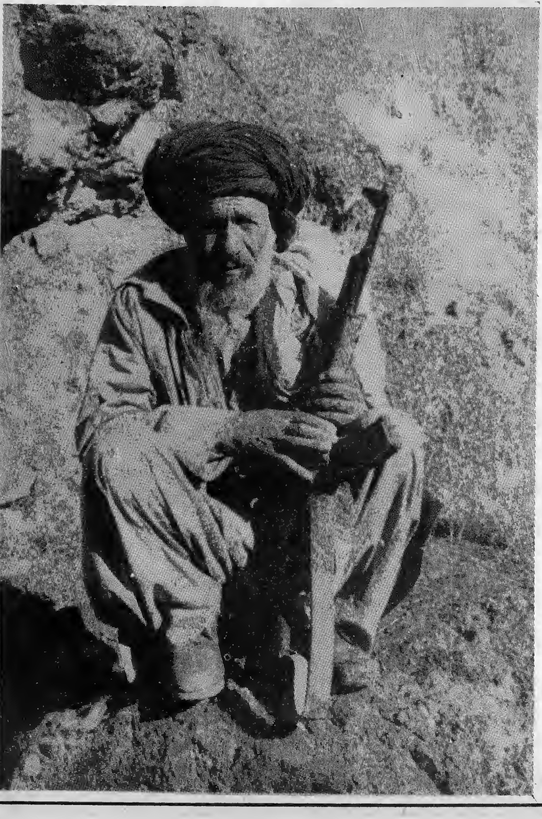

۱۷ جنوری کو چارسدہ روڈ پر افغان مہاجرین و مجاہدین کے ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں

اتحادِ اسلامی مجاہدین افغانستان میں شامل تنظیموں کے سربراہوں نے کابل کٹھ پتلی انتظامیہ کے سربراہ نجیب کی طرف سے جنگ بندی کی پیشکش کو مسترد کر دیا

جمعیت اسلامی افغانستان کے عالیمقام امیر جناب پروفیسر برہان الدین (ربانی) نے جلسے سے خطاب فرماتے ہوئے کہا:

"افغانستان سے ہمارے دشمن روس کو مکمل طور پر نکلنا ہوگا۔ کیوں کہ اس کے لیے ہمارے لاکھوں بھائیوں نے قربانیاں دی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ افغان مجاہدین اور عوام کی قربانیاں سرخرو ہوں گی اور آخری فتح یقیناً ہماری ہوگی۔ انہوں نے اپنے خطاب کے آخر میں کہا: ہم پاکستان کے عوام کے خاص طور پر سرحد اور پشاور کے لوگوں کے شکرگزار ہیں۔ جنہوں نے افغان مہاجرین کے ساتھ بھائیوں کا سا سلوک کیا۔

اتحاد اسلامی مجاہدین افغانستان کے موجودہ سربراہ اور حرکت انقلاب اسلامی افغانستان کے امیر جناب مولوی محمد نبی محمدی نے کہا:

"افغانستان کے مسئلہ کو حل کرنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ تمام روسی فوجیں افغانستان سے فوراً نکل جائیں اور افغانستان کی موجودہ کٹھ پتلی حکومت کو برطرف کر دیا جائے۔

انہوں نے کہا کہ لاکھوں افغان باشندوں نے سات آٹھ سال کے دوران جام شہادت نوش کیا ہے اور لاکھوں افراد بے گھر ہو کر ہمسایہ اسلامی ملکوں میں پناہ گزین ہوئے۔ ان قربانیوں کا مقصد اقتدار حاصل کرنا نہیں بلکہ افغانستان میں ایک مستقل اسلامی حکومت قائم کرنا ہے جو ملک میں اسلامی نظام نافذ کرے۔

انہوں نے کہا کہ افغانستان کا اسلامی جہاد اس مقصد کے لیے جاری رہے گا۔ اور کوئی پیشکش ہمیں جہاد کی راہ سے ہٹا نہیں سکے گا۔

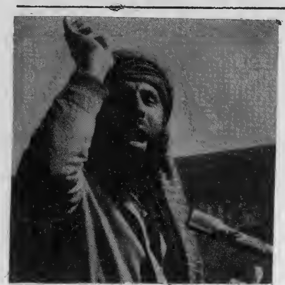

حزب اسلامی افغانستان کے امیر جناب انجینیئر گلبدین حکمتیار نے کہا کہ ہمارے حوصلے بلند ہیں اور ہمیں یقین کامل ہے کہ افغانستان سے روسی اسی طرح نکلیں گے جس طرح انگریز نکلے تھے۔

انہوں نے کہا کہ ہمیں کوئی بھی فیصلہ کرتے وقت پاکستان کے مفاد کو بھی سامنے رکھنا ہوگا۔ کیوں کہ پاکستان نے ہمارا سخت وقت میں ساتھ دیا ہے انہوں نے کہا کہ جب تک ایک روسی بھی افغانستان میں موجود ہوگا۔ جہاد جاری رہے گا۔

جبهه نجات ملی افغانستان کے سربراہ جناب پیر پروفیسر صبغت اللہ مجددی" نے کہا ہے کہ اسلام کی بالادستی کے لیے جانوں کا نذرانہ پیش کرنا مسلمانوں کا فرض ہے اور افغان مجاہدین پوری جرأت سے یہ فرض ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری دین و دنیا کی سرخروئی اسی میں ہے کہ اسلام کے نام پر کوئی سودے بازی نہ کریں۔

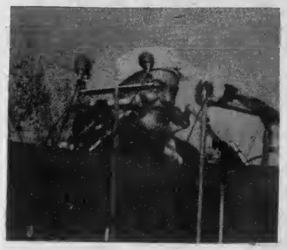

مسلمانوں میں جہاد کا جذبہ روز اول سے موجود ہے اور جب کافروں کے مقابلے پر مسلمان بہت کمزور اور کم تعداد میں بھی تھے تو انہوں نے غلبۂ اسلام کے لیے جہاد کیے۔

اسلامی مجاہدین کی اصل قوت عقیدہ اور عزم ہے جس کی بدولت افغان مجاہدین نے بھی اپنے سپرپاور دشمن کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا ہے۔

ہم ایک ہیں اور آخری کامیابی تک دشمن سے برسرپیکار رہیں گے۔

(محاذ ملی اسلامی افغانستان کے سربراہ جناب سید احمد گیلانی)

حزب اسلامی افغانستان (خالص گروپ) کے رہنما مولوی محمد یونس خالص نے کہا کہ روس اور اس کے حواری پہلے بھی جہاد افغانستان کو کمزور کرنے کے لیے دھوکہ اور فریب دہی سے کام لے چکے ہیں اور طرح طرح کی پیشکش کرتے رہے ہیں۔ مگر جس طرح ان کی پہلے سازشیں ناکام ہوئیں اسی طرح اب بھی ناکام ہوں گی۔

جلسے سے خطاب کرتے ہوئے جناب عبدالرب الرسول (سیاف) نے کہا کہ جہاد افغانستان جوں جوں طویل ہو رہا ہے۔ دشمن پر مجاہدین اسلامی کا خوف اور ہیبت طاری ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا ہمارے پیش نظر جہاد کے دوران ہر مرحلے پر اسلامی تاریخ ہوتی ہے۔ اتحاد اسلامی افغانستان کے سربراہ پروفیسر (سیاف) نے کہا کہ اسلام میں آزادی کا مقصد یہی ہے کہ انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے نجات دلا کر خداوند تعالیٰ کی غلامی میں داخل کیا جائے۔

انہوں نے مجاہدین اور مہاجرین پر زور دیا کہ وہ اپنی صفوں میں اتحاد کو مضبوط بنائیں۔ کیوں کہ اس کے بغیر نجات کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

حمدیہ

تُو بے نظیر تُو بے مثال ہے یارب
ثنا گری تری بے حد محال ہے یارب

ثبات ازل سے ابد تک ہے تیری ہستی کو
تری ہی ذات فقط لازوال ہے یارب

ترا جمال کہ پیدا ہے اور پنہاں بھی
یہ تیری شان، یہ تیرا کمال ہے یارب

یہ بحر و بر تری جلوہ گری کے شاہد ہیں
کہیں جمال کہیں تُو جلال ہے یارب

ہر ایک درد کا تیرے ہی پاس درماں ہے
ہر اک زخم کا تُو اندمال ہے یارب

رواں ہے شام و سحر کے لبوں پہ ذکر ترا
عبودیت کا یہ رُخ بے مثال ہے یارب

ترے ہی ہاتھ میں عزت ہے تیرے سائل کی
ترے ہی در پہ مری عرضِ حال ہے یارب

میں تیرے سامنے آؤں گا کیسے محشر میں
گناہگار مرا بال بال ہے یارب

تری عطا، تری بخشش ترے کرم کے طفیل
طفیل شاعرِ روشن خیال ہے یارب

طفیل ہوشیارپوری - لاہور

دوسری اور آخری قسط

میاں گل «طوفانی»

افغان مجاہدین اور محرکات

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبیّ بعدہ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ط بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ط

واقتلواھم حیث ثقفتموھم وَاَخرجوھم من حیث اخرجوکم وَالفتنۃ اشدُّ من القتل (البقرہ)

ترجمہ: اور انہیں جس جگہ پاؤ مار ڈالو اور جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا ہے تم انہیں نکال دو اور فتنہ مار ڈالنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔

محترم ساتھیو: انسان کو خداوند کریم نے عقل و شعور عطا کیا ہے چونکہ اسلام دینِ فطرت ہے۔ اس لئے انسان کو بھی فطری طور پر آزادی پسند پیدا فرمایا ہے۔ اسلام امن کا علمبردار ہے اور کفر فتنہ و فساد کا۔ یہی وجہ ہے کہ آج کے جدید دور میں بھی ایسے انسان نما بھیڑیئے موجود ہیں۔ جو اپنی حیوانی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے انسان سے اپنا پیدائشی حق آزادی چھیننا چاہتے ہیں اور پوری انسانیت کو غلام و محکوم بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ لیکن فطرت کا قانون ہے کہ جب بھی کوئی ظالم کمزوروں پر ظلم اور دنیا میں فتنہ و فساد برپا کرنے کے لئے اُٹھتے ہیں تو خداوند ذوالجلال کے نیک بندے اس کا راستہ روکنے اور انسانیت کو ظلم سے نجات دلانے اور عالمی امن کی برقراری کے لئے میدانِ کارزار میں کود پڑے ہیں اور جذبۂ شہادت سے سرشار ہو کر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی کچھ انسان نما بھیڑیئے کمیونسٹوں کی شکل میں نمودار ہو گئے ہیں جو انسان کے فطری حقوق کو پامال کرتے جا رہے ہیں۔ جن کے مقابلے کے لئے اسلامی جذبے سے معمور خالی ہاتھ افغان اللہ کے سہارے اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں

روس ایک جارح ہے، ظالم ہے انسان انسانیت اور مذہب اسلام کا ابدی دشمن ہے۔ جس نے اپنے ہمسایہ ملک افغانستان پر حملہ کر کے وہاں کے نہتے عوام کو لادینیت کا غلام بنانے کی ایک ایسی حماقت کی ہے جس کے نتیجے میں افغانستان کے بازوئے شمشیرزن کے ہاتھوں عاجز آ کر اب اُن سے صلح و آشتی کی بھیک مانگ رہا ہے۔ افغانستان کے غیور اور شیدایانِ اسلام نے انہیں دیارِ ننگ و ناموس پر جارحیت کا وہ مزا چکھا ہے۔ جس کے نتیجے میں انہوں نے فرزندانِ توحید کے سامنے علی الاعلان اپنی شکست کا اعتراف کر لیا ہے۔ اللہ کے سپاہیوں کے عزمِ عظیم سے گھبرا کر اب وہ افغانستان سے سر پہ پاؤں رکھ کر بھاگنے اور راہِ نجات ڈھونڈنے کے لئے بہانے تلاش کر رہا ہے۔ لیکن افغان عوام نے بھی تہیہ کر لیا ہے۔ کہ دشمنِ اسلام کے خلاف اس وقت تک ان کی تلواریں نیام سے باہر رہیں گی جب تک وہ اُن سے اپنا بدلہ نہ لیں تاریخ گواہ ہے۔ کہ افغان عوام ہر دور میں آزادیٔ وطن اور پرچم اسلام کی سربلندی کے لئے ہر آڑے وقت میں مصروفِ جہاد رہ چکے ہیں اور اپنی آخری فتح تک باطل کے گدھوں پر شاہینوں کی طرح جھپٹ کر اُن کی ہڈیوں تک کو نوچ لیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ تقریباً آٹھ سال کا طویل عرصہ گزرنے کے باوجود بھی روس افغانستان کی سرزمین پر اپنے ناپاک قدم جمانے میں ناکام رہا ہے۔ اور اب حیران ہے کہ کیا کرے اور کیا نہ کرے۔

مسلمانوں کو فتح و نصرت اس وقت نصیب ہوتی ہے۔ جب وہ خالقِ کائنات کی طرف سے نازل کردہ قرآنِ پاک و اسوۂ حسنہ سے تعلق جوڑ لیتے ہیں۔ کیونکہ اسلام امن کا پیغام دیتا ہے اور باطل قوتیں شر و فساد و فتنہ پیدا کرتی ہیں۔ افغان مجاہدین

قرآنی حکم پر عمل پیرا ہیں اس لئے تو اللہ تعالےٰ کی نصرت بھی شاملِ حال ہے۔ اور افغانستان کی موجودہ جنگ اس کی زندہ دلیل ہے۔

افغان مجاہدین کفر و اسلام کی جنگ لڑ رہے ہیں اور روس سے اپنا حق آزادی حاصل کرنے کے لئے مصروفِ جہاد ہیں روسی جارحیت نے لاکھوں افغانوں کو ہجرت کرنے پر مجبور کیا، ہزاروں افغانوں کا قتلِ عام کیا۔ اور ہزاروں افغانوں کو اپاہج بنا دیا۔ روس امن و سلامتی کے بجائے ظلم اور بدامنی کو پھیلا رہا ہے اور انسانیت کو غلام و محکوم بنانے کو یقینی بنانے میں مصروفِ عمل ہے

روس ترقی پسند نہیں تنزل پسند ہے امن پسند نہیں فتنہ و فساد کا علمبردار ہے اس لئے دنیا کے تمام امن پسندوں کا انسانی فرض ہے کہ وہ روس اور اس قسم کی دیگر قوتوں کے خلاف متحد ہو کر ان کا مقابلہ کریں۔

لہٰذا تمام مسلمانوں سے بالخصوص اور تمام انسان دوست و عالمی امن کے علمبردار قوتوں سے بالعموم اپیل کرنے کی جسارت کرتا ہوں کہ افغان مجاہدین کی ہر قسم امداد کر کے اپنی انسانی ذمہ داری اور انسان دوستی کا ثبوت دیں۔ تاکہ اس فتنہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کیا جائے اور مخلوقِ خدا کو دنیا میں امن و امان سے زندگی بسر کرنے کا موقع فراہم کیا جا سکے۔ افغانستان کی جنگ صرف افغانوں اور کمیونسٹوں کے مابین جنگ نہیں بلکہ حق و باطل کی جنگ ہے۔

دنیا میں امن کی برقراری کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان کش، بدامنی اور جارحیت کا سدِ باب کیا جائے۔ ہر قوم کو اپنی آزادی اور خود مختاری کا حق دیا جائے۔ ظلم کی جڑیں کاٹ دی جائیں۔ اخوت کو فروغ دیا جائے اور انسانی خوشیوں آرام اور سکون کی بالادستی کو یقینی بنایا جائے۔

اسلام چونکہ امن کا پیامبر ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تمام مذاہب کو منسوخ کر کے اسلام کو قیامت تک جاری فرما دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کے مقابلے میں آنے والے ہر ازم کو باطل قرار دیا گیا ہے۔ چونکہ ہر ازم اسلام کی راہ میں رکاوٹ ہے اور عالمی امن کے لئے ہر ازم فتنہ و فساد کا باعث ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ہر فتنہ کی جڑ کو ہمیشہ کے لئے اکھیڑ دیا جائے۔ کیونکہ فتنہ و فساد تمام دنیا کے انسانوں کے لئے پیغامِ موت ہے۔ اگر فتنہ و فساد کو ختم کرنے کے لئے چند لوگ شہید ہو جائیں تو کوئی بات نہیں۔

ہمارا اسلامی جہاد افغانستان میں ایک مستقل اسلامی حکومت قائم کرنے تک جاری رہے گا۔ اور کوئی پیش کش ہمیں جہاد کی راہ سے ہٹا نہیں سکے گی۔

یہی وجہ ہے کہ روزِ اول سے حق و باطل کی جنگ جاری ہے۔ اور قیامت تک جاری رہے گی۔ جب تک مسلمان قوم زندہ ہے دنیا میں ہر ظالم کے خلاف جنگ کرتی رہیگی سوشلزم اور کمیونزم مسلمانوں کی تباہی کا باعث ہے

تاریخ گواہ ہے کہ جب فرعون دنیا میں ظلم و فتنہ فساد کرنے کے لئے نکلا تو خداوند کریم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مقابلہ کے لئے منتخب فرمایا۔ نمرود نے ظلم و فساد کا بازار گرم کیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام میدانِ عمل میں اتر آئے۔ اسی طرح اسلام کے مقابلے میں ابو جہل وغیرہ دشمنانِ دین میدان میں آئے۔ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے علمِ جہاد بلند کیا راجہ داہر نے ظلم کا بازار گرم کیا تو محمد بن قاسم میدانِ عمل میں اُترے

زار روس نے قفقاز یا غستان پر حملہ کر کے ظلم و بربریت کا بازار گرم کیا تو اسلامی راہنما امام شامل رحمۃ اللہ علیہ میدان میں نکل آئے۔

اور آج کے جدید دور میں روس نے جب افغانستان پر حملہ کر کے انسانی قدروں کو پامال کیا اور دنیا کے امن کے لئے خطرہ پیدا کیا۔ تو روس اور اس کے تعلقداروں کے خاتمہ کے لئے افغان مجاہدین سامنے آئے۔ جنہوں نے اپنی قوتِ ایمانی اور زورِ بازو سے ان کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملا دیا۔ مجاہدینِ افغانستان کی قوتِ ارادی کا نتیجہ تھا کہ افغانوں کے خلاف اپنی سات سالہ جنگ میں روس کو ایک شرمناک شکست کے علاوہ کچھ بھی نہیں ملا۔

انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب افغان عوام فتح و نصرت کا علم بلند کر کے عزت اور کامیابی سے اپنے وطنِ پاک میں داخل ہوں گے اور روسی اپنی شکست کے برقعے اوڑھ کر اپنے آرزوؤں کو اپنے ہی پاؤں سے روندتے ہوئے ہزار حسرت و ناکامی سے واپس چلے جائیں گے۔

سید رحیم صابر

تصوّرِ اجتماع کے ارتقائی دور

انسانوں نے جب انفرادیت سے اجتماعیت کی طرف رخ کیا تو سب سے پہلے ان میں نسلی شعور پیدا ہوا۔ یہ شعور در اصل انسانی ضرورتوں کی پیداوار تھا اور ابتداء میں اس کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہ تھا کہ زندگی کے مختلف شعبوں کی تکمیل کے لئے الگ الگ کارکن ہوں اور تقسیم کار کے طور پر کوئی ایک کام اپنے ذمے لے اور کوئی دوسرا کام اور اس طرح وہ ایک تمدنی ادارہ کی حیثیت سے تمدن کے مختلف شعبوں میں وسعت پیدا کریں مگر چونکہ انسان فطرتاً کچھ طماع اور غرض پرست واقع ہوا ہے اس لئے آگے چل کر وہ اس نسلی شعور کی روک تھام نہ کر سکا اور اب یہ شعور مسابقت کے میدان میں دوسری قومیتوں کو گرانے اور ان کے وسائل معیشت پر قبضہ کرنے کا ذریعہ بن گیا۔ دنیا کی قدیم ترین اقوام مثلاً امم سامیہ ادنی اور آرین اقوام کی فاتحانہ یلغاروں اور جنگجویانہ عزائم نے قیامت خیز زلزلہ کی صورت میں امصار و بلاد کو تہ و بالا کیا اور وہ انسانی لاشوں کو روندتی ہوئی دنیا کے بیشتر ممالک پر چھا گئیں چنانچہ مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّۃً کے دہشت ناک قرآنی الفاظ سے ان کی قوت اور شوکت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے اور زمانہ حال کے اثری اکتشافات نے ہزارہا سال پہلے کی انسانی تاریخ پر جہالت و گمنامی کے جو دبیز پردے پڑے تھے بڑی حد تک اٹھا دیئے ہیں اور آج ہم ان اقوام کی جنگی قوت و شوکت کے خط و خال تاریخ کے عینک سے بھی دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن جہاں ان اقوام کے نظریہ اجتماع اور تصوّر زندگی کا تعلق ہے اس کی تحقیق و دریافت کے لئے بہرحال کتاب اللہ ہی کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ در اصل یہ قومیں بت پرست تھیں اور ان کا ذہنی شعور رنگ و نسل کے تنگ دائرہ سے آگے نہ بڑھا تھا اور ان کو دوسری قوموں کے خلاف آمادہ جنگ کرنے کا حقیقی محرک صرف انکا نسلی غرور اور تکبر ہی تھا۔ یعنی انکی جنگیں مذہبی اور اصولی نہ تھیں کیونکہ وہ کسی اصولی زندگی کو تسلیم ہی نہیں کرتی تھیں۔ ان کی زندگی بے لگام تھی اور نسلی گھمنڈ نے ان کو انسانیت و اخلاق کے تمام تقاضوں سے منحرف کر دیا تھا مذہب ہمہ گیر اصول انسانیت اور مقدس اخلاقی اقدار کا حامل ہے اور اپنے ماننے والوں کو ایک لمحہ کے لئے بھی قتل نفوس اور توہین آدمیت کی اجازت نہیں دیتا ہے لیکن مصیبت یہ ہے کہ مذہب کو اس کے ماننے والوں نے صحیح شکل میں مانا ہی کب ہے۔ پوری انسانی تاریخ میں بہت کم ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ مذہب کو حقیقی طور پر دیکھا اور مانا گیا ہو۔ مذہبی تعصب کے لئے تاریخ کا وہ دور سب سے زیادہ بدنام ہے جس کو اہل تاریخ اور تذکرہ نے قرون وسطی (مڈل ایجز) کا نام دیا ہے۔ چنانچہ ظہور اسلام سے کچھ عرصہ پہلے اہل ایران اور روما کی جنگوں میں مذہبی دیوانگی نے اخلاق و شرافت کو جس طور رسوا کیا۔ انسانی نسلیں ہمیشہ اس پر نادم و شرمسار رہیں گی۔ اور عیسائی حکمرانوں نے یہودی آبادیوں پر جو مظالم ڈھائے اس کی مثالیں تاریخ کے صفحات میں مشکل ہی سے مل سکتی ہے بلکہ خود عیسائیوں کا یعقوبی فرقہ بھی ان درندہ صفت حکمرانوں کے پیہم جبر و تشدد سے چیخ اٹھا اور اس نے لوائے اسلام کے نیچے آکر پناہ لی۔ اس دور میں ایک طرف مذہب کے نام پر بادشاہوں کے ستم رانیوں نے مذہبیت کے خلاف نفرت و حقارت کے جذبات مشتعل کر دیئے تھے اور دوسری طرف اہل کلیسا نے مذہب کو ایک ایسا مادہ خام تصور کر رکھا تھا جو ان کی اغراض کے سانچے میں برابر ڈھلتا چلا جاتا تھا۔ دنیا کی ہر بد معاشی مذہب کا لباس پہن کر عین ثواب بن جاتی تھی اور اہل کلیسا کی ہوس پرستیوں سے ایک دنیا چلا اٹھی تھی چنانچہ بارہویں اور تیرھویں صدی تک برابر یہی حالت رہی۔ مگر یہ قدرت کا اٹل قانون ہے کہ جب کسی چیز کا بگاڑ حد سے تجاوز کر جاتا ہے۔ تو عین اسی وقت اس کے رد عمل کا ظہور ہوتا ہے چنانچہ اس زمانہ کے علمبرداران مذہب کی بد عنوانیوں اور ہوا پرستیوں سے دنیا اس قدر تنگ آ گئی تھی کہ چودھویں صدی میں مذہب کے خلاف ایک طاقتور محاذ بن گیا۔ یہ اہل مغرب کی نشاۃ ثانیہ کا دور ہے۔ جبکہ ایک طرف ملوکیت اور شاہی کو مٹانے کی جد و جہد کا آغاز ہوا تھا۔ اور دوسری طرف کلیسا و مذہب کی بد عنوانیوں کے راز ہائے سربستہ منظر عام پر آنے لگے یعنی انقلاب پسندوں کو یک لخت ان دو محاذوں پر لڑنا پڑا۔ مگر چونکہ ان کی طرف حریت اور مساوات اور قوم و وطن کے روح پرور اور دلنواز نعرے تھے

اور دوسری طرف تشدد کی لرزہ انگیز روایات اور مذہب کے خود ساختہ اوہام و خرافات کے سوا کچھ نہ تھا اس لئے بالآخر ملوکیت کو شکست و ریخت سے دوچار ہونا پڑا اور کلیسا کی بہار بھی ختم ہوئی یہ وہی دور ہے کہ امریکہ کو انگلستان کی محکومیت سے گلو خلاصی ملی۔ پولینڈ روس کے خلاف نبرد آزما ہوا۔ اٹلی آسٹریلیا کے بالمقابل اٹھ کھڑا ہوا اور بلقانی ریاستوں نے ترک شاہی کی غلامی سے نجات پالی۔ اور فرانس و انگلینڈ نے نظام ملوکیت کو اپنے یہاں سے ملک بدر کیا اور اب ان ممالک میں کہیں کامل جمہوریت اور کہیں نیم جمہوری نظام کا دور دورہ شروع ہوا۔ یہاں پہنچ کر انسان نے یقین کر لیا کہ اسے وہ نسخہ تریاق ہاتھ لگ گیا ہے جس کے لئے انسانیت مدتوں سے مضطرب اور بستر مرگ پر کراہ رہی تھی اور اب یقیناً عالم انسانی کو امن و چین نصیب ہوگا۔ لیکن اس وقت بہت کم لوگوں کو اس بات کا علم ہوگا کہ آج جس کو انسانی مرض کا علاج شافی تصور کر لیا گیا ہے وہ دراصل حیات انسانی کے لئے سمِ قاتل ہے۔

چنانچہ تھوڑے ہی عرصے میں عوامی طبقوں نے یہ محسوس کر لیا۔ کہ یہ حریت و مساوات کے دعوے اندر سے بالکل کھوکھلے ہیں اور حقیقت میں انسانوں کی غالب اکثریت اب بھی اسی طرح مجبور اور بے بس ہے جس طرح پہلے تھی فرق صرف اتنا ہے کہ پہلے اللہ کی مخلوق ایک ہی بھیڑیئے کے لئے لقمۂ تر بنی ہوئی تھی اور اب بھیڑیوں کی ایک منظم جماعت ہے جو انسانوں کے گلہ کو پھاڑ پھاڑ کر کھا رہی ہے اور پھر گذشتہ عالمگیر جنگوں میں وطن کی دیوی نے پوری دنیا کو جس طرح آگ و خون میں نہلایا اس کے تصور ہی سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں آخر یہ نیشنلزم ہی تھا جس نے ہٹلر سے یہ کہلوایا کہ حکومت و قیادت کا حق صرف جرمن قوم کے لئے مخصوص ہے اور دنیا کی دوسری قومیں اس کی غلامی کے لئے پیدا ہوئی ہیں یہی وہ پرغرور نعرہ تھا جس نے پوری انسانی دنیا کو کئی سال جنگ کے جہنم کا ایندھن بنائے رکھا بہرحال جب دنیا کے عوامی طبقوں کو یہ معلوم ہو گیا کہ مغربی جمہوریت دراصل ملوکیت اور شاہی کا جدید ایڈیشن ہے اور اس میں پسماندہ طبقوں کے لئے کوئی سامان راحت نہیں ہے تو انہوں نے زندگی کا بالکل ایک نیا حل پیش کیا نیا فلسفہ زندگی ترتیب پایا اور بالکل نئے اصولوں کی بنیاد پر مزدوروں کی جماعت کو منظم کیا۔

اس جدید فلسفہ نے انسانوں کو دو الگ اور مستقل محاذوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک طرف مزدور کسان اور دوسری طرف زمیندار اور سرمایہ دار چنانچہ پہلے کی طرح اب بھی انسانوں کو یقین ہو گیا کہ زندگی کے مسئلہ کا حل اس کے سوا کوئی ہو ہی نہیں سکتا کہ مزدوروں کی طاقتور تنظیم سے سرمایہ دار کی قوت اور شوکت کو شکست دے کر سیاسی اقتدار کی باگ ڈور مزدور کے ہاتھ میں دے دی جائے لیکن یہاں بھی واقعات نے ثابت کر دیا کہ جس کو فرشتۂ رحمت سمجھ لیا گیا تھا دراصل اشتعال پذیر آتش انتقام ہے جو آگے چل کر ارضی کے امن و امان کو خاکستر بنانے والی ہے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ انسانیت کی بربادی و ہلاکت میں جو کچھ کسر باقی رہ گئی ہے وہ اسی جدید فلسفۂ زندگی کے علمبرداروں ہی کے ہاتھوں پوری ہوگی۔

ان نظریہ ہائے اجتماع کی ناکامی کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مستقبل کے لئے انسانوں کو آج کونسی راہ اختیار کرنی چاہیئے جو راہیں ہلاکت آفریں ثابت ہو چکی ہیں ان پر ہی چلتے رہنا سراسر حماقت ہے اس لئے اب اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ ہم کسی ایسے تصور اجتماع کا سراغ لگائیں جو انسان اور انسان کے درمیان کوئی حد فاصل قائم نہ کرتا ہو۔ یعنی دو انسانوں میں رنگ و نسل یا بُعدِ مسافت کے پردے حائل کرنے والا نہ ہو بلکہ مشرق و مغرب کے انسانوں کو ایک ہی رشتۂ اخوت میں منسلک کرتا ہو۔ غنیمت ہے کہ دور حاضر کے بہت سے مفکرین کو صدہا ٹھوکریں کھانے کے بعد ہوش آنے لگا ہے اور اب اس بات کو محسوس کرنے لگے ہیں کہ آج عالم انسانی کے تمام مصائب اقوام حاضرہ کے سنگدلانہ تصور اجتماع یعنی نیشنلزم اور کمیونیزم کی پیداوار ہیں اور انسان کو حقیقی امن اس وقت میسّر آئے جبکہ ہمہ گیر اصول انسانیت اور کائنات کے محکم اور غیر متزلزل حقائق کی بنیاد پر انسانی سوسائیٹی کی تنظیم کی جائے گی۔ لیکن ابھی ان کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ اس قسم کا ہمہ گیر عالمی تصوّر زندگی کہاں سے دستیاب ہو سکتا ہے؟ ممکن ہے کہ کچھ عرصہ ٹھوکریں کھانے کے بعد ان پر یہ حقیقت بھی منکشف ہو جائے گی کہ اس ظلمت کدہ یاس و ناامیدی میں اگر کہیں امید کی کرن دکھائی دیتی ہے تو وہ صرف اسی اعلان حریت و مساوات کے اندر ہے جو آج سے چودہ سو سال پہلے بوقبیس کی پہاڑیوں سے بلند ہوا تھا۔ اور اس وقت ان کو بادل ناخواستہ اعتراف کرنا پڑے گا۔ کہ

لَیْسَ لَنَا اِلَّا اِلَیْکَ فِرَارُنَا۔ وَاَیْنَ فِرَارُ النَّاسِ
اِلَّا اِلَی الرُّسُلِ۔

تحریر: عبدالحبیب ہمدرد

مجاہد کی آواز

حالیہ دنوں میں کابل انتظامیہ کے نام نہاد سربراہ نجیب نے ایک ریڈیو تقریر میں افغان مجاہدین سے قومی مصالحت اور جنگ بندی کی پیش کش کرتے ہوئے خواہش ظاہر کی ہے کہ ملک میں خون ریزی کا مسئلہ ختم کیا جائے۔

پہلے تو ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ نجیب دراصل ہے کون؟ افغانستان میں اس کا کیا مقام ہے؟ کیا واقعتاً افغان عوام نے نجیب کو اپنے ملک کا رہبر چنا ہے اگر چنا ہے تو کب اور کہاں؟ جو افغان مجاہد مسلمان عوام سے قومی مصالحتی اور جنگ بندی کی اپیل کر رہا ہے۔

اس سوال کا جواب افغانستان کا فرد فرد یہی دے گا کہ ہم نے نجیب کو اپنے ملک کا سربراہ نہیں چنا ہے وہ تو ایک روسی پٹھو غلام ہے۔

اب یہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں رہا کہ کابل میں آئے دن نئے نئے چہروں کا ردوبدل بیرونی سپر طاقت کے ذریعے کیا جا رہا ہے کابل انتظامیہ کے نام نہاد سربراہ افغان عوام کی مرضی کے مطابق نہیں قائم کی گئی ہے۔ یہ تو روسیوں کی مدد سے ہم پر جبراً مسلط کی گئی ہے اور اس نے اپنے بیرونی آقاؤں کے بل بوتے پر کابل میں حکومت چلانے کا ڈھونگ رچا رکھا ہے کابل کے نام نہاد حکومت کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ افغان مسلمان عوام کی نمائندگی کرے۔

آٹھ سال قبل کریملن کے سفاک اجارہ دار جو چیکو سلواکیہ اور دوسرے یورپی ملکوں کے چند ساعت میں تسخیر کی نیندیں ڈوبے ہوئے تھے انہوں نے ہمارے ملک میں فوجی مداخلت کی۔ اور ہم نے ان کے خلاف مسلحانہ جہاد کا آغاز کیا۔ انہی سالوں میں ہم نے روس اور ان کے حلقہ بگوش غلاموں کے دانت کھٹے کر دیئے ہیں۔ اب دشمن ہمارے کامیاب اور بڑھتے ہوئے حملوں کی تاب نہ لا کر گھبرا گیا ہے دشمن کو اپنے جدید ترین اسلحہ پر گھمنڈ اور غرور تھا۔ اب روس اپنے گھمنڈ اور غرور کی سزا ذلیل ہو کر بھگت رہے ہیں دشمن ہمارے ناقابل تسخیر عزم و حوصلوں کو تسخیر کرنے میں ناکام ہو چکا ہے اور اب انہیں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ افغان مسلمان مجاہد عوام کی جانبازانہ جدوجہد کی بیرونی امداد کے بغیر بھی سالوں سال جاری رہ سکتی ہے۔ روسیوں کی یہ تجاویز محض ایک خام خیال اور چال و فریب ہے۔ ہم اتنے بے فکر نہیں کہ دشمن کے دکھائے ہوئے سبز باغ کے فریب میں آ کر اپنے ایک ملین سے زائد شہیدوں کے خون، پانچ ملین سے زائد دربدر افغان مہاجرین کی فلاکت بار زندگی، لاکھوں یتیموں، بیواؤں کے ارمان کو یوں

ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ہم دشمن کے عیارانہ چال بازی سے واقف ہیں ان کی یہ چالیں ہم پر ہرگز کارگر ثابت نہیں ہو سکتی۔ جب تک افغانستان میں ایک فرد روسی رہے گا۔ ہم اپنے جہادی مشن کو جاری رکھیں گے۔ ہم نے اس جہادی معرکے میں اپنی شجاعت کا لوہا منوا لیا ہے اور اپنی ثقافت کو بھی ثابت کر دیکھا ہے۔ روس چاہتا ہے کہ ہمیں دھوکہ دے کر ہم سے اسلحہ زمین پر رکھوا لے۔ لیکن دشمن کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جس طرح ہمارے اسلاف نے مادر وطن اور اسلام کے دشمنوں کو ملک سے باہر نکالا تھا۔ اس طرح آج ایک بار پھر ہم اپنے مادر وطن اور اسلام دشمن عناصر کو ضرور ایک دن اپنے ملک سے باہر نکال دیں گے۔ ہم دشمن کے مقابلے میں سیسہ پلائی کی دیوار بن چکے ہیں۔ جسے کوئی بھی طاقت نہیں توڑ سکتی۔ ہم اپنے اسلاف کی طرح آج ایک بار پھر اپنی جرأت، شجاعت کا نیا باب تاریخ کے سنہرے

اوراق میں رقم کرنے کے لئے تیار ہیں۔

افغانستان میں فاشزم، سوسیالیزم اور کمیونیزم کے لئے کوئی جگہ نہیں افغانستان ایک اسلامی ملک تھا اور انشاءاللہ اسلامی ملک رہے گا۔

ہم دیکھ چکے ہیں کہ کمیونسٹوں نے پہلے مرحلے میں ہمارے افغان عوام کو روٹی، کپڑا اور مکان کا وعدہ دے کر ہمارے کچھ لوگوں کو فریب دیا اور پھر وہ سب کچھ جو ہمارے پاس تھا ہم سے چھین لیا اب روس اپنے پلید اور مذموم عزائم میں کامیاب ہونے کے لئے طرح طرح کے حربے استعمال کر رہا ہے۔ لیکن ہم نے بھی دشمن کے لئے ایسے مسائل پیدا کر دیئے ہیں جن پر اب وہ قابو پانے سے عاجز آ چکا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم دشمن کے مذموم عزائم سے ہر آن باخبر رہیں۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ میرے عزیز بھائی ماضی اور حال کے تاریخ سے سبق سیکھیں کہ اسلام دشمن عناصر اسلام کے خلاف کیا عزائم رکھتے ہیں اور ہم مسلمانوں پر وطن کی بقاء اور اسلام کی سربلندی کے لئے کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اگر خدانخواستہ ہم اس خاص اور اہم موقع پر ذرا سی بھی غفلت برتیں تو ہمیں بھاری نقصان پہنچ سکتا ہے۔

میرے عزیز بھائیو! نجیب ایک خطرناک انسان ہے وہ چاہتا ہے کہ قومی مصالحت اور جنگ بندی کے نام سے ہمارے غیور مجاہد مسلمان عوام کو فریب دے کر اپنے ڈگمگاتے ہوئے قدموں کو افغانستان میں پھر سے مضبوط کرے تاریخ گواہ ہے۔ کمیونسٹی انقلاب کے ابتدائی زمانے میں لینن نے اپنے عوام کو مذہب اور عقائد کی مکمل آزادی کا اعلان کیا تھا۔ جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کو بھی مکمل چھٹی دی رکھی تھی۔ یہ سب روسیوں کی ایک چال تھی۔ جونہی روس میں کمیونزم کے پاؤں جم گئے تو انہوں نے سب سے پہلے مذہبی عقائد رکھنے والوں اور جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کو یکسر قتل کروا ڈالا۔

ہمیں یہ بھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ نجیب آٹھ سال کابل انتظامیہ میں جاسوسی شعبے کا ایک اہم رکن رہ چکا ہے اس نے لاکھوں مرد، عورتوں، بوڑھوں اور بچوں کو صرف مسلمان ہونے کی جرم کی پاداش میں شہید کیا ہے

ہم روسیوں اور ان کے حلقہ بگوش غلاموں کے کیئے گئے مظالم کو کیسے بھول سکتے ہیں وہ ایک ایک ہو کر ہمارے دلوں میں کھٹک رہے ہیں۔ ہمارا یہ جہادی مشن کوئی اقتدار حاصل کرنے کے لئے نہیں یہ تو حق اور باطل کا معرکہ ہے۔ آج تک ہم نے جو شہیدوں کا نذرانہ پیش کیا اور دشمن کے بے تحاشا مظالم سہے ہیں یہ سب کچھ اعلاء کلمۃ اللہ اور اسلام کا بول بالا کرنے کے لئے برداشت کئے ہیں۔ ہم نے اپنے اللہ تعالیٰ سے عہد کر رکھا ہے کہ ہم اپنے مادر وطن کے تقاضوں پر پورا اتریں گے اس مرام و مقصد کو پورا کرنے کے لئے ایک چیز کی ضرورت ہے اور وہ ہے وحدت اور یکجہتی۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ قوم و ملک کی سلامتی کی سب سے بڑی ضمانت اس کا اتحاد اور استحکام ہے یہ تمہارے جذبات نہیں، جو میں بیان کر رہا ہوں۔ یہ تو ملک کے ہر محب وطن افغان مجاہد کے دل کی آواز ہے۔

لہٰذا ہم ہرگز کوئی ایسا سمجھوتہ کرنے کو تیار نہیں جس سے ہمارے جہادی مشن کو دھچکا لگے یا اسلام اور اسلام کے شیدائیوں کی شان کے خلاف ہو۔

انشاء اللہ اب وہ دن دور نہیں ہے جب روس ذلیل اور خوار ہو کر ہمارے وطن سے نکل جائے گا اور ہمارے پیارے ملک میں ایک بار پھر کلمہ توحید کا بول بالا ہو کر اس کی وحدت کی فضا برقرار ہو جائیگا۔

نیو یارک ٹائمز کا ایک اداریہ

افغانستان کی نمائندگی کا حق کسے حاصل ہے؟

نیو یارک ٹائمز نے ایک حالیہ اشاعت میں اقوام متحدہ میں نامہ نگاروں کی دعوت میں شرکت کرنے والے مجاہدین پر حملے کے ناخوشگوار واقعے پر تبصرہ کیا ہے اخبار لکھتا ہے

”یہ حملہ کابل انتظامیہ کی نمائندگی کرنے والے سفارت کاروں کی طرف سے کیا گیا۔ جن کی بقاء کا انحصار ایک لاکھ بیس ہزار روسی فوجیوں کی موجودگی پر ہے۔

اس واقعے سے ایک دلچسپ سوال پیدا ہوتا ہے۔ سب سے پہلے یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ کابل انتظامیہ کو جنرل اسمبلی میں افغانستان کی نمائندگی کا اختیار کس نے دیا ہے؟

دلیل انصاف اور روایت کے اعتبار سے مجاہدین کو اقوام متحدہ میں نمائندگی دینے کا ایک مضبوط کیس ہے جارحیت کے شکار ایک اور ملک کمبوچیا سے موازنہ کر دیکھیں ایک عشرے سے جنرل اسمبلی نے ویت نامیوں کی مقرر کردہ حکومت کا دعویٰ مسترد کر رکھا ہے۔ اور اس کی بجائے تحریک مزاحمت کے مخلوط گروپ کو تسلیم کیا ہوا ہے۔ جس میں ایک غیر جانبدار سابق سربراہ مملکت پرنس سہانوک اور کھیمروج شامل ہیں۔

افغان مجاہدین کابل انتظامیہ کی نسبت زیادہ لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور زیادہ علاقے پر ان کا تسلط ہے دسمبر ۱۹۷۹ء میں روسی جارحیت کے بعد افغانیوں نے کابل کے خلاف اپنی رائے کا اظہار کیا ہے ملک کی ایک کروڑ ساٹھ لاکھ آبادی کا ایک چوتھائی حصہ اب پاکستان اور ایران میں ہجرت کر چکا ہے اگرچہ شہروں پر کابل کا کنٹرول ہے تاہم بیشتر دیہی علاقوں پر مجاہدین کی حکمرانی ہے اور یہ بات کم اہم نہیں ہے کہ اقوام متحدہ کی طرف سے سوویت یونین کی مذمت کرنے والی قرار دادوں کی منظوری کے باوجود سوویت یونین ابھی تک اپنی فوجوں کی واپسی کا معقول ٹائم ٹیبل مقرر کرنے سے انکار کر رہا ہے۔

> **افغان مجاہدین کابل کی موجودہ انتظامیہ سے زیادہ نمائندہ حیثیت رکھتے ہیں**

افغانستان پر قابض روسیوں اور ان کے افغان گماشتوں کا انسانی حقوق کا ظالمانہ ریکارڈ بھی بہت وزنی ہے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں انسانی حقوق کے کمیشن کی تباہ کن رپورٹ زیر بحث ہے۔ رپورٹ میں بلا امتیاز بمباری قیدیوں پر مظالم بچوں کو اپاہج بنانے والے کھلونوں کے بم کے استعمال اور سماجی اور اقتصادی حقوق سے محروم کرنے کے بارے میں شواہد پیش کئے گئے ہیں رپورٹ میں مجاہدین کے بارے میں یہ فیصلہ بھی صادر کیا گیا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان مخالف تحریکوں کو آبادی کی کثیر تعداد کی حمایت حاصل ہے۔

یہ بات قابل تعریف ہے کہ اقوام متحدہ ایسے اشتراکی حکومتوں کی طرف سے انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر خاموشی اختیار نہیں کرتی کابل سے اس کے جرم کا حساب چکانے کا ایک موزوں طریقہ یہ ہے کہ اقوام متحدہ میں افغانستان کی نشست مجاہدین کو دے دی جائے اس مسئلے پر رائے طلب کرنے کے امکانات سے سوویت یونین افغانستان پر سے اپنے ظالمانہ تسلط کو ختم کرنے پر مجبور ہو سکتا ہے۔

گذشتہ سے پیوستہ

قسط نمبر ۳

روس کی سہ تختی حکومت تاریخی حیثیت

ترجمہ : موسیٰ خان جلالزے

ملٹری انٹیلیجنس نے ایک اہم مقام حاصل کر لیا۔ مگر اس کا کچھ خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلنے کی بنا پر سب کوششیں اکارت ہو جاتیں۔ ملٹری کے انچارج لیٹن ٹراٹسکی کے کئی مرتبہ لینن سے فرمائش کی کہ وہ ملٹری میں انٹیلی جنس کا ایک برتر محکمہ قائم کرے۔ مگر اُس کے دل میں ہمیشہ یہی چور بیٹھا رہا کہ اس طرح ٹراٹسکی کی پوزیشن مضبوط ہو جائے گی جو بالآخر میری یعنی (لینن کی) تباہی کا باعث ثابت ہو گی۔ اسی لئے لینن ٹراٹسکی کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے ٹال مٹول سے کام لیتا رہا۔ موسمِ بہار کے آغاز میں ہی کمیونسٹوں کی حالت بڑی سرعت کے ساتھ بد سے بدتر ہوتی چلی گئی، صنعتی پیداوار گھٹ گئی۔ ایندھن ناپید اور سیاسی سطح پر نکتہ چینی زوروں پر آ گئی۔ یہاں تک کہ کمیونسٹوں کے خلاف مسلح بغاوت شروع ہو گئی بلکہ لینن کی اپنی زندگی خطرے میں پڑ گئی کیونکہ اُس پر قاتلانہ حملے بھی ہو چکے تھے۔ بغاوتوں کو فرو کرنے اور انقلاب پر قابو پانے کے لئے کمیونسٹوں نے سر دھڑ کی بازی لگانے کی ٹھانی۔ اُنہوں نے ہر شہر اور قصبے سے چیدہ لوگوں کو قیدی بنا لیا۔ اور لوگوں کی طرف سے کسی بے اطمینانی کے اظہار یا مخالفت پر ان قیدیوں کو گولی مار دی جاتی۔ ڈھیروں لوگوں کو قید کرنے کے بعد سویت حکومت بچائی تو جا سکی مگر اس کے ساتھ ہی ایک اور مصیبت نے سر اُٹھا لیا۔ یہ ”تکہ“ کے محکمہ کے کارکن تھے۔ جو خون کے پیاسے بھوکے شیر کی طرح کنٹرول سے باہر ہو گئے۔ چنانچہ انہوں نے دیگر قیدیوں کے ساتھ مل کر اُن تمام کمیونسٹ لیڈروں کو نیست و نابود کر دیا جنہوں نے اُن کو بہت ستایا تھا۔ ملک کے استحکام کو ایک کے بعد دیگرے دھچکا لگا۔ حالات ابتر سے ابتر ہوتے چلے گئے۔ لینن ابھی تک مکمل طور پر صحت یاب نہیں ہو پایا تھا تاہم اُس نے فوراً ہی حالات پر قابو پانے کی کوششیں شروع کر دیں۔ اس ابتری پر قابو پانے سے پیشتر ہی اُس نے کئی اہم فیصلے کئے اور مؤثر اقدام اُٹھائے اُن میں اُس نے سب سے پہلے لوگوں کے حقوق شہریت بحال کئے لوگوں میں وزارتیں تقسیم کرنا شروع کر دیں۔ صوبائی خود مختاری کا اعلان کیا۔ اور عدالتوں کو آزاد کر دیا۔ تاکہ لوگ اپنے مقدمات کے فیصلے حاصل کر سکیں اور کمیونسٹوں کے خلاف مقدمات لڑ سکیں اور قیدی کمیونسٹوں کو اپنے کیس دائر کرنے کی اجازت دیدی اگر ایک کمیونسٹ کی اُس کے دو ساتھی سفارش کر دیں۔ تو اُسے معاف کر دیا جائے گا۔ دوسرے نمبر پر اُس نے محکمہ ”تکہ“ کو کالعدم قرار دے کر سیاسی حلقوں کی نگاہیں اپنے طرف پھیر لیں اور بالآخر ٹراٹسکی کی تجویز کو بھی قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔ چنانچہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۱۸ء کو اُس نے اس اعلیٰ سویت ملٹری انٹیلی جنس بازو کے قائم کرنے کے حکمنامے پر دستخط تصدیق ثبت کر دیئے۔ جس کا نام اُس رجسٹریشن ڈائریکٹوریٹ آف دی فیلڈ سٹاف آف دی ری پبلک رکھا

اس نئی تخلیق کے حکمنامے نے ملٹری انٹیلی جینس سروس میں کوئی خاص اہمیت کی حامل کمی یا بیشی کا اظہار تو نہ کیا۔ محض دونوں بازوؤں کو آپس میں ملا دیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ڈائریکٹوریٹ نے اسی طرز کے جاسوسی ایجنٹ

بھرتی کرنے شروع کر دیئے۔ جبکہ دنیا کے تمام ممالک میں پہلے سے ہی ایسے ایجنٹ کام کر رہے تھے۔ دراصل ۱۹۱۸ء میں قائم کردہ تنظیم اصولی طور پر آج کی فلاحی تنظیم ثابت ہوئی یقینی طور قوانین وہی فائدہ مند ثابت ہوئے ہیں۔ جن پر خود عمل کیا جائے اُن میں پہلی بات تو یہ رکھی کہ ملٹری کے ہر یونٹ کی اپنی انٹیلی جینس سروس کا شعبہ قائم کیا جائے دوسرے یہ کہ ذیلی اداروں کے انٹیلی جینس شعبے براہ راست اعلیٰ انٹیلی جینس کے زیر کمان رہیں گے۔ تیسرے نمبر پہ یہ کہ جاسوسی ایجنٹس حاصل کرنے کا کام جنرل سٹاف اور فلیٹ فلیٹ کے سپرد کر دیا گیا۔

محکمہ انحراف انٹیلی جینس کو چوتھے نمبر پر رکھا اور اُسے ذیلی حیثیت دی گئی۔ لیکن اُسے اس قدر وسعت دی گئی کہ ملٹری اضلاع ملٹری کے حصوں میں اور بری اور بحری تینر فضائیہ تک میں پھیلا دیا۔ لیکن پانچویں اور آخر پہ ملٹری انٹیلی جینس سروس کو سب سے الگ تھلگ حیثیت میں خصوصی پوزیشن دے دی گئی۔ تاہم ۱۹۱۸ء سے کہ اب تک گو ان قوانین کی کم از کم ایک مرتبہ ضرور خلاف ورزی ہوئی۔ تاہم بعد میں کئی ایک غلطیوں کی تصحیح کر دی گئی۔

گرو (GRU) کی تخلیق سے لینن کا مقصد خود کو تکہ TECKEKA کی تباہ کاری سے بچانے کا نہ تھا۔ بلکہ وہ تو ٹراٹسکی کی خواہش کا احترام کے طور پر قائم کیا گیا تھا۔ ٹراٹسکی کو یہ خطرناک آلہ تھما دینے کے بعد لینن ٹراٹسکی اور فوج سے بہت محتاج رہنے لگا۔ اور بالخصوص تکہ کے خفیہ کالم کے سامنے آئیوانوف اور ارلوف سے بہت ہوشیار رہتے۔ رجسٹریشن ڈائریکٹوریٹ کے چیف مقرر ہو جانے کے بعد ارلوف محکمہ تکہ کا محض ایک ممبر کی حیثیت سے رہ گیا۔ یہ اقدام محض دنیا کے داناؤں کو ورطہ حیرت میں ڈالنے اور ٹال مٹول کرنے کے لئے کیا گیا تھا بنیادی طور پر ارلوف تکہ میں رہتے ہوئے اب جبکہ اُس نے پہلے دن ملٹری انٹیلی جنس میں کام شروع کیا تو اُسے ایک طرف رقابت کا سامنا کرنا پڑا جب کہ دوسری طرف تکہ کی دشمنی سے دو چار ہوا یہ لینن کی دور اندیشی تھی کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ ارلوف تکہ کے ساتھ آئے دِن کی جھڑپوں سے دو چار ہونے کی وجہ سے بالآخر تکہ کا شکار ہو جائے گا۔ لیکن ایسا نہ ہو سکا فوج کے ساتھ کوئی معاہدہ کرتے وقت فوج کا ہر چیف اپنے تئیں ارلوف پر اکیلے بھروسہ نہیں کرتا تھا اگرچہ گرو (GRU) فوج کا ایک حصہ تھا۔ تاہم گرو کو پارٹی اور تکہ کے خلاف استعمال نہ کیا جا سکتا تھا۔ یہ سب کچھ ارلوف کو تکہ سے ملٹری انٹیلی جینس میں تبدیل کرنے کا نتیجہ تھا۔

> افغانستان سے ہمارے
> دشمن روس کو مکمل طور پر
> نکلنا ہوگا کیوں کہ اس کے
> لیے ہمارے لاکھوں بھائیوں
> نے قربانیاں دی ہیں،
> (پروفیسر برہان الدین" ربانی")

لینن کی اس پالیسی سے بڑی جلدی واضح نتیجہ اخذ ہو گیا۔ ۱۹۱۹ء کے موسم بہار میں فوجی امور میں پارٹی کی مداخلت کے خلاف ٹراٹسکی کی فوج نے علم بغاوت بلند کر دیا چنانچہ مارچ ۱۹۱۹ء کو پارٹی کی آٹھویں کانگریس میں ملٹری کا ایک گروپ پارٹی کے اثر و نفوذ کے خلاف مکمل آزادی اور خود مختاری کا مطالبہ لے کر ملٹری اپوزیشن گروپ کے نام سے سامنے آیا۔ اُس وقت تک پارٹی کانگریس میں اظہار خیال کی مکمل آزادی تھی۔ چنانچہ ۲۶۹ فوجی افسروں میں سے ۱۰۰ نے فوج کی اس مانگ کی تائید کی۔ اور ملٹری کے اس پروگرام کے ساتھ تعاون اور اتفاق کا اعلان کیا۔ تو پارٹی اور تکہ کے ممبران نے اپنی ہی کانگریس میں خود کو اقلیت میں دیکھ کر کانا پھوسی شروع کر دی فوج کی مکمل قانونی فتح کے لئے محض چند ووٹوں کی ضرورت تھی۔ لیکن اس لمحے ملٹری انٹیلی جنس کے افراد نے فوج میں ارلوف کے کافی اثر و رسوخ کے مدنظر مکمل خاموشی اختیار کر کے غیر جانبداری کا ثبوت دیا۔ موقع کی نزاکت دیکھ کر ارلوف نے وقت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ملٹری کی اپوزیشن پر نکتہ چینی کی بوچھاڑ کر دی جس کے فوراً بعد ملٹری سے بہت سے افراد (Delegates) نے بیک آواز پارٹی کی وفاداری کا اعلان کر دیا۔ جس سے ملٹری کی اپوزیشن کے ووٹوں میں مزید پانچ کی کمی ہو کر ۹۵ تک رہ گئی گویا مکمل فتح مکمل شکست میں تبدیل ہو گئی پارٹی کو فتح ہوئی اس کے ساتھ سیشن ختم ہونے کے ساتھ بھی یہ ڈرامہ اپنے ہولناک اختتام کو پہنچا۔ ملٹری اپوزیشن پارٹی ڈگمگا گئی اور آئندہ پارٹی کے خلاف کوئی اقدام اٹھانے سے احتراز کرنے لگی۔ اس سے فوج کو ایک سبق ملا۔ نصیحت آموز سبق۔

(جاری)

ریڈیو رپورٹ

کابل انتظامیہ کی عجیب جنگ بندی!!

وہ اپنی جنگ بندی کی خود خلاف ورزی کر رہی ہے

کابل انتظامیہ کی طرف سے ایک طرفہ جنگ بندی کے اعلان کے باوجود شہری آبادی پر بمباری کا سلسلہ جاری ہے۔

اطلاعات کے مطابق کابل انتظامیہ کے طیاروں نے کنڑ صوبے میں بمباری کی جس سے بچوں اور عورتوں سمیت چودہ افراد جاں بحق ہو گئے۔

افغان مجاہدین نے کابل انتظامیہ کے مبینہ جنگ بندی کے پیش کش کو یہ کہہ کر مسترد کر دیا تھا کہ یہ افغانستان کے مسئلے سے لوگوں کے توجہ ہٹانے کی ایک کوشش ہے۔ اس کے بعد سے افغانستان کے مختلف حصوں میں سوویت اور کابل انتظامیہ کے فوجوں کے جھڑپوں میں تیزی آگئی ہے۔ اس موسم سرما میں جنگی نوعیت کی جس سرگرمی دیکھنے میں آرہی ہے۔ اُن کی بہت کم مثال ملتے ہیں۔ افغانستان سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق مجاہدین اور سوویت کابل انتظامیہ کے فوج کے درمیان کابل کے قریب جھڑپ ہوئی جس میں سات سوویت فوجی ہلاک ہو گئے۔

مجاہدین نے اسی علاقے میں ایک فوجی ٹھکانے پر بھی حملہ کیا اور تقریباً ۹۰ سوویت فوجی ہلاک کر دیئے۔ انہوں نے دارالحکومت کابل کے شمال میں تیل کے ایک ڈپو کو بھی نذر آتش کر دیا جس میں تین دن تک آگ بھڑکتی رہی۔ سوویت اور کابل فوجوں نے فاریاب صوبے میں ٹینکوں اور طیاروں کے مدد سے ایک بڑا حملہ کیا مجاہدین نے اس حملے کو ناکام بنا دیا اور حملہ آور فوج کو زبردست جانی اور مالی نقصان پہنچایا۔ مجاہدین نے پانچ ٹینک ۲ طیارے اور ایک ہیلی کاپٹر تباہ کر دیا اور بہت سے سوویت فوجی کو ہلاک یا زخمی کر دیا۔ مجاہدین نے اس ماہ کے شروع میں فراہ صوبے میں سوویت کابل فوج کے ایک قافلے پر حملہ کر کے ۲ ٹینکوں اور ۲۰ گاڑیوں کو تباہ کر دیا اور ۲۰ سے زیادہ سوویت فوجیوں کو گرفتار کر لیا

اس کے علاوہ ہرات اور قندھار میں بھی مجاہدین کے سرگرمیوں میں اضافہ ہو گیا ہے

ان تمام اطلاعات سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ افغان مجاہدین اپنی آزادی کے جدوجہد پہلے کی طرح جاری رکھے ہوئے ہیں اور اُن کی کارروائیوں میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔

ایک اور اطلاع کے مطابق مجاہدین نے ہفتے کے دن ۲۵ جنوری خوست میں ایک سوویت کابل فوجی یونٹ پر حملہ کر کے کم سے کم ۴۰۰ سوویت کابل فوجیوں کو ہلاک یا زخمی کر دیا اس کے علاوہ ۴۵ بکتر بند گاڑیوں اور ٹینکوں کو نشانہ بنایا اور انہیں خاصا نقصان پہنچایا۔

قندھار صوبے سے بھی شدید لڑائی کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ جہاں مجاہدین نے سوویت کابل فوج کے سات ٹینک تباہ کر دیئے۔ انہوں نے تخار اور قندوز کے صوبوں میں بھی کئی معرکوں میں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ اسی طرح کابل میں بھی مجاہدین نے کئی مخالف فوجیوں کو ٹھکانے لگایا۔ انہوں نے ایک ہوائی اڈے کو نشانہ بنایا۔ اس حملے میں ایندھن کے ذخیرے کو آگ لگ گئی۔ جس سے خاصا نقصان ہوا۔

صوبہ پکتیا میں مجاہدین اور روسی دستوں کے درمیان شدید جھڑپیں

نام نہاد جنگ بندی کے بعد مجاہدین کے ٹھکانوں پر بمباری جاری ہے۔ صوبہ پکتیا سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق مجاہدین نے خوست، ذازمی، چمکنی، علی شیر اور یعقوبی کے علاقوں میں فوجی ٹھکانوں پر زبردست گولہ باری کی ہے جس کا آغاز ۱۵ جنوری سے کیا گیا تھا پکتیا میں سات جماعتی اتحاد کی مشترکہ کمان کے سربراہ کیپٹن مولوی جان نے اطلاع دی ہے کہ مجاہدین کے حملوں میں فوجی دستوں کو شدید جانی اور مالی نقصان برداشت کرنا پڑا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يريدون ليطفئوا نور الله بأفواههم والله متم نوره ولو كره الكافرون

ماہنامہ

مشعل

م س ع ل

صاحب امتیاز
کلچرل کمیٹی جمعیت اسلامی افغانستان
مدیر: سید عبداللہ
نویسندہ رکن: عبدالحبیب (ہمدرد)

جمعیت اسلامی افغانستان
۲
۳۰
۶۶/۱/۲۳

جلد نمبر ۱ - شمارہ نمبر ۷ - مسلسل نمبر ۷ ، جنوری ۱۹۸۷ء - جدی ۱۳۶۵ ش

اس شمارے میں

۱- اداریہ
۲- فرمان الٰہی
۳- ارشاد نبویؐ
۴- جمعیت اسلامی افغانستان کے رہبر...
۵- مشترکہ اعلامیہ
۶- قزاقستان جاگ اٹھا ہے
۷- جہاد افغانستان اور...
۸- وسط ایشیا میں روسی مظالم
۹- نظام اسلامی کی خصوصیات
۱۰- پل چرخی کے زندان سے...
۱۱- مجاہدین اپنے خون سے
۱۲- افغان مجاہدین اور حکم قرآن
۱۳- تصور اجتماع کے ارتقائی دور
۱۴- مجاہد کی آوازنہ
۱۵- سہ تختی حکومت
۱۶- حضرت فاروق اعظم رضی
۱۷- اخبار جہاد
۱۸- قافلہ شہداء

احمد شاہ ((وحدت))
Ahmad Shah (Vahdat)
A. K. P. O.

پتہ

دفتر: ماہنامہ مشعل کلچرل کمیٹی جمعیت اسلامی افغانستان
P.O. BOX NO: 345
PESHAWAR PAKISTAN
پوسٹ بکس نمبر ۳۴۵ پشاور، پاکستان

بدل اشتراک

سالانہ — ۶۰ روپے
ششماہی — ۳۰ "
فی پرچہ — ۵ "

بیرونی ممالک
سالانہ — ۲۰ ڈالر

حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عمر فاروقؓ ۵۸۳ء میں پیدا ہوئے تھے آپؓ کا تعلق قریش کے باوقار گھرانے سے تھا۔ آپؓ نے دوسرے قریشیوں کی طرح تجارت کو ذریعۂ معاش بنا رکھا تھا۔ جب مکہ معظمہ میں اسلام کا سورج طلوع ہوا۔ تو آپؓ کی عمر ۲۷ برس تھی۔ ابتداء میں آپؓ اسلام کی مخالفت میں پیش پیش رہے۔ لیکن بعد میں جب آپؓ نے اسلام قبول کر لیا۔ تو آپ اسلام کے زبردست حامی بن گئے۔ آپؓ نے مکہ معظمہ سے یثرب (مدینہ) ہجرت فرمائی اور ہنسی خوشی اپنا گھر بار چھوڑا تھا۔ آپؓ نے غزوات میں بھی شرکت فرمائی آپؓ جس وقت اسلام لائے تو خاصے مالدار تھے۔ پھر آپؓ کے پاس جو کچھ تھا آپؓ نے سارے کا سارا دینِ اسلام اور خدا کی راہ میں لٹا دیا۔ آپؓ نے خلافت سنبھالی تو آپؓ کی گزر بسر کے لئے ایک معمولی سی رقم مقرر ہوتی تھی۔ بعد میں اس ناکافی رقم کا اندازہ ہوا تو صحابہ کرامؓ نے چاہا کہ وظیفہ کی رقم میں اضافہ کیا جائے حضرت حفصہؓ بنتِ حضرت عمر فارقؓ کے ذریعے صحابہ کرامؓ کا یہ ارادہ آپؓ کو معلوم ہوا تو آپؓ نے سخت ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور حضور نبی کریمؐ کی سادہ زندگی اور خرچ کی تنگی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آپؐ زندگی بسر کرنے کا جو انداز فرما گئے ہیں۔ خدا کی قسم! جب تک زندہ رہوں گا آپ ہی کے انداز پر چلتا رہوں گا لہٰذا آپؓ کا جو وظیفہ ابتدا میں مقرر ہوا تھا آپؓ اسی کو آخر دم تک وصول فرماتے رہے

حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں مسلمانوں نے اپنے زمانے کی دو سب سے بڑی سلطنتوں کو ہار ماننے پر مجبور کر دیا شام فتح کیا اور ایران کے کچھ حصے اور مصر پر بھی قبضہ کر لیا۔ اس سلسلے میں تین جنگوں کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

جنگ یرموک ۲۰ اگست ۶۳۶ء کو دریائے یرموک کے کنارے لڑی گئی تھی اب دریائے یرموک مملکت اردن میں شامل ہے اس موقع پر رومی فوج کی تعداد مسلمانوں کے مقابلے میں کم از کم پانچ گنا تھی۔ جنگ شروع ہوئی تو مسلمان بہادری اور جان فروشی سے لڑے اور انہوں نے ہزاروں رومی سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا رومی شہنشاہ شکست کھا کر بھاگا۔ تو اس کی زبان پر یہ الفاظ تھے: "اے شام میں تجھ سے رخصت ہوتا ہوں تو واقعی بڑی اچھی سرزمین تھی۔ لیکن اب دشمنوں نے تجھ پر قبضہ کر لیا ہے۔"

قادسیہ، نجف اشرف کے قریب واقع ہے، مئی ۶۳۷ء میں مسلمانوں نے ساسانیوں کے خلاف قادسیہ کے مقام پر پہلی فیصلہ کن جنگ لڑی تھی اسلامی فوج نے اپنے سپہ سالار حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کی زیر قیادت تین روز میں بیس ہزار کافر ساسانیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ساسانیوں پر اسلامی فوج کی اس قدر دہشت طاری ہوئی کہ وہ عراق اور عرب کو فوراً خالی کر گئے۔

نہاوند، ایران کے مشہور شہر ہمدان کے قریب ہے ۶۴۱ء میں یعنی اپنی شکست کے چار سال بعد ساسانیوں نے زبردست تیاریوں کے بعد اپنی ڈیڑھ لاکھ فوج کو مسلمانوں کے مقابلے کے لئے بھیجا۔ لیکن اس بار بھی شکست ان کا مقدر بنی۔ میدانِ جنگ میں ۳۰ ہزار ساسانی موت کا لقمہ بنے ہزاروں شدید زخمی ہوئے اور ہزاروں سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ مسلمانوں کو عظیم الشان فتح حاصل ہوئی اور ایرانی شہنشاہ کی ساری شان و شوکت خاک میں مل گئی۔

تاریخ کے صفحات پر ان تینوں جنگوں کو بہت بڑی جنگیں تسلیم کیا جاتا ہے۔

فتح بیت المقدس: اسلامی فوج نے

بیت المقدس پر حملہ کر دیا اور شہر کا محاصرہ کر لیا۔ عیسائیوں نے پہلے تو مسلمانوں کا مقابلہ کیا۔ بعد میں مسلمانوں کو طاقت ور پا کر شہر میں محصور ہو گئے۔ پھر ایک مرحلے پر اپنی شکست کے واضح آثار دیکھ کر شہر مسلمانوں کے حوالے کرنے پر آمادہ ہوئے اور یہ شرط رکھی کہ مسلمانوں کے خلیفہ خود بیت المقدس تشریف لائیں۔ تو شہر ان کے حوالے کر دیا جائے گا۔ حضرت عمر فاروقؓ بیت المقدس تشریف لائے اور عیسائیوں کو امان نامہ لکھ کر دیا۔ جس کی چند دفعات حسب ذیل تھیں۔

(۱) مسلمان گرجوں اور ان کے احاطوں کو نہ تو کوئی نقصان پہنچائیں گے اور نہ ان میں رہیں گے۔

(۲) مسیحوں پر مذہب کے سلسلے میں کوئی جبر نہ کیا جائے گا اور نہ ہی ان کے مال و دولت پر مسلمان قبضہ کریں گے۔

(۳) رومی شہنشاہ کے ہم قوم شہر سے نکلنا چاہیں۔ تو کوئی روک ٹوک نہ ہوگی ان کے جان و مال کی حفاظت کی جائے گی اور انہیں زندہ و سلامت مع مال و دولت شہر سے جانے کی اجازت ہوگی اگر وہ شہر میں قیام کرنا چاہیں تو جزیہ ادا کر کے قیام کر سکتے ہیں۔

اس کے بعد حضرت عمر فاروقؓ نے بیت المقدس کی ساری مقدس جگہیں دیکھیں، ہیکل سلیمانی کے آثار بھی باقی نہ تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے شہر کے بڑے بوڑھوں سے ہیکل سلیمانی کی نشان دہی کرائی اور وہاں مسجد اقصٰی کی بنیاد رکھ دی، آپؓ مسیحوں کے بڑے گرجے میں تشریف لے گئے تو اچانک نماز کا وقت ہو گیا، مسیحیوں نے عرض کی کہ آپؓ گرجے ہی میں نماز پڑھ لیں۔ مگر آپؓ نے یہ بات فرمائی:-

"ایسا کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے۔ لوگ آئندہ کے لئے میری اس نماز کو ایک مثال بنا لیں اور تمہارے گرجے میں ہمیشہ کے لئے نماز پڑھنا شروع کر دیں۔"

یہ کہہ کر آپ گرجے سے باہر تشریف لائے اور نماز پڑھی۔ آپؓ نے جس مقام پر نماز ادا کی تھی جب تک یہودیوں کے ناپاک قدم بیت المقدس میں نہ پہنچے تھے۔ وہاں مسجد موجود تھی۔

بیت المقدس پر مسلمانوں کے قبضہ اور آج کے یہودیوں کے قبضہ کا موازنہ کیا جائے تو مسلمانوں کی رواداری، عدل و انصاف اور انسان دوستی کے واضح ثبوت ملتے ہیں جب کہ آج کے یہودیوں کے افعال نے انہیں ننگ انسانیت ثابت کر دیا ہے

حضرت عمر فاروقؓ کے عہد میں اس جمہوری نظام کو مضبوط کیا گیا۔ جس کی بنیاد حضرت ابوبکر صدیقؓ رکھ گئے تھے حضرت عمر فاروقؓ فرماتے تھے کہ عوام کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ مجھ سے حاصل کردہ خراج اور مالِ غنیمت کے بارے میں پوچھیں کہ میں نے انہیں جمع کرتے ہوئے کوئی بیجا کام تو نہیں کیا۔ علاوہ ازیں میں نے جو کچھ خرچ کیا ہے۔ وہ ناجائز طریقے سے تو خرچ نہیں کیا۔

آپؓ فرمایا کرتے تھے کہ عوام مجھ سے لوگوں کے روزینے بڑھانے۔ ملکی سرحدوں کو مضبوط بنانے اور عوام کے لئے امن و امان کی زندگی فراہم کرنے کے مواقع پیدا کرنے کے بارے میں بھی سوال کر سکتے ہیں، عوام کو یہ حق بھی حاصل ہے کہ وہ ہر معاملے اور ہر مسئلے میں مجھ سے جواب طلبی کریں اور میرا یہ فرض ہے کہ میں ان کا ہر مسئلہ حل کروں اور انہیں مطمئن رکھوں۔

حضرت عمر فاروقؓ کے عہدِ خلافت میں اسلامی سلطنت کی حدیں دُور دُور تک پھیل گئی تھیں۔ اس لئے آپؓ نے وسیع و عریض اسلامی سلطنت کو نئے نئے صوبوں میں تقسیم کر دیا۔ ہر صوبے میں مختلف عہدیدار مامور کیئے۔ آپؓ ہر افسر سے یہ عہد لیتے تھے کہ وہ ترکی گھوڑے پر کبھی سوار نہ ہوگا۔ کبھی عمدہ اور نفیس کپڑا نہیں پہنے گا۔ چھنے ہوئے آٹا کو استعمال میں نہیں لائے گا۔ اپنے دروازے پر کبھی دربان نہ رکھے گا۔ تاکہ مظلوم فریادی اور اپنے حقوق حاصل کرنے والے بلا روک ٹوک ان تک پہنچ سکیں، آپؓ کے عہد میں سلطنت کے ہر عہدہ دار کی مالی حالت کا مسلسل جائزہ لیا جاتا تھا اور رشوت ستانی کی روک تھام کے لئے کڑا محاسبہ ہوتا تھا۔

حضرت عمر فاروقؓ نے زمین کی پیمائش کرانے کے بعد پیداوار کے دسویں حصے، خراج کے لئے اصول و ضوابط ترتیب دیئے۔ مردم شماری کرائی، جیل خانے، سڑکیں، پل، مہمان خانے چھاؤنیاں اور مسجدیں تعمیر کرائیں۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان تھوڑے تھوڑے فاصلے پر سرائیں بنوائیں۔ پینے کے لئے پانی کے انتظامات کئے۔ زراعت کو فروغ دینے کے لئے نہریں کھدائی گئیں، مناسب مقامات پر نئے شہر بسائے گئے، مثلاً عراق میں کوفہ اور بصرہ کی بنیاد رکھی۔ نینوا کے قریب موصل شہر بسایا گیا۔ ملک مصر میں فسطاط کی بنیاد رکھی گئی۔ جس کے قریب ہی بعد میں قاہرہ آباد ہوا۔ آپؓ کے دور میں ہر سپاہی کو تنخواہ کے علاوہ کپڑا اور کھانا بھی حکومت کی طرف سے ملتا تھا۔ رسالے کے گھوڑوں

کے لئے چراہ گاہوں کا عمل قیام میں آیا آپؓ کے عہد میں بیت المال کو بھی باقاعدہ صورت دے دی گئی تھی اور آمد و حساب کے رجسٹرڈ بنائے گئے۔ عربوں میں بڑے بڑے واقعات سے برسوں کا حساب لگانے کا رواج تھا۔ آپؓ نے پہلی بار اسلامی سن تجویز کیا اور اس کا آغاز ہجرت سے کیا۔ اسی لئے اِسے سنِ ہجری سے موسوم کیا جاتا ہے۔ آپؓ نے اسلحہ اور کپڑے کی صنعتوں پر خصوصی توجہ دی۔ دریائے نیل کو ایک نہر کے ذریعہ بحیرہ قلزم کے ساتھ ملایا۔ تاکہ مغرب کی جانب سے آنے والے لوگوں کو حرمین کی زیارت کے سفر کی سہولتیں فراہم ہوں، غلہ اور دوسری اجناس خوردنی اسی نہر کے ذریعہ عرب پہنچائی جاتی تھیں۔ ایک بار قحط پڑا تو اسی نہر کی راہ غلہ عرب پہنچایا گیا۔

آپؓ ایک وسیع و عریض اسلامی مملکت کے امیر ہونے کے باوجود انتہائی سادہ تھے پیوند لگے ہوئے کپڑے پہنتے، موٹے آٹے کی روٹی کھانے میں کوئی عار نہ سمجھتے تھے ایک بار بیماری کے ایام میں جب طبیب نے صحتیابی کے لئے شہد تجویز کیا تو آپؓ نے اس وقت تک بیت المال سے شہد نہ لیا۔ جب تک مسلمانوں نے آپؓ کی ضرورت کا حال سُن کر اس کی اجازت نہ دے دی۔ آپؓ وقت بیوقت گھوم پھر کر عام مسلمانوں کی تکالیف اور مشکلات سے آگاہی حاصل کرتے اور ان کے مسائل حل کرنے کی ہر امکانی کوشش کرتے۔

آپؓ زندگی بھر ایک معمولی سے مکان میں رہے اور اپنے ہاتھوں اس مکان کی مرمت کرتے رہے۔ ایک بار نمازِ جمعہ کے موقع پر آپؓ کو مسجد پہنچنے میں معمولی سی تاخیر ہو گئی تو آپؓ نے مسجد میں داخل ہو کر یہ عذر پیش کیا کہ آپؓ نے چونکہ اپنے تن کے کپڑے دھو کر سوکھنے کے لئے ڈال رکھے تھے۔ اس لئے آپؓ کو تاخیر ہو گئی۔ ایک روز آپؓ ایک بوڑھی عورت کے روتے بھوکے بچوں کے لئے خود آٹا اور دوسری چیزیں اٹھا کر اس کے گھر پر لائے تھے۔

حضرت عمر فاروق اعظمؓ کی ساری زندگی اس طرح گزری تھی کہ آپؓ کے دورِ خلافت میں کسی ایک مسلمان کے دل میں یہ شبہ تک بھی پیدا نہ ہو سکا کہ آپؓ نے کوئی کام اپنے ذاتی فائدے کے لئے کیا ہے یا پھر کسی معاملے میں جانبداری برتی ہے۔ آپؓ نے اپنے طرزِ عمل سے ثابت کر دکھایا تھا کہ آپؓ خدا کے نیک بندوں کی خدمت میں عار نہ سمجھتے تھے اور مظلوموں کے سب سے بڑے مددگار تھے۔

مورخین کے مطابق ذی الحجہ ۱۳ھ کی آخری تاریخیں تھیں۔ جب فیروز نامی ایک پارسی (ایرانی) نے آپؓ پر حملہ کر دیا اس وقت آپؓ صبح کی نماز پڑھانے میں مصروف تھے۔ حملہ آور نے آپ کے جسم پر یکے بعد دیگرے چھ زخم لگائے تھے انہی زخموں کی وجہ سے آپؓ نے یکم محرم ۲۴ھ بمطابق ۷ نومبر ۶۴۴ء کو انتقال فرمایا لوگوں کے بار بار کہنے پر آپؓ نے چھ اشخاص کو نامزد کر کے فرمایا کہ ان میں سے کسی ایک کو خلیفہ منتخب کر لیا جائے اس کے بعد آپؓ نے حضرت عائشہؓ سے حضور نبی کریمؐ کے پہلو میں دفن ہونے کی اجازت مانگی جو مل گئی تو آپؓ نے مطمئن ہو کر فرمایا:

میں اپنی خلافت کے سارے عہد میں جس قدر وظیفہ وصول کر چکا ہوں، اس کا پورا حساب کیا جائے اور ساری رقم میرے چھوڑے ہوئے مال سے وصول کر لی جائے۔

اگر میرا مال کافی ثابت نہ ہو تو میرے اہلِ خاندان سے امداد حاصل کر کے رقم ادا کی جائے۔"

یہ تھے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ خلیفۂ دوئم جنہیں "امیرالمؤمنین" کا لقب حاصل تھا۔

اخبارِ جہاد

اعلان جنگ بندی غیر موثر ہو جانے کے بعد کابل انتظامیہ کے نئے ہتھکنڈے پاک سرحد کے قریب افغان فوجیوں کے جلسے؛

کوئٹہ ۱۶؍ جنوری (نمائندہ جسارت) افغان حکومت کی طرف سے یکطرفہ جنگ بندی کے اعلان کے غیر موثر ہونے کے بعد افغان حکومت نے آج افغان فوج کو پاکستانی سرحدی علاقوں کے نزدیک جلسے کرنے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں تاکہ افغان مہاجرین کو افغانستان واپسی کے لئے قائل کیا جا سکے اس سلسلے میں پاک افغان سرحد پر چمن کے نزدیک افغانستان کے علاقہ میں آج ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جلسہ عام میں افغان ملیشیا کے جوانوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی ایک باریش روسی افسر نے جلسہ سے خطاب کیا اور خود کو قندھار کی ایک مسجد کے خطیب کے طور پر متعارف کرایا۔ واضح رہے کہ جنگ بندی کے اعلان کے غیر موثر ہونے کے بعد افغان مہاجرین کو پھانسنے کے لئے کابل انتظامیہ نے پاک افغان سرحد پر پروپیگنڈہ کے ایک نئے منصوبہ پر عمل کرنا شروع کر دیا ہے آج جنگ بندی کے دوسرے روز بھی کوئی افغان مہاجر چمن بارڈر سے اپنے گھر واپس نہیں گیا۔ سرحد سے موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق پاک افغان سرحد سے ۲ کلو میٹر دور افغان علاقہ میں خفیہ ویڈیو کیمرے نصب کئے گئے ہیں جن کا مقصد واپس جانے والے افغان مہاجرین کی فلم تیار کرنا ہے

مجاہدین کی روسی فوجیوں کے خلاف کارروائیاں، ۳ طیارے اور ۳ ٹینک تباہ متعدد روسی کابل فوجی ہلاک ۲ مجاہدین شہید

اسلام آباد (پ پ ا) مجاہدین نے پکتیا صوبے کے علاقہ خوست میں کمیونسٹوں کی ایک فوجی چوکی پر کامیاب حملہ کیا جس کے نتیجے میں متعدد فوجیوں کے علاوہ دشمن کے ۲ ٹینک بھی تباہ ہو گئے اسی طرح مجاہدین نے ہرات شہر کے مغرب میں ایک اور کارروائی کے دوران روسی کابل فوجوں کو بھاری جانی نقصان پہنچایا انتقامی کارروائی کے طور پر روسی طیاروں نے ہرات صوبہ کے علاقوں بادہ گیتان اور میدان پر بمباری کی جس کے نتیجے میں ۲ مجاہدین شہید ہو گئے قندھار سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق مجاہدین نے قندھار ائرپورٹ پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں تین فوجی طیارے ایک ٹینک اور ایک افسر سمیت ۱۳ فوجی ہلاک ہو گئے۔ دریں اثناء صوبہ پکتیا میں خیر کوٹ اور صوبہ ہلمند میں درویشان کے مقام پر حملہ کر کے ۱۲ روسی کابل فوجیوں کو ہلاک اور ۹ کو زخمی کر دیا

افغان فوجی چوکی پر مجاہدین کا حملہ

پشاور۔ سرحد پار سے ملنے والی مصدقہ اطلاعات کے مطابق جنکی تصدیق علی مسجد خیبر ایجنسی میں مجاہدین کے ذرائع نے بھی کی ہے۔ افغان مجاہدین کے گروہ نے منگل کے روز پاک افغان سرحد کے قریب واقع افغانستان کی نازیان فوجی چھاؤنی پر حملہ کر کے قبضہ کرنے کی کوشش کی لیکن افغان فوج کی شدید گولہ باری نے انہیں پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ اطلاعات کے مطابق چار مجاہدین ہلاک اور ۲۰ زخمی ہو گئے جبکہ افغان فوج کے نقصان کے بارے میں علم نہیں ہو سکا۔

مجاہدین نے تین روسی طیارے مار گرائے؛

اسلام آباد (پ پ ا) وائس آف امریکہ کے مطابق کابل حکومت کی طرف سے اعلان جنگ بندی کے باوجود افغان مجاہدین کی سرگرمیاں جاری ہیں اور حال ہی میں ہونے والی جھڑپوں کے دوران انہوں نے سوویت یونین کے تین طیارے مار گرائے اور بہت سی بکتر بند گاڑیوں اور ٹینکوں کو نقصان پہنچایا۔ یہ جھڑپیں وسطی افغانستان میں ہوئیں کابل کے جنوب مشرق میں ایک جھڑپ کے دوران حریت پسندوں نے روس کا ایک جیٹ طیارہ تباہ کر دیا گیا طیارے کا پائلٹ اور عملہ ہلاک ہو گیا

افغانستان کے کئی دوسرے حصوں میں بھی مجاہدین کی جھڑپوں کا سلسلہ جاری ہے۔

افغان مجاہدین نے روسی فوجی قافلے پر حملہ کر کے متعدد کمیونسٹوں کو ہلاک کر دیا۔

ہرات اور قندھار میں حملوں کے دوران درجنوں افغان روسی فوجیوں کا صفایا کر دیا گیا

ہرات ۲۳ر جنوری (نمائندہ جنگ) افغان مجاہدین کے مطابق مجاہدین نے ہرات شہر کے قریب کمیونسٹ فوجوں کے ایک قافلے پر حملہ کر کے تین فوجی گاڑیوں کو تباہ اور متعدد کمیونسٹ فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ اسی طرح مجاہدین نے چارنگیر میں اٹھارہ حملہ آور فوجیوں کو ہلاک کر دیا مجاہدین نے اپنے ایک اور حملہ کے دوران مزید ہرات میں کمیونسٹ فوجیوں کی ایک چوکی پر حملہ کر کے دشمنوں کو بھاری جانی نقصان پہنچایا اسی حملے میں مجاہدین نے زمین سے زمین پر مار کرنے والے میزائلوں کا بھی استعمال کیا افغان مجاہدین کے مطابق ہرات اور قندھار شہروں کے گرد شدید لڑائی جاری ہے مجاہدین کے ایک ترجمان کے مطابق افغان مجاہدین نے ہرات شہر میں اپنے دو حملوں کے دوران پچاس سے زائد افغان فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ جبکہ قندھار کے گرد حملوں میں درجنوں فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

صوبہ ہرات اور قندھار میں مجاہدین اور روسی دستوں کی شدید جھڑپیں

قشلہ جدید کے فوجی کیمپ پر دو بار حملہ، ایرانی سرحد کے قریب لڑائی جاری ہے

۲۴ر جنوری (اژانس افغان) افغانستان کے شہر قندھار میں مجاہدین نے قشلہ جدید کے روسی کیمپ کو نام نہاد جنگ بندی کے بعد دو بار نشانہ بنایا۔ جبکہ ہرات شہر اور ایرانی سرحد کے قریب اسلام قلعہ کے علاقے میں شدید لڑائی کی اطلاعات ملی ہیں۔ جمعیت اسلامی کے ذرائع نے چھاپہ مار کارروائیوں کی تفصیلات دیتے ہوئے بتایا ہے کہ مجاہدین نے "جنگ بندی" کے پہلے روز کمانڈر محمد اسماعیل خان کی قیادت میں ہرات سے اسلام قلعہ جانے والی شاہراہ پر کوہسان کے علاقے میں گشتی دستے پر حملہ کیا دو گھنٹے کی خونریز جھڑپ میں فوجی دستہ پندرہ لاشیں لئے فرار ہو گیا۔ جب کہ بائیس فوجی گرفتار کر لئے گئے۔ اس کارروائی میں ایک مجاہد شہید اور چار زخمی ہوئے اسی علاقے میں مجاہدین نے ۱۹ر جنوری کو حفاظتی چوکیوں پر راکٹ برسائے جہاں ایک ٹینک اور دو گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔ تیز رفتار حملے میں تقریباً سات روسی فوجی ہلاک اور دو مجاہد شہید ہو گئے۔

اطلاعات کے مطابق ہرات کے مشرق کی طرف پشتون زرغون قصبے کے نزدیک ۱۵ر جنوری کی صبح مجاہدین نے ایک حفاظتی چوکی کو ملبے کا ڈھیر بنا دی۔ جس میں موجود چار روسی فوجی ہلاک اور سات گرفتار کر لئے گئے۔ جوابی فائرنگ سے ایک مجاہد شہید ہو گیا۔ ادھر ہرات شہر میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر راکٹ برسا کر ایک ٹرک تباہ کر دیا۔

۲۱ر جنوری کی تازہ ترین اطلاعات کے مطابق ہرات میں مجاہدین اور روسی کٹھ پتلی دستوں کے درمیان جھڑپیں جاری ہیں۔ افغانستان کے دوسرے بڑے شہر قندھار میں مجاہدین نے قشلہ جدید کے علاقے میں روسی فوجی کیمپ پر ۱۵ اور ۱۷ر جنوری کو حملے کئے۔ ان کارروائیوں میں کیمپ کا ایمونیشن ڈپو اور ایک ٹینک اڑا دیا گیا

ایک محتاط اندازے کے مطابق حملوں کے دوران پچیس روسی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ ہلاک اور زخمی ہونے والے روسی فوجی دو بیرکوں میں موجود تھے۔ جو میزائل لگنے سے شدید متاثر ہوئیں

قندھار شہر اور نواحی علاقوں میں خونریز جھڑپیں، چھاؤنی کے سیکورٹی انچارج سمیت متعدد روسی فوجی ہلاک، سولہ مجاہد شہید ہو گئے

۱۰ر جنوری۔ افغانستان کے دوسرے بڑے شہر قندھار اور اس کے نواح میں دیہی آبادیوں پر جہاں گذشتہ دنوں روسی طیاروں کی بمباری سے ڈھائی سو نہتے شہری سو گئے تھے۔ مجاہدین کی چھاپہ مار کارروائیاں جاری ہیں۔ ان حملوں میں قندھار چھاؤنی کے سیکورٹی انچارج سمیت متعدد روسی فوجی ہلاک ہو گئے۔ جب کہ آزاد علاقے کی عدالت کے حکم سے پندرہ روسی اور کٹھ پتلی فوج گولیوں کی باڑھ سے اڑا دیئے گئے جنہیں گذشتہ ماہ پنجوائی کے محاذ سے گرفتار کیا گیا تھا۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کے مطابق مجاہدین کے ایک گروپ نے ۲۸ر دسمبر کو قندھار شہر کے علاقے نوروز برج میں بارودی سرنگ سے ایک بکتر بند گاڑی کا صفایا کر دیا۔ جس میں سوار قندھار چھاؤنی کا سیکورٹی انچارج اور دیگر عملہ ہلاک ہو گیا۔ ایک روز قبل ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں پر سوار فوجی دستوں نے قندھار شہر کے نزدیک مجاہدین کے ٹھکانوں پر یلغار کی۔ دن بھر کی مزاحمت کے بعد مجاہدین نے حملہ آور دستوں کو مار بھگایا۔ جو دو ٹینکوں کا ملبہ چھوڑ کر قندھار چھاؤنی کی طرف نکل گئے۔ اپنے مراکز کا

دفاع کرتے ہوئے سولہ مجاہد شہید اور اڑتیس زخمی ہوگئے۔

وادی کنڑ میں مجاہدین اور روسی
کٹھ پتلی دستوں کے درمیان گھمسان کی جنگ
سرحدی چھاؤنی بری کوٹ کا محاصرہ، ۱۵۴
روسی اور کٹھ پتلی فوجی گرفتار کرلیے گئے

۷ر جنوری۔ افغانستان کی مشرقی وادی کنڑ میں مجاہدین نے سرحدی چھاؤنی بری کوٹ کو بمباری کرنے والے دو روسی مگ طیارے مار گرائے جن کے پائلٹ اور دیگر عملہ موقع پر ہلاک ہوگیا۔ قبل ازیں ۲۸ر دسمبر کی صبح مجاہدین نے امدادی دستے کے ساتھ تصادم کے نتیجے میں ساٹھ روسی و کٹھ پتلی فوجی گرفتار کرنے کے علاوہ ان کی کلاشن کوف رائفلوں کا محاصرہ کرلیا ہے۔ جہاں ۵ر جنوری کی تازہ ترین اطلاعات کے مطابق گھمسان کی جنگ جاری تھی۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ کمانڈر کشمیر خان کی قیادت میں حضرت حمزہؓ فرنٹ کے علاوہ جمال الدین افغانی۔ کا بدیشی اور شفیق محاذوں کے مجاہدین بری کوٹ کی جنگ میں شریک ہیں روسی کٹھ پتلی دستوں نے بری کوٹ چھاؤنی کا محاصرہ توڑنے کے لئے مسلسل حملے کئے ہیں جنہیں ناکام بنا دیا گیا۔ مجاہدین نے ۳۱ر دسمبر

روس افغانستان سے نکل جائے، شاہ فہد

افغانستان میں جارحیت امن و انصاف کیلئے روس کی دہائیوں کی نفی ہے روس نے مداخلت کرکے بڑی غلطی کی اسلامی سربراہ کانفرنس سے خطاب

لاکھوں افغانوں کی شہادت سے ثابت ہوگیا ہے کہ اسلام ہی ان کا راستہ ہے

سعودی عرب کے شاہ فہد نے آج روس سے کہا ہے کہ اس نے افغانستان میں مداخلت کرکے ایک بڑی غلطی کا ارتکاب کیا ہے اور اب اُسے ملک سے نکل جانا چاہیے انہوں نے کہا کہ افغانستان میں روس کی فوجی مداخلت تاریخی اور حربی نقطہ نظر سے سنگین غلطی ہے اور اس کا یہ اقدام حق انصاف اور آزادی کے اصولوں سے کوئی مطابقت نہیں رکھتا۔ اور قوموں کے درمیان امن اور انصاف کی جو دُہائیاں وہ دیتا ہے اس کے قطعی خلاف ہے۔ شاہ فہد نے پانچویں اسلامی سربراہ کے بند اجلاس میں جو تقریر کی ہے اس کا متن سرکاری کویتی نیوز ایجنسی نے جاری کیا۔

شاہ فہد نے ماسکو پر زور دیا ہے کہ وہ فوری طور پر افغانستان سے اپنی فوجوں کو واپس بلائے تاکہ افغان عوام اپنی حکومت منتخب کرنے کے اپنے حق کو آزادی سے استعمال کرسکیں۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان کے عوام نے لاکھوں شہیدوں کا نذرانہ پیش کرکے دُنیا کو بتا دیا ہے کہ اسلام ہی ان کا راستہ ہے اور صرف اسلام ہی ان کی شناخت اور پہچان ہے۔

افغان مجاہدین نے روسی طیارہ گرالیا
۱۰۶ کلاشنکوف، ۳ مارٹر گنوں اور
۲ وائرلیس سیٹوں پر قبضہ

۳۱ر جنوری۔ افغان مجاہدین نے صوبہ ہرات میں ایک روسی طیارہ مار گرایا ریڈیو تہران نے اپنی نشریات میں بتایا ہے کہ کمیونسٹوں کے خلاف سرگرمیوں کے دوران مجاہدین نے ایک سو چھ کلاشنکوف رائفلیں، تین مارٹر گنیں دو وائرلیس سیٹوں اور کچھ مشین گنوں کے علاوہ بڑی تعداد میں گولہ بارود اور دیگر ہتھیاروں پر بھی قبضہ کرلیا۔ ریڈیو کے مطابق مجاہدین نے صوبہ قندہار میں ایک فوجی چوکی پر راکٹوں سے حملہ کرکے متعدد روسی و کابلی فوجیوں کو ہلاک کردیا۔

نام نہاد جنگ بندی کے بعد صوبہ
بلخ میں فوجی کیمپوں پر مجاہدین کے حملے
مزار شریف میں ایک روسی فوجی کے بدلے
گیارہ مجاہد رہا کردیئے گئے

۲۳ر جنوری (آژانس افغان) افغانستان کے دیگر علاقوں کے ساتھ قابض روسی حکام روس سے ملنے والے افغان صوبوں میں بھی نام نہاد جنگ بندی پر عمل درآمد کرنے میں ناکام ہوگئے ہیں۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق صوبہ بلخ میں جمعیت اسلامی کے مجاہدین نے جنگ بندی کے پہلے دن صوبائی ہیڈکوارٹر مزار شریف سے جنوب کی طرف شولگرہ قصبے کے نزدیک ایک فوجی کیمپ پر دو بار راکٹ برسائے جس سے کیمپ کو آگ لگ گئی۔ فوجی کیمپ میں موجود بیس روسی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے جبکہ دو ٹینک راکٹوں کا نشانہ بن گئے اسی علاقے میں دو روز قبل ایک اور کاروائی کے دوران مجاہدین نے راکٹوں سے گشتی فوجی دستے کا ایک ٹینک اڑا دیا۔ ایک اور اطلاع

کے مطابق سب ڈویژنل قصبے شونگرہ کی چھاؤنی میں تعینات دوسو افغان فوجی ۲ر جنوری کو مجاہدین سے آملے تھے۔ جن کے تعاون سے ۱۷ر جنوری کو شونگرہ کے فوجی کیمپ پر حملہ کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ نام نہاد جنگ بندی سے پہلے مجاہدین نے اپنے گیارہ ساتھیوں کے بدلے ایک روسی فوجی چھوڑ دیا گیا۔

جمعیت اسلامی کے ذرائع کا دعویٰ ہے کہ مزار شریف کی جیل میں قید مجاہدین کے آنے پر روسی فوجی رہا کیا گیا۔ صوبہ بلخ میں چھاپہ مار کارروائیوں کے دوران پانچ مجاہد شہید اور سترہ زخمی ہوئے۔

ادھر ایرانی سرحد پر واقع مغربی صوبے ہرات میں مجاہدین نے رباط اور جیری کے علاقوں میں ۱۴ر جنوری کے حملوں میں دو ٹینک اور دو ٹرک تباہ کر دیئے۔

ان کارروائیوں میں گیارہ کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور دو مجاہد شہید ہوگئے

صوبہ ننگرہار اور پکتیا میں نام نہاد جنگ بندی کے بعد روسی فضائیہ کی بمباری اور گولہ باری

شاہراہ سالانگ پر مجاہدین کی کارروائی کے دوران بھاری مقدار اسلحے پر قبضہ کر لیا گیا

افغانستان کے صوبے ننگرہار اور پکتیا میں روسی فضائیہ نے نام نہاد جنگ بندی کے ۱۶ر جنوری کو مجاہدین کے ٹھکانوں اور دیہی آبادیوں پر بمباری کی ہے۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ روسی طیاروں نے ۱۶ر جنوری کی صبح صوبہ پکتیا میں مجاہدین کے جہادوان مرکز پر متعدد راکٹ اور بم برسائے لیکن نشانے پر نہ لگنے سے مجاہدین کا مرکز محفوظ رہا۔ ادھر جلال آباد کے جنوب میں چپرہار قصبے کے نزدیک روسی دستوں نے بھاری توپوں سے مجاہدین کے ٹھکانوں پر گولہ باری کی جس سے بجودہ مجاہد شدید زخمی ہو گئے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق شاہراہ سالانگ پر واقع صوبہ بغلان کے قصبے پل خمری کے نزدیک مجاہدین نے ۲۸ر دسمبر کو کمانڈر انجینئر سلیم کی قیادت فوجی دستے پر حملہ کر کے بھاری اسلحے اور گولہ بارود پر قبضہ کر لیا۔ اس کارروائی میں پچاس کلاشن کوف رائفلیں، ایک گرینوف گن اور تین مشین گنوں کے علاوہ ایک وائرلیس سیٹ اور گولہ بارود مجاہدین کے ہاتھ آیا۔ تین روز بعد اسی علاقے وحدت فرنٹ کے مجاہدین نے ایک حفاظتی چوکی پر یلغار کی جہاں تین کٹھ پتلی فوجی اور چوکی میں موجود دو عورتیں ہلاک ہو گئیں۔

قندھار شہر میں فوجی کیمپ پر حملہ

نو روسی فوجی ہلاک ایک ٹینک تباہ کر دیا گیا

قندھار شہر میں چھاپہ مار مجاہدین کے ایک گروپ نے ۱۶ر دسمبر کی رات ایک فوجی کیمپ پر راکٹوں سے حملہ کیا جس سے ایک ٹینک اور ایک گاڑی تباہ ہو گئی۔ اس کارروائی میں تقریباً نو روسی فوجی ہلاک، اور زخمی ہو گئے جبکہ مجاہدین جانی نقصان سے محفوظ رہے۔ مجاہدین نے فوجی کیمپ میں موجود ایک جیپ پر قبضہ کر لیا اور اپنے ٹھکانوں کی طرف نکل گئے۔

صوبہ پروان میں مجاہدین کی چھاپہ مار کارروائی

خونریز تصادم کے دوران بارہ روسی فوجی ہلاک اور زخمی

کابل کے شمال کی طرف صوبہ پروان کے قصبے گل بہار میں افغان حریت پسندوں نے ۲۷ر دسمبر کو ٹیکسٹائل ملز کی حفاظتی چوکی پر یلغار کی جہاں خونریز جھڑپ میں بارہ روسی فوجی ہلاک و زخمی اور ایک مجاہد شہید ہو گیا۔ کمانڈر استاد فرید کی قیادت میں اس کارروائی کے دوران بھاری اسلحہ اور گولہ بارود مجاہدین کے ہاتھ آیا۔

افغانستان میں گوریلا کمانڈروں کا

افغان رہنماؤں سے صلاح و مشورہ

دو روزہ اجتماع کے بعد مجاہدین کے

کمانڈر اپنے علاقوں کو روانہ ہو گئے

افغانستان کے صوبے کنر، ننگرہار کابل، لوگر پکتیا، پکتیکا۔ غزنی۔ زابل اور قندھار میں مجاہدین کے کمانڈر صوبہ پکتیا طویل صلاح و مشورے کے بعد اپنے صوبوں کو واپس چلے گئے ہیں۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کی اطلاعات کے مطابق مجاہدین کے کمانڈر ۱۴ر جنوری کو خیر کوٹ قصبے کے نزدیک ایک اجتماع میں شریک ہوئے۔ جہاں تحریک مزاحمت اور کٹھ پتلی انتظامیہ کی طرف سے نام نہاد جنگ بندی کے بارے میں غور و خوض کیا گیا۔ اگلے روز کمانڈروں کے اجتماع سے سات جماعتی اتحاد اسلامی مجاہدین افغانستان کے قائدین اور ان کے کمانڈروں نے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ افغانستان سے آخری

روسی فوجی کی واپسی تک جہاد جاری رہے گا۔ اجتماع کے بعد مجاہد کمانڈروں کے ترجمان حزب اسلامی کے انجنیئر جلال الدین حقانی نے ایجنسی افغان پریس کے خصوصی نمائندے سلطان صدیقی سے انٹرویو میں بتایا کہ افغان ملت اپنے ملک سے جارح روسی فوج کی بلا تاخیر واپسی اور اسلامی نظام کے نفاذ تک جدوجہد جاری رکھے گی۔ کمانڈر جلال الدین دارالحکومت کابل میں چھاپہ مار کارروائیوں کی قیادت کرتے ہیں جن کے ساتھیوں نے گذشتہ نومبر میں تین بار روسی سفارت خانے اور قصر صدارت کے علاوہ دیگر اہم تنصیبات پر حملے کئے تھے۔

صوبہ پکتیا میں مجاہدین کے مرکز پر روسی طیاروں کی مسلسل بمباری

افغانستان کے صوبے پکتیا سے ملنے والی تازہ ترین اطلاعات کے مطابق روسی طیاروں نے تین روز تک مجاہدین کے جہادوال مرکز پر بمباری کی۔ تاہم مسلسل بمباری کے باوجود مجاہدین کے ٹھکانے محفوظ رہے۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ تین روسی طیاروں نے مجموعی طور اٹھارہ بم گرائے تاہم انیٹی ایرکرافٹ گنوں کی موثر کاروائی کے پیش نظر روسی طیارے اپنے ہدف پر بمباری نہ کر سکے۔ اطلاعات کے مطابق ۱۰ رجنوری کو مجاہدین کے مرکز پر بمباری کی کوشش میں پانچ روسی طیارے شریک تھے جو انیٹی ایرکرافٹ گنوں اور میزائلوں کے خطرے کے باعث انتہائی اونچی پرواز کرتے رہے۔ بمباری کے اس سلسلے میں دیہی آبادیوں کو نقصان پہنچا ہے۔

جس کی تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں۔ ایک اور اطلاع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مجاہدین نے ۶ رجنوری کو خوست چھاؤنی پر راکٹوں سے حملہ کیا جہاں دو ٹینک تباہ اور ان کا عملہ ہلاک ہو گیا۔

صوبہ پروان میں مجاہدین کی مسلسل چھاپہ مار کاروائیاں بیس روسی وکٹھ پتلی فوجی ہلاک تین ٹینک تباہ کر دئیے گئے

۱۱ رجنوری۔ افغان دارالحکومت کابل کے شمال کی طرف شاہراہ سالانگ کے اطراف میں مجاہدین کی مسلسل چھاپہ مار کارروائیاں جاری ہیں جس کے دوران بیس روسی وکٹھ پتلی فوجی ہلاک اور تین ٹینک تباہ ہو گئے۔ ان حملوں میں سات مشین گنیں اور گولہ بارود مجاہدین کے ہاتھ آیا۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کی اطلاعات کے مطابق مجاہدین نے ۲۸ ردسمبر کو قریہ دیہہ میں حفاظتی چوکی پر حملہ کیا۔ جہاں دو کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور ایک زخمی ہو گیا۔ اسی روز غلام علی اور صوفیان کے علاقوں میں حفاظتی چوکیوں پر یلغار کر کے مجاہدین نے راکٹوں سے دو ٹینک اڑا دیئے جن کا عملہ موقع پر ہلاک ہو گیا۔ تیز رفتار کاروائی میں ایک مجاہد زخمی ہوا۔ بعدازاں روسی طیاروں نے انتقامی بمباری کی تاہم اس کے نقصانات کا علم نہیں ہو سکا۔ قبل ازیں اسی علاقے میں فوجی دستے کے ساتھ تصادم میں مجاہدین نے دو ٹینک ناکارہ بنا دیئے جبکہ تین روسی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ بتایا گیا ہے کہ فوجی دستوں نے ۲۴ ردسمبر کو بگرام اور قلعہ بند کے علاقوں میں مجاہدین کے مراکز پر حملہ کیا جہاں دو گاڑیوں کا ملبہ چھوڑ کر حملہ آور دستے متعدد لاشیں لئے پسپا ہو گئے۔ اطلاعات کے مطابق مجاہدین نے ۲۶ ردسمبر کو قدرزئی کے علاقے میں اچانک حملہ کر کے ایک حفاظتی چوکی پر قبضہ کر لیا جس میں موجود سات مشین گنیں ایک راکٹ لانچر اور بھاری تعداد گولہ بارود مجاہدین کے ہاتھ آیا۔ اگلے روز مجاہدین نے صوبائی ہیڈ کوارٹر چاریکار میں گشتی دستے پر خودکار ہتھیاروں سے فائرنگ کی جس میں تین کٹھ پتلی فوجی ہلاک ہو گئے۔

صوبہ فرح میں روسی ہیلی کاپٹر تباہ کر دیا گیا۔ وسطی افغانستان میں مجاہدین کی چھاپہ مار کارروائیاں

۱۲ رجنوری۔ ایرانی سرحد سے ملنے والے افغانستان کے مغربی صوبے فرح میں مجاہدین نے ایک روسی ہیلی کاپٹر مار گرایا جبکہ وسطی افغانستان کے صوبے غور میں حزب اسلامی کے مجاہدین کی صوبائی ہیڈ کوارٹر چغچران میں چھاپہ مار کارروائیوں کے دوران پندرہ روسی فوجی ہلاک ہو گئے۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ مجاہدین نے ۲۵ ردسمبر کی صبح فرح شہر کے نزدیک روسی ہیلی کاپٹر کو میزائل سے نشانہ بنایا جو ان کے ٹھکانوں پر گشت کر رہا تھا میزائل لگتے ہی ہیلی کاپٹر زمین پر آ گرا جس کا روسی پائلٹ اور دیگر عملہ موقع پر ہلاک ہو گئے ادھر وسطی صوبے غور سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق مجاہدین نے ۲۲ ردسمبر کو صوبائی صدر مقام چغچران میں حفاظتی چوکیوں پر حملے کئے جہاں ایک ٹینک کے علاوہ تین گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔ اس کارروائی میں پندرہ روسی فوجی ہلاک اور ایک سو چھتر ہتھیار مجاہدین کے ہاتھ آئے۔

نام نہاد جنگ بندی کے پہلے دن کابل پر مجاہدین کا حملہ صوبہ پکتیا، کنر اور ننگرہار میں مجاہدین کے ٹھکانوں پر بمباری اور گولہ باری کا سلسلہ جاری

افغان دارالحکومت کابل میں شہری چھاپہ مجاہدین نے ۱۵ رجنوری کو قصر صدارت اور دارالامان کے علاقے میں فوجی تنصیبات پر مارٹر برسائے تاہم وہاں کے نقصانات کی تفصیل معلوم نہیں ہو سکی۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کی اطلاعات کے مطابق دیہہ سبز کے علاقے انجنیئر جلال الدین کے مجاہدین نے جنگ بندی کے پہلے روز کابل شہر کو نشانہ بنایا۔ اس حملے کی قیادت مرکز کے نائب کمانڈر کر رہے تھے جبکہ انجنیئر جلال الدین گوریلا کمانڈروں کے اجتماع کے سلسلے میں خیر کوٹ مقیم تھے۔ ادھر

صوبہ پکتیا میں مجاہدین کے مراکز اور دیہی آبادیوں پر روسی طیاروں کی بمباری جاری ہے جہاں جہاد وال مرکز کے علاوہ ژوار اور درگئی کے علاقوں میں شدید بمباری کی اطلاعات ملی ہیں۔ صوبہ پکتیا میں موجود ایک عینی شاہد نے ایجنسی کے ذرائع کو بتایا کہ نام نہاد جنگ بندی کے بعد پہلے تین دنوں میں ڈھائی سو سے زائد بم گرائے گئے۔ بتایا گیا ہے کہ درگئی کے علاقے میں ان حفاظتی چوکیوں پر دوبارہ قبضہ کرنے کے لئے فوجی دستے کے حملے جاری ہیں۔ جن پر گذشتہ ماہ مجاہدین نے کنٹرول حاصل کر لیا تھا ایک اور اطلاع کے مطابق افغان حریت پسندوں نے ۱۷ رجنوری کو جلال آباد شہر پر دوبارہ ۵ میزائل برسائے وادی کنر سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق مجاہدین سرحدی چھاؤنی بری کوٹ کے چاروں طرف مورچہ سنبھالے ہوئے ہیں جہاں محصور روسی کٹھ پتلی دستوں کے لیے رسد پہنچانے کی متعدد کوشش ناکام بنا دی گئیں۔

پکتیا میں فوجی دستوں کی بڑے پیمانے پر کاروائی۔ گھمسان کی جنگ میں پچیس روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک ہو گئے

افغانستان کے صوبے پکتیا میں سرحدی چھاؤنی خوست کے نزدیک درگئی کے علاقے میں مجاہدین اور روسی کٹھ پتلی دستوں کے درمیان خونریز لڑائی کی اطلاعات ملی ہیں۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کا کہنا ہے کہ فوجی دستے ان حفاظتی چوکیوں پر دوبارہ قبضے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو گذشتہ ماہ مجاہدین کے کنٹرول میں تھیں۔ دسمبر کے آخری ہفتے کی مسلسل جھڑپوں کے دوران شدید جھڑپوں میں پچیس روسی و کٹھ پتلی فوجی ہلاک ہو گئے۔ تاہم شدید دباؤ کے پیش نظر مجاہدین کو ایک حفاظتی چوکی چھوڑ کر عقب نشینی اختیار کرنا پڑی ۶ رجنوری کی تازہ ترین اطلاعات کے مطابق تین حفاظتی چوکیوں پر مجاہدین بدستور قابض ہیں جہاں لڑائی کے نتیجے متعدد کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے یہ امر قابل ذکر ہے کہ درہ گئی کے علاقے میں مجاہدین نے دسمبر کے اوائل چار حفاظتی چوکیوں پر قبضہ کر لیا تھا معلوم ہوا ہے کہ حالیہ فوجی کاروائی کی قیادت کے لئے قابض روسی حکام نے حکمران جماعت کی ایک عہدے دار سن ذلی کو کمانڈر مقرر کیا ہے۔

افغانستان میں جنگ بندی کیخلاف عوام کے بھاری اجتماعات جنگ بندی کا اعلان سیاسی بادل کی طرح ہے جو برس نہیں سکتا۔ افغان قائدین

۱۷ رجنوری (آژانس افغان) افغانستان کے مختلف صوبوں سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق افغان عوام اور مجاہدین نے جنگ بندی کا اعلان مسترد کر دیا ہے۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ کنر ننگرہار۔ پکتیا۔ پکتیکا۔ غزنی۔ زابل اور قندھار کے آزاد علاقوں میں عوام کے بھاری اجتماعات منعقد ہوئے جن میں روسی جارحیت کے خلاف جدو جہد جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ صوبہ پکتیا میں مجاہدین کے کمانڈر مولوی مولا جان نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ کٹھ پتلی انتظامیہ کی طرف سے جنگ بندی کا اعلان ایک فریب ہے جس سے افغان قوم دھوکہ نہیں کھا سکتی۔ انہوں نے واضح کہا کہ افغانستان سے آخری روسی فوجی کی واپسی تک جہاد جاری رہے گا۔ سات جماعتی اتحاد اسلامی مجاہدین افغانستان کے قائدین پہلے ہی جنگ بندی کا اعلان مسترد کر چکے ہیں افغان رہنما پروفیسر عبدالرب رسول سیاف نے حالیہ بیان میں اس عزم کا اعادہ کیا ہے کہ روسی جارح فوجوں کے سامنے افغان عوام ہتھیار نہیں ڈالیں گے جو لیٹروں کی طرح افغانستان میں گھس آئی تھیں۔ اسلام آباد میں جمعیت اسلامی کے ترجمان انجنیئر عبدالرحیم نے جنگ بندی کا اعلان "سیاسی بادل" کی طرح قرار دیا جو کبھی برس نہیں سکتا۔ انہوں نے کہا کہ روسیوں کے ساتھ افغانستان

سے روسی فوجوں کی بحفاظت واپسی پر ہی بات ہو سکتی ہے۔

”جنگ بندی“ کے بعد افغانستان میں مجاہدین اور روسی دستوں کے درمیان خونریز جھڑپیں۔ جلال آباد کے نزدیک تصادم کے دوران تین روسی فوجی ہلاک متعدد زخمی ہوگئے

افغانستان میں جنگ بندی کے اعلان کے باوجود لڑائی جاری ہے اور روسی وکٹھ پتلی دستے اپنی چھاؤنیوں سے مجاہدین کے ٹھکانوں پر گولہ باری کر رہے ہیں۔ جن صوبوں سے لڑائی کی اطلاعات ملی ہیں ان میں کنڑ، ننگرہار پکتیا۔ پکتیکا۔ غزنی۔ زابل اور قندھار شامل ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ کٹھ پتلی انتظامیہ کی طرف سے یک طرفہ جنگ بندی کے اعلان کے بعد ۱۵ر جنوری کی صبح جلال آباد شہر کے نزدیک روسی اور کٹھ پتلی دستے اور مجاہدین کے درمیان تصادم ہوا جس میں تین روسی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ اطلاعات کے مطابق اسمار، نازیان، جلال آباد۔ خیر کوٹ۔ زازی۔ سترنہ۔ قرہ باغ۔ شاہ جوئی اور پنجوائی میں مجاہدین اور روسی کٹھ پتلی دستوں کی جھڑپیں جاری ہیں۔ (اثرانس افغان)

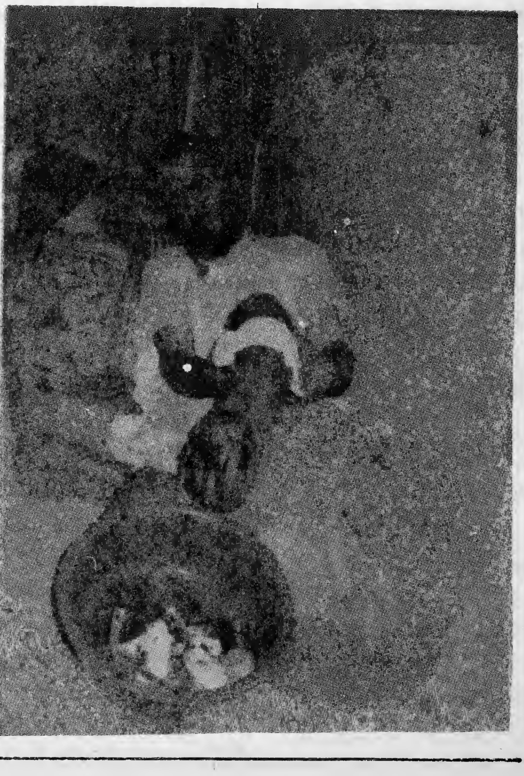

صوبہ قندھار میں مجاہدین نے بارہ حفاظتی چوکیاں خالی کرالیں۔ متعدد روسی وکٹھ پتلی فوجی ہلاک آٹھ مجاہد شہید ہوگئے

افغانستان کے جنوبی صوبے قندھار میں مجاہدین نے شورابک کے علاقے میں بیک وقت یلغار کرکے بارہ حفاظتی چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ اطلاعات کے مطابق مختلف تنظیموں کے سو سے زائد افغان حریت پسند ۱۵ر جنوری کو شورابک کے علاقے میں تین مجاہد شہید ہوگئے۔ روسی کٹھ پتلی فوجی فرار ہوگئے اس معرکے میں اٹھائیس کلاشن کوف رائفلیں اور گولہ بارود مجاہدین کے ہاتھ آیا۔ معلوم ہوا ہے کہ روسی طیاروں نے ”جنگ بندی“ کے پہلے روز مجاہدین کے ٹھکانوں پر انتقامی بمباری کی جس کی زد میں آکر پانچ مجاہد شہید اور اٹھارہ زخمی ہوگئے۔ (اثرانس افغان)

افغانستان میں ”جنگ بندی“ عملاً ناکام ہوگئی

۱۲ر جنوری (اثرانس افغان) افغانستان کے مشرق اور جنوب میں سرحدی صوبوں کے علاوہ وسطی افغانستان سے مجاہدین اور روسی دستوں کے درمیان شدید جھڑپوں کی اطلاعات ملی ہیں۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے کابل کے مغرب کی طرف صوبہ وردک سے بتایا ہے کہ مجاہدین نے ۱۶ر جنوری کو صوبائی صدر مقام میدان شہر میں تین حفاظتی چوکیاں اور متعدد فوجی تنصیبات راکٹوں سے اڑا دیں۔ اس کارروائی میں دس روسی وکٹھ پتلی فوجی ہلاک ہوگئے جن میں تین خاد کے عہدے دار شامل ہیں۔ اطلاعات کے مطابق

اداریہ

مجاہدین جنگ بندی کیسے قبول کریں گے؟

جب ۱۹۷۸ء میں روسی ناپاک عزائم کی تکمیل کے لیے افغانستان میں نام نہاد انقلاب ثور لایا گیا تو اسی دن سے افغانستان کے مسلمان اور نہتے عوام پر ظلم و جبر کا سلسلہ شروع ہوا۔ لاکھوں کی تعداد میں محض اس گناہ کے بدلے کہ وہ مسلمان ہیں شہید کئے، یا بہ زندان کر دیے گئے۔ اور ظلم و بربریت کی چکی میں پیس دیئے گئے۔ انہیں سفاکانہ طریقوں سے قسم قسم کی اذیتیں دی گئیں۔ سرخ درندہ صفت فوجیوں نے پاک دامن عورتوں کی عصمتیں لوٹ لیں۔ ان کے دین و مذہب کی توہین کی گئی۔ ان کے مکانات اور باغات تباہ کر دیئے گئے۔ فصلیں نذر آتش کر دی گئیں۔ مختصراً یہ کہ افغان مسلمان قوم پر ایسے مظالم ڈھائے گئے جن کی مثال تاریخ انسانیت میں نہیں ملتی۔ ان دلسوز مظالم سے تنگ آکر افغان مجاہد عوام نے اللہ تعالیٰ کا نام لیکر اللہ اکبر کے ایمان افروز نعرے اور جہاد مقدس کا علم بلند کر کے غاصب وحشی اور درندہ صفت سرخ استعمار کا مقابلہ شروع کیا۔

جب تحریک مزاحمت نے زور پکڑا تو بزدل روسی سامراج بوکھلا گئے اور بالواسطہ جارحیت کے بجائے بلاواسطہ جارحیت کا ارتکاب کر کے افغانستان پر حملہ کیا۔

سات سال کی طویل مدت میں ان درندہ صفت فوجیوں نے افغان مسلمان عوام پر جبر و تشدد کے ایسے مظالم ڈھائے کہ انسان ان کے بیان سے بھی کانپ اٹھتا ہے۔ مساجد کو شہید کر دیا گیا۔ رہائشی مکانات کو تباہ کر دیا گیا۔ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں بوڑھے بچے، مرد اور عورتوں کو شہید کر دیا گیا۔ اور لاکھوں کی تعداد میں ہمسایہ اسلامی ممالک میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے۔ آخر یہ کیوں ؟

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ افغان قوم ایک مسلمان، مجاہد، دیندار اور راسخ العقیدہ قوم ہے جو صدیوں سے شمع اسلامی پر پروانے کی طرح جلتی چلی آرہی ہے۔ یہی وہ قوم ہے جسے

افغان حریت پسندوں نے شاہراہ سالانگ پر واقع صوبہ پروان کے ہیڈ کوارٹر چاریکار جبل السراج اور روسی فضائیہ کے سب سے بڑے اڈے بگرام پر راکٹ برسائے جہاں دو حفاظتی چوکیاں ملبے کا ڈھیر بن گئیں۔ نام نہاد جنگ بندی کے بعد مجاہدین کا بگرام ایربیس پر یہ پہلا حملہ تھا۔ قبل ازیں خبر دی جا چکی ہے کہ جنوری کے دوسرے ہفتے مجاہدین نے بگرام ہوائی اڈے پر اترنے والا ایس یو ۲۵ روسی طیارہ مار گرایا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ روسی طیاروں نے ۱۸ر جنوری کو صوبہ پکتیا میں خوست اور نرانزی کے مقام بمباری کا سلسلہ جاری رکھا جس کے نقصانات کی تفصیل فوری طور معلوم نہیں ہو سکی۔ روسی طیارے کنڑ۔ لغمان ننگرہار، لوگر اور پکتیکا کے صوبوں میں بھی نام نہاد جنگ بندی کے بعد مسلسل بمباری کر رہے ہیں

صوبہ سمنگان اور قندھار شہر میں مجاہدین کے حملے ایک ٹینک اور بکتر بند گاڑی تباہ

بارہ روسی فوجی ہلاک ہو گئے

روسی سرحد سے ملنے والے افغانستان کے شمالی صوبے سمنگان میں افغان حریت پسندوں نے سب ڈویژنل قصبے خلم میں حفاظتی چوکی پر یلغار کی جہاں ایک بکتر بند گاڑی اڑا دی گئی۔ ۱۸ر دسمبر کی اس کارروائی میں پانچ روسی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ اسی روز مجاہدین نے چشمہ حیات کے مقام روسی دستے کی حفاظتی چوکی پر راکٹ برسائے جس کی ایک بیرک ملبے کا ڈھیر بن گئی۔ ادھر قندھار شہر میں چھاپہ مار مجاہدین کے ایک گروپ نے دو راہے کے علاقے ۲۸ر دسمبر کو گشتی فوجی دستے کا ایک ٹینک تباہ کر دیا۔ اس حملے میں ٹینک کا عملہ موقع پر ہلاک ہو گیا۔ جبکہ مجاہدین جوابی کارروائی سے قبل نقصان اٹھائے بغیر اپنے ٹھکانوں کی طرف نکل گئے (اژانس افغان)

صوبہ پکتیا میں حفاظتی چوکیوں پر دوبارہ قبضے کی کوشش ناکام بنا دی گئی

وادی لوگر میں چھاپہ مار کارروائی کے دوران آٹھ روسی فوجی ہلاک دو ٹینک تباہ

۵ر جنوری۔ افغانستان کے صوبے پکتیا میں مجاہدین نے روسی دستوں کا حملہ ناکام بنا دیا۔ جس کا مقصد دہ گئی کے علاقے گذشتہ ماہ مجاہدین کے قبضے آنے والی حفاظتی چوکیوں کا کنٹرول حاصل کرنا تھا۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کی اطلاعات کے مطابق روسی بکتر بند دستے ۲۵ر دسمبر کی صبح ان چوکیوں پر حملہ آور ہوئے۔ مجاہدین نے راکٹوں اور میزائلوں کے علاوہ توپوں کی گولہ باری سے دن بھر کی مزاحمت کے بعد روسی دستوں کو واپس جانے پر مجبور کر دیا۔ اس کارروائی میں دو بکتر بند گاڑیاں اور ایک ٹینک میزائلوں کا نشانہ بن گئے جن کا عملہ موقع پر ہلاک ہو گیا۔ ادھر کابل کے جنوب میں وادی لوگر کے سب ڈویژنل قصبے برکی برک کے نزدیک ۲۸ر دسمبر کو مجاہدین کی نصب کردہ ۵ بارودی سرنگیں پھٹنے سے گشتی دستے کے آٹھ روسی فوجی ہلاک اور دو ٹینک تباہ ہو گئے۔ کمانڈر ضیا خان کی قیادت میں چھاپہ مار کارروائی کے دوران حزب اسلامی کے مجاہدین جانی نقصان سے محفوظ رہے۔ دریں اثناء صوبہ غزنی میں نازی کے مقام پر افغان حریت پسندوں نے ۲۲ر دسمبر کو فوجی قافلے پر راکٹ برسا کر ایک گاڑی تباہ کر دی۔

صوبہ نیمروز میں فوجی مرکز پر مجاہدین کا حملہ بارہ کٹھ پتلی

فوجی ہلاک اٹھائیس گرفتار کر لئے گئے

ایرانی اور پاکستانی سرحد سے ملنے والے افغانستان کے بلوچ اکثریتی صوبے نیمروز میں مجاہدین نے ۱۹ر دسمبر کو خاش رود قصبے کے فوجی مرکز پر یلغار کر دی۔ تیز رفتار حملے کے نتیجے کٹھ پتلی دستے بارہ فوجیوں کی لاشیں لئے فرار ہو گئے تاہم اٹھائیس کٹھ پتلی فوجی مجاہدین کے قابو آ گئے جن میں دو کیپٹن بھی شامل ہیں۔ فوجی دستے کی پسپائی کے بعد مجاہدین فوجی مرکز سے تیس کلاشن کوف رائفلیں اور گولہ بارود سمیٹ کر کٹھ پتلی فوجیوں کے ساتھ اپنے ٹھکانوں کی طرف نکل گئے۔ گرفتار شدہ فوجی بعد ازاں آزاد علاقے کی عدالت کے سپرد کر دیئے گئے (اژانس افغان)

صوبہ غزنی میں ایک حفاظتی چوکی کا صفایا

پانچ روسی فوجی ہلاک ایک مجاہد شہید ہو گیا

افغانستان کے صوبے غزنی میں مجاہدین نے سب ڈویژنل قصبے آب بند کے نزدیک ۲۴ر دسمبر کو ایک حفاظتی چوکی تباہ کر دی۔ جس میں متعین فوجی دستہ تھوڑی دیر مزاحمت کے بعد فرار ہو گیا۔ اس کارروائی میں پانچ روسی و کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور ایک مجاہد جوابی حملے سے شہید ہو گیا۔ فوجی دستے کی پسپائی کے ساتھ مجاہدین نے اسلحہ و گولہ بارود پر قبضہ کر لیا اور حفاظتی چوکی کی عمارت نذر آتش کر دی (اژانس افغان)

قافلۂ شہداء

جناب عبدالاحد (موحد) نے اپنا نام بھی ان لازوال ہستیوں میں شامل کر لیا جن کے بارے میں حافظ شیرازی نے یوں فرمایا ہے :۔

ہرگز نمی میرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

جناب محمد رحیم کے فرزند **شہید عبدالاحد** (موحد) صوبہ بلخ کے (زرتلی) نامی گاؤں کے ایک محب وطن، دیندار اور مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئے۔ انہیں بچپن ہی سے جہاد اور شہادت کا شوق تھا۔ جو اللہ تعالیٰ نے ان کی ان دونوں آرزوؤں کو پورا کر دیا۔ والدین کی نیک اور اچھی تربیت کے باعث وہ بچپن ہی سے صوم وصلواۃ کے پابند تھے خداوند پاک نے ان کے رگ رگ میں خوش خُلقی اور ملنسازی کا جوہر کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔ وہ جناب ابتداء ہی سے کمیونسٹ نظام کے کٹر مخالف تھے چنانچہ افغانستان میں نام نہاد انقلاب ثور آتے ہی وہ کمیونسٹوں کی طرف سے گرفتار اور (۹۰) دن جیل کی طاقت فرسا آذیتیں جھیلیں آخر کار انہوں نے جیل سے رہائی پائی اور اپنی فراست دانائی اور عقلمندی کے باعث ہی دشمنوں سے ۲۰ عدد کلاشینکوف رائفلیں حاصل کی۔ اور بلا درنگ مجاہدین اسلام سے آملے اور دشمن کے خلاف مسلمانہ جہاد کا آغاز کیا۔ کئی معرکوں میں شاندار کامیابی حاصل کر کے بھاری مقدار میں گولہ بارود دشمن سے چھینا اور درجنوں ملحد فوجیوں کو جہنم واصل کیا وہ جناب جہاد کے گرم مورچوں میں کئی بار زخمی ہوئے لیکن اللہ تعالےٰ نے انہیں جلد ہی شفاء عطا فرمائی۔ آخر کار دشمن ان کی تاک میں تھے چنانچہ ایک تعداد وطن فروش دشمنوں نے ان پر غافل گیرانہ حملہ کر کے انہیں شہید کر ڈالا۔ اس افسوس ناک واقعے میں ان کے تین دلیر مجاہد ساتھی محمد عثمان، محمد رسول اور عبدالقادر بھی شہید ہو گئے۔

کمانڈر شہید عبدالرؤف

شہید عبدالرؤف ولد مرحوم حاجی وکیل لعل محمد خان ۱۹۶۰ء میں صوبہ بغلان کے سید خیل نامی گاؤں کے ایک شریف اور دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے، چھ سال کے عمر میں انہیں اپنے ہی علاقے کے ایک سکول میں داخلہ دلوایا گیا۔ وہ ایک ذہین اور ہونہار طالب علم ہونے کے باعث مدرسۂ ابو حنیفہؒ سے سند فراغت حاصل کی۔ وہ تعلیم کے دوران اپنے ہم صنفیوں میں ایک ممتاز طالب علم تھے۔ خداوند تعالیٰ نے انہیں اچھی ذکاوت سے نوازا تھا۔ اس لئے کہ انہیں علم دین سے کافی لگاؤ تھا اس لئے انہوں نے شرعی فیکولٹی میں داخلہ لیا۔ مگر اسی سال افغانستان میں نام نہاد انقلاب ثور مسلط کیا گیا۔ شہید عبدالرؤف اپنی تعلیم ادھوری چھوڑ دی اور مسلمانہ جہاد کا آغاز کیا

شہید عبدالرؤفؒ نے جناب مجاہد احمد شاہ مسعود اور استاد عبدالحی (حقجو) صاحب سے کافی جنگی حکمت عملی سیکھی اور آخری دم تک ان کے بتلائے گئے اصولوں پر گامزن رہے اپنی شہامت اور جرأت کے باعث ان کے مجاہدین کے ٹولے نے انہیں دوشی نامی محاذ کا کمانڈر منتخب کر لیا۔

ربروز جمعہ ۲۹ نومبر ۱۹۸۶ء) تاریخ کی صبح کہ جب وہ نماز فجر ادا کر رہے تھے اچانک دشمن نے ان پر حملہ کر کے شہید کر دیا۔

شہید محمد ابراہیم

شہید محمد ابراہیم ولد عاشور علی ۱۹۴۶ء میں صوبہ کندز کے چاردرہ نامی قصبے کے ایک نہایت شریف۔ وطن پرور اور اسلام دوست گھرانے میں پیدا ہوئے والدین کی نیک اور اچھی تربیت کے باعث وہ بچپن ہی سے صوم وصلوٰۃ کے پابند اور اسلام کے

شیدائی تھے۔ جذبہ شہادت ان کی رگ رگ میں بھرا تھا۔ جونہی افغانستان میں روسی کمیونسٹ انقلاب نے اپنے اندھیرے بکھیرنے شروع کر دیئے اور افغانستان کفر و الحاد کے بھنور میں ڈوبنے لگے تو اس مرد مومن نے بندوق اٹھائی اور مسلحانہ جہاد کا آغاز کیا۔

یوں تو انہوں نے بے شمار معرکوں میں حصہ لیا لیکن ان کے بعض اہم جہادی کارنامے جو انہوں نے حکومت کے فوجی ٹھکانوں پر کئے ہیں وہ بہت کامیاب رہے۔ دشمن سے بھاری مقدار میں آتشیں اسلحہ چھینا اور درجنوں روسی اور کابل فوجیوں کو جہنم وصل کر کے غازی بنے۔

آخر کار ۲ر جنوری ۱۹۸۶ء کے ایک خونین معرکے میں جامہ شہادت نوش کر گئے۔

شہید محمد رسول

شہید محمد رسول ولد محمد عثمان ۱۹۶۶ء میں صوبہ غور کے (چاردر) نامی گاؤں کے ایک متقی، پرہیزگار اور محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے۔ جب افغانستان میں کمیونسٹ انقلاب آیا اور افغان مسلمان عوام پر مظالم کے پہاڑ توڑے جانے لگے تو اس مرد مومن نے دنیوی کاموں سے منہ موڑا اور بندوق اٹھا کر میدان جہاد میں اس عزم سے کود پڑے کہ اگر مارے گئے تو شہید اور اگر کامیاب ہوئے تو غازی کہلائیں گے، چنانچہ وہ کئی بار غازی بنے ۱۹۸۳ء میں وہ ایک دفعہ دشمن کی جانب سے گرفتار ہوئے اور سات مہینے جیل کے تنگ و تاریک کوٹھڑی میں جیل کے اہلکاروں کی طرف سے سخت تکالیفیں برداشت کیں، چنانچہ جیل ہی میں ان کی جسمانی حالت بگڑ گئی۔ اور ذہنی توازن بھی درہم برہم ہو گیا تھا۔ دریں اثنا انہیں اسی حالت میں جیل سے رہا کر دیا گیا۔ انہیں علاج کے لئے پاکستان لایا گیا۔ مگر یہاں کوئی دوا ان کی صحت یابی کے لئے کارآمد ثابت نہ ہو سکی اور بالآخر وہ جناب ۲۳ر نومبر ۱۹۸۶ء کو کوئٹہ کے ایک ہسپتال میں شہید ہو گئے۔

شہید اختر محمد

آج سے ۲۱ سال قبل جناب شہید اختر محمد ولد محمد اکبر صوبہ غور کے (لیشکران) نامی گاؤں کے ایک شریف، دیندار اور محب وطن گھرانے میں متولد ہوئے وہ جناب جہاد اور شہادت کے شیدائی تھے۔ جونہی افغانستان میں کمیونسٹ انقلاب آیا اور افغان مسلمان عوام غلامی کی زنجیر میں جکڑے جانے لگے تو انہوں نے دنیوی کاموں سے منہ پھیرا اور جہاد کو ترجیح دی۔ کئی معرکوں میں شاندار کامیابی نے ان کے پاؤں چومے۔ آخر کار ۱۹۸۵ء کے رمضان المبارک کے مہینے میں ایک خونریز لڑائی میں دشمن کی بے رحم گولی نے ان کے سینے کو چھلنی کر دیا اور وہ جناب اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر بیٹھے۔

شہید سردار محمد

شہید سردار محمد ولد امیر محمد صوبہ بلخ کے (قلعہ قاضی) نامی گاؤں کے ایک دیندار اور محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے۔ وہ ابھی اپنی تعلیم میں مصروف ہی تھے کہ افغانستان میں کمیونسٹ انقلاب رونما ہوا۔ اور افغان عوام پر بے تحاشا مظالم ڈھائے جانے لگے۔ اس مرد مجاہد نے جہاد کو تعلیم پر ترجیح دی اور اپنی ایمانی ذمہ داری پورا کرنے کے لئے میدان جہاد میں کود پڑے۔ کئی معرکوں میں دشمن کے دانت کھٹے کر کے انہیں ناکوں چنے چبوا لئے آخر کار ۴ر جولائی ۱۹۸۵ء کی ایک گھمسان لڑائی میں دشمن کی بے رحم گولی اپنے سینے پر کھا کر شہید ہو گئے۔

شہید عبدالخالق

آج سے ٹھیک ۲۱ سال پہلے صوبہ غور کے کینج) نامی گاؤں میں جناب عبدالکریم کے گھر شہید عبدالخالق نے آنکھ کھولی۔ والدین کی نیک تربیت کے باعث وہ بچپن ہی سے صوم و صلوٰۃ کے پابند ہو چکے تھے اور اکثر وقت اپنے ہم عصر مسلمان بھائیوں کو نماز باجماعت کی تلقین دیا کرتے تھے وہ بچپن ہی سے جہاد اور شہادت کے شیدائی تھے ابھی وہ عنوان جوانی پر ہی پہنچے تھے کہ افغانستان میں نام نہاد انقلاب ثور رونما ہوا۔ عوام پر بے تحاشا مظالم کے پہاڑ توڑنے جانے لگے اس مرد حق نے کاروبار زندگی سے منہ موڑا اور عملی جہاد کا آغاز کیا کئی معرکوں میں دشمن کو بھاری جانی و مالی نقصان پہنچا کر ان سے بھاری مقدار میں اسلحہ چھینا آخر کار ایک خونین جنگ میں وہ بے جگری سے لڑتے ہوئے کام آئے اور شہیدوں کے کارواں میں شامل ہو گئے۔

شہید فیروز خان

جناب بسم اللہ کے فرزند شہید فیروز خان صوبہ کابل کے مہ غگراں نامی گاؤں کے ایک دیندار اور وطن دوست گھرانے میں پیدا ہوئے جونہی افغانستان کے پاک فضا کو کفر و الحاد کے اندھیروں نے اپنی لپیٹ میں لے لیا تو انہوں نے زندگی کے سبھی کاموں

شہید اسماعیل

شہید اسماعیل عرف (صداقت) ولد ولی محمد

(۱۹۵۶) میں صوبہ جوزجان کے خنگل ارلیغ نامی گاؤں کے ایک علم پرور، محب وطن اور مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئے۔ سات سال کی عمر میں سکول میں داخل ہوئے اور چھٹی جماعت کو خیرباد کہہ کر بندوق اٹھائی اور عملی جہاد کا آغاز کیا۔ آٹھ سال متواتر اپنے مجاہد بھائیوں کے شانہ بشانہ دن رات جہاد کے گرم مورچوں میں اپنی دینی ذمہ داری نبھانے میں مصروف رہے۔ اِن آٹھ سالوں کے دوران وہ دشمن کے لئے قہر سامان بنے رہے، کئی بار غازی بنے، دشمن سے بھاری مقدار میں آتشیں اسلحہ غنیمت کے طور پر حاصل کیا۔ آخرکار یہ مرد مجاہد اخلاق کا پیکر شرافت کا محافظ ۱۶ر اپریل ۱۹۸۴ء کے ایک خونین معرکے میں دشمن کے مقابلے میں بے جگری سے لڑتے ہوئے کام آئے اور شہادت کے اعلیٰ منصب پر فائز ہو گئے۔

سے فراغت حاصل کی۔ مالی مشکلات کی وجہ سے وہ اپنی تعلیم آگے نہ بڑھا سکے۔ تعلیم ادھوری چھوڑ دی اور اپنے والد کے ساتھ کھیتی باڑی کا مشغلہ اختیار کیا، وہ جناب ایک سچے مسلمان تھے ہر محفل میں اسلام کی تبلیغ اور اپنے ہم مسلمان بھائیوں کو کمیونسٹوں کے ناپاک عزائم سے مطلع کیا کرتے تھے، چنانچہ محمد داؤد کے دورِ حکومت میں ایک دفعہ گرفتار ہوئے اور شیرخان کی جیل کے تنگ و تاریک کوٹھڑی میں پانچ سال کا طویل عرصہ کاٹا۔ جونہی قید سے رہائی پائی تو وہ زمانہ تھا جب کفر کے سیاہ بادل افغانستان کی پاک فضا پر اُمنڈ آئے تھے۔ فوراً مسلمانہ جہاد کا آغاز کیا اور اپنے جہادی مشن کو بوجہ احسن انجام دیتے رہے۔ ایک دفعہ وہ جناب پاکستان آئے اور پھر جہاد کی غرض سے واپس چلے گئے جیسا کہ ان کے تخلص سے عیاں ہے واقعتاً وہ ایک صادق، راست کار اور سچے مجاہد تھے۔ ان کی صداقت اور راستکاری کی بناء پر ان کے ہم رزم مجاہد بھائیوں نے انہیں اپنا کمانڈر چن لیا۔ چنانچہ انہوں نے اس خطیر ذمہ داری کو بہ نحو مطلوب انجام دینے کی سرتوڑ کوشش کی چھ سال متواتر دشمن کے مقابلے میں سرگرم عمل رہے اور دشمن سے بھاری مقدار میں آتشیں اسلحہ چھینا۔ آخرکار ۲۳ر مارچ ۱۹۸۳ء کے ایک خونین معرکے میں جام شہادت نوش کر گئے۔

پہلوان عبدالستار

جناب عبدالرشید کے رشید فرزند شہید عبدالستار ۱۹۵۴ء میں صوبہ جوزجان کے رسنگ چک نامی گاؤں کے ایک نہایت شریف، دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آٹھ سال کی عمر میں سکول میں شامل ہوئے اور مڈل کا امتحان پاس کیا۔

پہلوان عبدالستار کو پہلوانی کا بہت شوق تھا۔ انہوں نے بچپن ہی سے پہلوانی کی ورزش کی اور اس کے گُر سیکھے اور ایک مشہور پہلوان بن کر اُبھرے۔ ابھی وہ صوبہ قندھار میں اپنی دو سالہ فوجی ملازمت انجام دے رہے تھے کہ افغانستان میں روسی کمیونسٹ انقلاب رونما ہوا انہوں نے فوراً قندھار کے مجاہدین اسلام سے رابطہ قائم کر کے جو کچھ اس مجاہد کے ہاتھوں ممکن تھا۔ مجاہدین کے ساتھ معاونت کی کافی مقدار میں گولہ بارود انہیں پہنچاتا رہا۔ جب کمیونسٹوں کو پہلوان عبدالستار کی نقل و حرکت کا علم ہوا تو اس کی گرفتاری کا حکم صادر کر دیا یہاں پر وہ مقولہ بجا ہے کہ (جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے) وہ اس سے پہلے کہ گرفتار ہو جائے وہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے اور مجاہدین سے آ ملے۔ چھ سال تک لگاتار جہاد کر کے دشمن کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔ بالاخر ایک گھمسان کی لڑائی میں بے شمار روسی اور کابل انتظامیہ کے فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار کر خود بھی جام شہادت نوش کر گئے۔

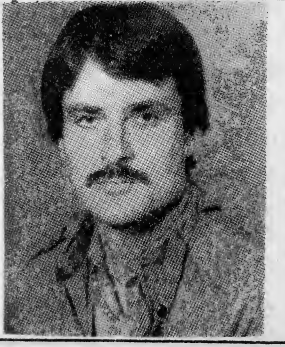

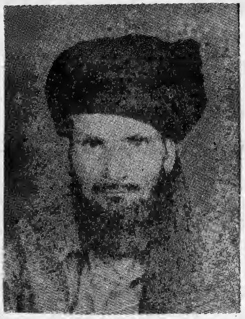

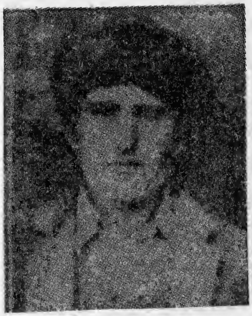

بقیہ : افغان عوام —

مامور ہیں۔ دوسری طرف روسی سامراج کے ۲ لاکھ تیس ہزار سرخ سپاہی افغان عوام کو "سرخ" بنانے میں دن رات مصروف عمل ہیں۔ یہ کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ نئی کٹھ پتلی ڈاکٹر نجیب "سرخ" بنانے کے عمل کو تیز رفتاری کے ساتھ مکمل کرنا چاہتا ہے۔

جہاں تک افغان مجاہدین کی جرأت و شجاعت کا تعلق ہے وہ اپنے خون سے جرأت و شجاعت کی عظیم تاریخ مرتب کر رہے ہیں۔ کلمۂ حق بلند کرنے کے لئے اپنی جان کی بازی لگا دینے اور باطل کے سامنے نہ جھکنے کا آہنی عزم رکھنے والے مجاہدین آج بھی مصروف جہاد ہیں افغانستان کی سرزمین پر حق اور باطل کے درمیان جو معرکہ ہو رہا ہے اسے اب ایک انجام کو پہنچنا ہے اور یہ انجام جس سے آج سرخ سامراج لرزہ براندام ہے افغان مجاہدین کی فتح اور کامرانی کا سورج بن کر طلوع ہوگا۔

افغان عوام نے روز اول سے روس کی ہر ایک کٹھ پتلی کو نفرت اور حقارت کے ساتھ مسترد کیا ہے۔ ڈاکٹر نجیب ہو یا حاجی محمد چمکنی افغان عوام کے نزدیک ان کٹھ پتلیوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ "سیاسی حل" کا شوشہ افغانستان کی جنگ آزادی کے خلاف ایک کھلی سازش ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ افغانستان سے سرخ فوجوں کی واپسی کو "سیاسی حل" کے معنی پہنائے جا رہے ہیں اور سات سال سے مظلوم اور بے بس انسانوں کو بھنبھوڑنے کا کھیل جاری رکھنے والا سرخ سامراج "عدم مداخلت کی ضمانت" کی رٹ لگائے ہوئے ہے۔

حالانکہ افغانستان کے خاک و خون میں لتھڑے ہوئے یہ سات سال افغانستان میں اس کی کھلی مداخلت اور ننگی جارحیت کا چیخ چیخ کر اعلان کر رہے ہیں اور پاکستان اور ایران میں پھیلے ہوئے پچاس لاکھ مظلوم مہاجرین کا سیلاب اس امر کی شہادت پیش کر رہا ہے کہ روسی طیاروں کی وحشیانہ بمباری نے انہیں اپنے گھر بار چھوڑ کر پناہ گزین کیمپوں میں پرصعوبت زندگی گزارنے پر مجبور کر دیا ہے۔

ہمارا نعرہ

- ○ اللہ کی رضا، ہمارا مقصد
- ○ حضرت محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلّم) ہمارے رہبر
- ○ قرآن ہمارا قانون
- ○ جہاد فی سبیل اللہ ہمارا راستہ
- ○ اللہ کی راہ میں شہادت ہماری بہترین تمنّا ہے

ہمارا نصب العین

اگر ہم جہاد کر رہے ہیں یا رُوسی سامراج کی یلغار اور ظُلم کے واسطے ہجرت پر مجبُور ہو کر پریشانی اور غُربت کی حالت میں اپنے وطن کو چھوڑنا پڑا ہے اور ہر طرح کی مصیبتیں اٹھا رہے ہیں تو یہ سب عظیم نصب العین کیلئے ہے اور وہ ہے افغانستان میں خلافتِ اِسلامی کا احیاء

دین اسلام کی حفاظت اپنے اسلاف سے وراثت میں ملی ہے۔ اور دینِ الٰہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے پاس ایک امانت ہے جس کی بقا کے لیے ان کے سر تو کٹ سکتے ہیں لیکن جھک نہیں سکتے۔ جس کا ثبوت افغانوں نے ہر ایک وقت میں دیا ہے۔ اور انشاءاللہ تعالیٰ آئندہ بھی وہ اپنا یہ کردار خلیل اللہ کی طرح ہر نمرود کے مقابلے میں ادا کرتا رہے گا۔

روس جو دنیا میں ایک غاصب کی حیثیت سے جانا پہچانا جاتا ہے۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کے قریب ایک مسلمان اور آزاد مملکت میں شمع اسلام اور قندیل آزادی روشن ہو لہٰذا اس نے نورِ خدا کے اس شمع قندیل کو پھونکوں سے بجھانے کی کوشش کی لیکن بقول شاعرؔ

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

لہٰذا افغان مجاہدین نے روسیوں کی غلامی سے نجات اور اپنے ملک میں ایک آزاد اسلامی حکومت کے قیام کے لیے بندوق اٹھا کر مسلح جدوجہد کا آغاز کیا۔ اور ایک طویل عرصہ اپنے خون کا نذرانہ پیش کرتے رہے۔ جس کے نتیجے میں دشمن روبہ شکست ہوا۔ اور اب مجاہدین کے ساتھ صلح اور جنگ بندی کی پیش کش کی۔ لیکن مجاہدین نے عزم کیا ہے کہ تا حصول مقصد وہ جہاد کو جاری رکھیں گے۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ افغان عوام کے ان مقاصد میں سے کون سا مقصد پورا ہو گیا ہے کہ وہ اپنے دشمن سے آشتی کر لیں۔ آشتی اور مصالحت کا معنیٰ تو یہ ہے کہ دونوں فریقوں کو کسی نہ کسی طرح کوئی ایک مقصد تو ہاتھ آیا ہو۔ اور باقی پر مصالحت کی جائے۔ لیکن ہمارے مقاصد بیوں شہادت کے علاوہ کوئی اور مقصد حاصل نہیں ہوا ہے۔

ان حالات میں یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم اپنے دشمن سے مصالحت کر کے اس کے ساتھ ایک مخلوط حکومت میں شریک ہو جائیں۔ اور دشمن کی موجودگی میں جنگ بندی کریں یہ ناممکن ہے۔

ہمارا مقصد روسی فوجوں کا افغانستان سے بلا شرط اور مکمل طور پر نکل جانا، موجودہ کٹھ پتلی حکومت کی برطرفی اور افغانستان میں ایک اسلامی، آزاد اور غیر جانبدار حکومت کا قیام ہے۔ جب یہ مطالبے پورے نہ ہوں۔ جنگ بندی اور اس نوع کی دوسری پیشکش بیکار ثابت ہو گی۔

فرمانِ الٰہی

اللہ کو وہ لوگ پسند ہیں

اللہ کو تو وہ لوگ پسند ہیں جو اس کی راہ میں اس طرح صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں گویا کہ وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ (الصّف)

تشریح:

اس سے اول تو یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ کی خوشنودی سے وہی اہلِ ایمان سرفراز ہوتے ہیں جو اس کی راہ میں جان لڑانے اور خطرے سہنے کے لئے تیار ہوں

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اللہ کو جو فوج پسند ہے اس میں تین صفات پائی جانی چاہیئں۔

ایک یہ کہ خوب سوچ سمجھ کر اللہ کی راہ میں لڑے اور کسی ایسی راہ میں نہ لڑے جو فی سبیل اللہ کی تعریف میں نہ آتی ہو۔

دوسری یہ کہ وہ بدنظمی اور انتشار میں مبتلا نہ ہو بلکہ مضبوط تنظیم کے ساتھ صف بستہ ہو کر لڑے۔

تیسری یہ کہ دشمنوں کے مقابلے میں اس کی کیفیت "سیسہ پلائی ہوئی دیوار" کی سی ہو۔ پھر یہ آخری صفت بجائے خود اپنے اندر معنی کی ایک دنیا رکھتی ہے۔ کوئی فوج اس وقت تک میدانِ جنگ میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار کے مانند کھڑی نہیں ہو سکتی جب تک اس میں حسبِ ذیل صفات نہ پیدا ہو جائیں

عقیدے اور مقصد میں کامل اتفاق جو اس کے افسروں اور سپاہیوں کو آپس میں پوری طرح متحد کر دے۔

ایک دوسرے کے خلوص پر اعتماد جو کبھی اس کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا کہ سب فی الواقع اپنے مقصد میں مخلص اور ناپاک اغراض سے پاک ہوں ورنہ جنگ جیسی سخت آزمائش کسی کا کھوٹ چھپا نہیں رہنے دیتی اور اعتماد ختم ہو جائے تو فوج کے افراد ایک دوسرے پر بھروسہ کرنے کی بجائے الٹا ایک دوسرے پر شک کرنے لگتا ہے۔

اخلاق کا ایک بلند معیار جس سے اگر فوج کے افسر اور سپاہی نیچے گر جائیں تو ان کے دلوں میں نہ ایک دوسرے کی محبت پیدا ہو سکتی ہے اور نہ عزت اور نہ آپس میں وہ متصادم ہونے سے بچ سکتے ہیں

اپنے مقصد کا ایسا عشق اور اسے حاصل کرنے کا ایسا پختہ عزم جو پوری فوج میں سرفروشی اور جانبازی کا ناقابل تسخیر جذبہ پیدا کر دے اور وہ میدانِ جنگ میں واقعی سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ڈٹ جائے۔

یہی تھیں وہ بنیادیں جن پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں ایک ایسی زبردست عسکری تنظیم اٹھی جس سے ٹکرا کر بڑی بڑی قوتیں پاش پاش ہو گئیں اور صدیوں تک دنیا کی کوئی قوت اس کے سامنے نہ ٹھہر سکی۔

ہم اس کی رگِ گردن سے بھی قریب تر ہیں

"ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے دل میں ابھرنے والے وسوسوں تک کو ہم جانتے ہیں. ہم اس کی رگِ گردن سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں (اور ہمارے اس براہِ راست علم کے علاوہ) دو کاتب اس کے دائیں اور بائیں بیٹھے ہر چیز ثبت کر رہے ہیں کوئی لفظ اس کی زبان سے نہیں نکلتا جسے محفوظ کرنے کے لئے ایک حاضر باش نگران موجود نہ ہو (ق)

تشریح:-

ہماری قدرت اور ہمارے علم نے انسان کو اندر اور باہر سے اس طرح گھیر رکھا ہے کہ اس کی رگِ گردن بھی اس سے اتنی قریب نہیں ہے جتنا ہمارا علم اور ہماری قدرت اس سے قریب تر ہے اس کی بات سننے کے لئے ہمیں کہیں سے چل کر نہیں آنا پڑتا اس کے دل میں آنے والے خیالات تک کو ہم براہِ راست جانتے ہیں اسی طرح اگر اسے پکڑنا ہوگا تو ہم کہیں سے آ کر اس کو نہیں پکڑینگے وہ جہاں بھی ہے ہر وقت ہماری گرفت میں ہے جب چاہیں گے اسے دھر لیں گے

فرمانِ نبویؐ

آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی زبانِ مُبارک سے دُعا

- حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان آدمی کی دعا اپنے مسلمان بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں قبول کی جاتی ہے. دعا مانگنے والے کے سر کے قریب ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے اور جب وہ اپنے بھائی کی بھلائی کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ آمین کہتا ہے، یعنی خدا سے کہتا ہے کہ اے اللہ اس کی دعا قبول فرما اور پھر فرشتہ دعا مانگنے والے سے کہتا ہے اور تجھ کو بھی اسی کی مانند. (مسلم)

- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں. فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، دعا عبادت ہے اور پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وَ قَالَ ربکم ادعونی استجب لکم (اور تمہارے پروردگار نے کہا ہے مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا) (مسلم)

- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز باعظمت نہیں ہے (مسلم)

- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، نہیں پھیرتی تقدیر کو مگر دعا اور نہیں زیادہ کرتی عمر کو مگر نیکی.

- حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں. فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "دعا نفع دیتی ہے اس چیز سے جو اتری یعنی بلاء اور مصیبت وغیرہ اور اس چیز سے جو نہیں اتری. پس اے خدا کے بندو! دعا کو اپنے اوپر لازم جانو.

- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی شخص خدا سے دُعا مانگتا ہے یا تو خدا اس کے سوال اور خواہش کو پورا کر دیتا ہے یا دور کر دیتا ہے اس سے برائی کو جو دعا کے برابر ہو جب تک وہ کسی گناہ یا قرابت منقطع کرنے کی دعا نہیں مانگتا.

- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں. فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگو اللہ تعالےٰ سے اس کے فضل کو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ مانگنے کو بہت پسند کرتا ہے اور بہترین عبادت انتظار کرنا ہے کشادگی کا.

- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص خدا سے سوال نہیں کرتا اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے

- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ سختیوں کے وقت اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے اس کو چاہیئے کہ وہ فراخی اور خوشحالی کے وقت کثرت سے دعا مانگے.

- حضرت ابنِ عمر کہتے ہیں. فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے جس کے لئے کھولا گیا دروازہ دعا کا کھولے گئے اس کے لئے دروازے رحمت کے اور اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین چیز عافیت ہے.

- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خدا سے دعا مانگو اس امر کا یقین کر کے کہ وہ ضرور قبول فرمائے گا اور اس بات کو جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل قلب رکھنے والے کی دعا قبول نہیں کرتا.

- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں. فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارا رب بہت حیادار ہے. بغیر مانگے دینے والا ہے. اور حیا کرتا ہے اپنے بندے سے کہ جب وہ ہاتھ اُٹھائے طرف اس کے یہ کہ خالی پھیرے ان ہاتھوں کو.

- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں. فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت جلد قبول ہونے والی وہ دعا ہے جو غائب کے واسطے کرے اس لئے کہ اس میں خلوص ہوتا ہے.

اتحادِ اسلامی مُجاہدین افغانستان کا

مُشترکہ اعلامیہ

الحمد للّٰہ رب العالمین والصّلوٰۃ والسلام علیٰ قائد المجاھدین محمّد صلی اللہ علیہ
وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ واتباعہٖ الیٰ یوم الدین اما بعد
قال اللہ تعالیٰ فلا تھنوا وتدعوا الی السلم وانتم الاعلونَ واللہ معکم ولن یترکم و
قاتلوھم حتیٰ لا تکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للّٰہ ط

افغانستان کی غیور اور مسلمان ملت جنہوں نے گزشتہ ۹ سال سے نہ ختم ہونے والے جہاد کو بقا اور دوام بخشا ہے، نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ یہ ملت ایک بامقصد جہاد کے لئے لڑتی جا رہی ہے۔ یہ اعلیٰ مقصد جس کے خاطر دس لاکھ سے زیادہ افغان شہید اور ہزاروں کی تعداد میں معیوب اور زندان کی صعوبتیں جھیل چکے ہیں نیز تقریباً پچاس لاکھ کے لگ بھگ مہاجروں کی حیثیت سے افغانستان سے باہر اور خود ہزاروں کی تعداد میں افغانستان کے اندر اقتصادی بدحالی کا شکار ہیں۔ افغانوں کی یہ ساری زبوں حالی ملک میں ایک اسلامی حکومت کے قیام، سیاسی آزادی کے حصول، بلاواسطہ اور بالواسطہ طریقے سے ملک پر قابض افراد سے نجات حاصل کرنے سے عبارت ہے۔

دنیا جانتی ہے کہ روس ایک زمانے سے ہوسِ ملک گیری کے لئے افغانستان کے داخلی امور میں بالواسطہ طور پر معروفِ عمل تھا۔ یہ حقیقت کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ افغانستان کی ملّتِ اسلامی نے اس وقت بھی بڑی دلیری سے اس کا مقابلہ کیا تھا۔ نتیجتاً جب جارح روسیوں کو افغانوں کے مقابلے میں شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ تو انہوں نے سال ۱۹۷۹ء کے ماہِ دسمبر کی ستائیسویں ۲۷ تاریخ کو براہِ راست فوجی طاقت سے افغانستان پر جارحیت کا ارتکاب کیا۔

روسیوں نے افغانستان پر جس مکاری اور عیاری سے جنگ کو مسلط کیا اس کے نتیجے میں جنگ کے دوران ایسا حربہ نہیں تھا۔ جو انہوں نے افغان عوام پر نہ آزمایا ہو۔ اپنی تمام تر کوششوں اور جدید اسلحوں کو نہتے افغانوں پر پے در پے استعمال کے باوجود راہِ خدا میں جہاد کرنے والوں اور طلبگارانِ آزادی پر جب فتح نہ پا سکے تو اپنے ایجنٹ نجیب کے ذریعے مجاہدین کو جنگ بندی، صلح اور ایک مخلوط حکومت کی پیش کش کی۔ جو درحقیقت ایک سیاسی چال ہے۔ دھوکہ اور فراڈ ہے۔ لیکن ہماری مجاہد ملت اس قسم کے سیاسی ہتھکنڈوں سے بخوبی واقف ہے۔ اس لئے مجاہدین افغانستان نے اپنے مقدس مقاصد کے حصول تک جنگ کو جاری رکھنے کا مصمم ارادہ کیا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کچھ ایسی کالی بھیڑیں بھی پیدا ہو جائیں۔ یہ جنگ بندی کے معاملے میں اس کٹھ پتلی حکومت کے ہمنوا بن جائیں۔ لیکن لا دیبر اس قسم کے لوگ "خاد" اور کے۔ جی۔ بی کے ایجنٹ ہیں۔ جو ابھی تک مسلمانوں کی حیثیت سے مجاہدین کی صفوں میں چھپے ہوئے تھے مجاہدین افغانستان کا اسلامی اتحاد جو خود افغانستان کے مجاہدین اور مسلمان ملت کے اعلیٰ ترین نصب العین کا آئینہ دار ہے۔ اپنی مثال آپ ہے۔ اس لئے اس اسلامی اتحاد نے ڈنکے کی چوٹ اعلان کیا۔ کہ روسیوں نے اپنے ایجنٹ اور غلامِ بے دام کے ذریعے مجاہدین افغانستان کو جنگ بندی، صلح اور حکومت میں شمولیت کی جو پیش کش کی ہے اتحادِ اسلامی نے مسترد کیا۔ کیونکہ اس کے خیال میں یہ سب

بلکہ روسی سیاست کی ایک قلابازی ہے جس پر اُسے فریب نہیں دیا جا سکتا۔ اس لئے مجاہدین افغانستان کے اتحاد، اسلامی نے دشمن کی اس پیش کش کو درج ذیل الفاظ سے رد کیا ہے۔

الف: جنگ بندی۔

(۱) روسی چاہتا ہے کہ جنگ بندی اور صلح کے پُر فریب نعرہ سے فائدہ اٹھا کر افغانستان کے مسئلہ کی حقیقی تصویر کے بجائے اہل دنیا کو اس کا دوسرا رخ بتا دے۔ حالانکہ روس نے اپنی جارحیت کے دوران مظلوم افغانوں پر کسی بھی قسم کی وحشت اور بربریت میں کسی قسم کی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی ہے اور آج تک اپنے مظالم کو جاری رکھنے کے لئے ان کی فوج افغانستان میں کمیونسٹی حکومت کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ چنانچہ روسی فوجوں کی موجودگی میں جنگ بندی اور صلح کا منطق سمجھنے سے بالاتر ہے۔

(۲) افغانستان میں روسی فوجوں اور کمیونسٹی حکومت کی موجودگی میں جنگ بندی کا مطلب ہزاروں شہیدوں کی قربانی کو رائیگاں کرنا اور دشمن کے سامنے سر خم کرنے کے مترادف ہوگا۔

(۳) افغانستان میں ہمارا جہاد غیر اسلامی حکومت کی برطرفی اور روسی فوجوں کی مداخلت کے نتیجے میں شروع ہوا ہے۔ جب تک اس جنگ کے عوامل ختم نہ ہوں جنگ جاری رہے گی۔ کیونکہ روس فوجوں کا انخلا، غیر اسلامی حکومت کا خاتمہ اور افغانستان میں ایک اسلامی حکومت کا قیام ہر افغان کا مطالبہ ہے۔ صرف جہاد ہی افغانستان میں دائمی امن اور ہماری بقا کا ضامن ہے

(۴) روسی فوجوں کی جارحیت ہی ہمارے جہاد کی اصلی بنیاد ہے۔ جنگ بندی کی پیش کش صرف اس صورت میں قابل بحث ہو سکتی ہے۔ جب روسی افواج بلا کسی شرط کے افغانستان سے نکل جائیں۔

(۵) ان تمام حقائق کے علاوہ نجیب کی جنگ بندی کے اعلان کے بارے میں ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا ایک ایجنٹ یا غلام جنگ بندی کے اعلان کی صلاحیت اور اختیار رکھتا ہے؟ اور خود مدعی یعنی روس نے یہ پیش کش کیوں نہیں کی؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان گنت روسی فوجیوں کی موجودگی میں روس یہ جرأت نہیں کر سکتا۔ کہ وہ جنگ بندی کا نام اپنی زبان پر لائے۔ روس کے اس کردار کا مقصد یہ ہے کہ وہ نجیب کو اہمیت دے اور خود کو اصلی مسئلہ کا ایک جز ظاہر کرے۔

(۶) جنگ بندی کی پیش کش کوئی نئی بات نہیں۔ بلکہ روس نے اس سے قبل بھی اسی قسم کے ہتھکنڈوں اور قلابازیوں سے کام لیا ہے۔ جسے ہمارے جیالے مجاہدوں نے ٹھکرائے ہیں۔

(ب) (۱) افغان مجاہدین کا بروقت جہاد روسی فوجی مداخلت سے قبل روسی کٹھ پتلی حکومت کے خاتمے کے لئے شروع ہوا تھا۔ روسی افواج کو سرزمین افغانستان سے نکالنے، افغانستان کی آزادی اور اسلامی حکومت کے قیام کے لئے جہاد کی ابتدا کی جب تک ہماری مومن قوم کے اصلی مقاصد پورے نہ ہوئے ہوں۔ اس وقت تک ہتھیار رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور نہ ایسی حکومت میں شمولیت کے بارے میں سوچا جا سکتا ہے۔ جس میں ملت کے قاتل شریک ہوں۔

(۲) روس کی خواہش ہے کہ مخلوط حکومت کی آڑ میں ایسے حالات پیدا کئے جائیں جن سے کٹھ پتلی حکومت کے خلاف مزاحمت کے تمام راستے بند ہو جائیں۔ اور اس کے ایجنٹوں کے لئے حکومت چلانا ممکن ہو جائے جس سے اُس کا وہ مقصد پورا ہو سکے گا جس کے حصول کے لئے وہ افغانستان آیا ہے۔ کیونکہ اس نے اپنے ہاتھوں سے افغانستان میں کمیونسٹ حکومت کی داغ بیل ڈالی۔ اور پھر اُسے مستحکم بنانے کے لئے فوجی مداخلت بھی کی اس لئے کمیونسٹوں کے ساتھ شریک حکومت کی پیش کش کو افغانستان کا بچہ بچہ پائے حقارت سے ٹھکراتا ہے۔

(۳) مخلوط حکومت کے جس موضوع کو روس نے اپنے ایجنٹ کے ذریعے پیش کیا ہے وہ بذات خود ہمارے ملک کے داخلی معاملات میں روس کی مداخلت کا اعتراف ہے۔ نیز ملت افاغنہ کی سرنوشت کے حق کی تہدید ہے۔ اور افغانستان سے بلا شرط روسی فوجوں کی واپسی کے بارے میں بین الاقوامی ادارہ اسلامی ممالک اور غیر جانبدار ممالک کے فیصلوں کے منافی ہوگا۔

(۴) ان تمام وجوہات کی بنا پر کمیونسٹوں کے ساتھ مخلوط حکومت میں ہماری شرکت اسلام کے دین مقدس کے اصولوں کی روشنی میں ہماری قومی مصلحتوں کی رو سے جائز نہیں ہے۔ اس لئے مومنوں کا اشتراکیوں کی حکومت میں شمولیت کا تصور ناممکن ہے۔

(ج) (۱) کابل کٹھ پتلی حکومت کی فوج سقوط اور شکست سے دو چار ہے۔ باوجود جدید اسلحہ کے وہ نہتے افغانوں کے مقابلے سے عاجز ہے۔ روسیوں کا اپنے ایجنٹ نجیب کے توسط سے صلح اور جنگ نہ کرنے کے